# اللّٰہم صلّ علیٰ

مؤلفہ

رنگون

شان میراں ویلفیئر ٹرسٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

# اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ


مؤلفہ

واعظ شیریں البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری

رنگون



شانِ میراں ویلفیئر ٹرسٹ

بانی: ڈاکٹر کرنل (ر) راجہ محمد یوسف قادری

۱۷۷۔ شادمان کالونی نمبر ۱ لاہور۔ فون: ۷۵۹۰۵۰۳

الله أكبر

وإنك لعلى خلق عظيم

بسم الله الرحمن الرحيم

١٤١٠

إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


نام کتاب : ______ صلِّ علیٰ محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

مرتّب : ______ شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون)

موضوع : ______ فضائلِ درود شریف و منظوم گلدستۂ نعت و سلام

اشاعت : ______ رمضانُ المبارک سنہ ١٤٢٠ھ مطابق جنوری سنہ ٢٠٠٠ء

تعداد : ______ پانچ سو

ناشر : ______ شان میراں ویلفیئر ٹرسٹ

بانی : ڈاکٹر کرنل (ر) راجہ محمد یوسف قادری

کتابت : ______ یاقوت رقم حافظ محمد ساجد حسن بجنوری دہلی

طباعت زیرِ اہتمام : ______ قادری پرنٹرز لاہور

ھدیۃ : ______ دعائے خیر


## برائے ایصالِ ثواب

سردار راجہ شان خان صاحب مرحوم
والدِ محترم کرنل راجہ محمّد یوسف

و

محترمہ میر جان عرف میراں
والدہ محترمہ کرنل راجہ محمّد یوسف

اور

راجہ عبدالرّحمٰن مرحوم
والدِ محترم زبیرہ شاہین

و

محترمہ آشنا بیگم
والدہ محترمہ زبیرہ شاہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرستِ مضامین

## صلِّ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

فضائلِ درود، گلدستۂ نعت، میلاد، سلام و مناجات

# دُرُود شریف

وُہ ذِکر ہے
جو فرشِ زمین پر
کیا جاتا ہے
اور
عرشِ بریں پر
سُنا جاتا ہے۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبیست

# انتساب

اپنے برادرِ شفیق، ہردلعزیز
جناب کیپٹن عبدُالسّتّار احمد پاگر کرصاحب
کے نام....... جن کے مُضطربانہ اِصرارِ شوق
اور ہمّت افزائی نے مجھ بے بضاعت،
دانِش سے عاری، شاکیٔ تنگ نظری، کم علم اور
نافہم کو صلوٰۃُ الرّسولؐ کے بیکراں میدانِ
مِدحت میں قلم رانی پر مجبور کر دیا ہے۔

جن کی محبّت، عِنایتِ بے نہایت اور
تعلّقِ رُوحانی نے چند سطریں لکھوا کر قرطاسِ
ابیض کو سیاہ کرنے کی گُستاخی کی
جُرأت عطا فرمائی ہے۔

حبیب البشر خیری (رنگون)

# نذرانۂ عقیدت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم صل علی صاحب المقام المحمود

اللھم صل علی صاحب اللواء المعقود

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

خدا کا ذکر کرے اور ذکرِ مصطفٰے نہ کرے
ہمارے مُنہ میں ہو ایسی زباں خُدا نہ کرے

# التجاء

یارب چو مصطفےٰ را من بہرِ تو ستودم
تو ہم بمصطفےٰ بخش، ایں مصطفےٰ ستارا

علامہ رومی

ترجمہ

اے باری تعالیٰ جب تیرے محبوب کی میں نے
صرف تیرے لیے ستائش کی ہے تو تو بھی روزِ قیامت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے والے کو محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں بخش دے آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

# حرفِ آغاز

دُرُودِ ربِّ وَدُود وصلواتِ ملائکۂ معبود، جس ذاتِ سخا وجُود کے لیے لامعدود و لامحدود ثابت ہے۔ اُس پاک ذات کی مرتبت و منزلت اور انھیں پر صلوٰۃ وسلام کی برکت وکرامت کی اہمیت و وضاحت!؟

جہاں جبرئیل علیہ السّلام کے بال و پر اور پروازِ فکرِ بشر کو جبینِ ندامت و عجز خم کیے بغیر کوئی سبیل نظر نہیں آئی، وہاں مجھ جیسے بے زبان کی کشتیِ گویائی، بحرِ رحمتِ بیکراں کی طُغیانی کی زد میں آکر ساحلِ سلامت تک پہنچنا بعید از امکان ہے۔ ؎

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

حبیب البشر خیری (رنگون)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حدیثِ دل

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ۔۔۔ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے ۔۔۔ دور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ۔۔۔ صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

حسین میں ان کی سب خصلتیں ۔۔۔ درود بھیجو انؐ پر اور انؐ کی آل پر

الحمدللہ امام الانبیاء آقائے دو جہاں حضور سید المرسلین خاتم النبیین راحت العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین رحمتہ للعالمین ﷺ کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ و سلام کا یہ بے مثال اور لازوال مجموعہ جسے جناب حضرت مولانا حبیب البشر خیری (رنگونی) نے محبتِ رسول ﷺ میں ڈوب کر جس محنت شاقہ سے مرتب کیا اس کی حرارت محبانِ رسول ﷺ اس میں ضرور محسوس کریں گے اور جناب کیپٹن عبدالستار احمد پاگر کر (ہندوستانی) نے عشق رسول ﷺ میں گم ہو کر اسے حسنِ طباعت سے ایسا سنوارا کہ پوری دنیا میں سندِ پذیرائی حاصل کی۔ اب پاکستان میں سیرت فاؤنڈیشن لاہور کے باہمی اشتراک سے شانِ میراں ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام خادم محبانِ رسول ﷺ (ڈاکٹر کرنل (ر) راجہ محمد یوسف قادری) اس خوبصورت بے مثال مجموعہ صلوٰۃ وسلام کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ قبل ازیں ایک خوبصورت مجموعہ درود شریف "صلوا علیہ و آلہ" شانِ ولایت اور شانِ رحمان ٹرسٹ کے تحت طبع ہو کر محبانِ رسول ﷺ کے ہاتھوں میں پہنچ کر داد تحسین حاصل کر چکا ہے۔ نیز تصوف فاؤنڈیشن لاہور کے زیر اہتمام باہمی اشتراک سے تصوف کی شاہکار کلاسیک کتب بھی شائع کرائی ہیں جو قارئین کرام کے قلوب کو اب تک گرما رہی ہیں۔

دوستو! درود شریف کا ورد نہایت خوبصورت پیارا اور مقبول عمل ہے۔ اور کیوں نہ ہو اس عمل کو خود خالق کائنات اور اس کے فرشتے کرتے ہیں اور پھر مومنوں کو بھی

حکم ہوتا ہے تم بھی اس نیک عمل میں شریک ہو جاؤ اور ابدی سعادتیں حاصل کرلو یہی حاصلِ زندگی ہیں۔

درود شریف سے میرا ذاتی لگاؤ بچپن سے ہی ہے۔ درود شریف کی برکت سے مجھے صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور نمازِ تہجد نصیب ہوئی۔ اور درود شریف ہی کے طفیل آقا و مولیٰ سلطان الاصفیاء فیضِ عالم حضرت ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے دربار تک رسائی حاصل ہوئی جو کہ عرصہ تیس سال پر محیط ہے۔ حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ سے وابستگی کے باعث اس عاصی کو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اب اسی درود شریف کی برکت اور وساطت سے مکہ مکرمہ خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ میں حضور رسالت مآب ﷺ کے ہاں حاضری کا شرف حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ دعا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ہر امتی اپنے آقا و مولیٰ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی سنت پر قائم رہتے ہوئے حضور پاک ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام کے گلدستے پیش کرتا رہے (آمین)۔ میں خادم محبانِ رسول ﷺ (ڈاکٹر کرنل (ر) راجہ محمد یوسف قادری) اب اس کو مشن اور متاعِ زندگی سمجھ کر کوشاں ہوں کہ گھر گھر حضور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کا پیغام پہنچایا جائے اور یہ خوبصورت تحفہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (سورۃ احزاب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ پر اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

دوستو! جب اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہیں تو ہم کیسے ان کی ذاتِ بابرکات سے منسلک نہ ہونے کی جسارت کر سکتے ہیں۔

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
من و تو کشتہ شان جمالیم
دو حرفے بر مراد دل بگوئیم
بپائے خواجہ چشماں را بمالیم

اے دوست! آ ہم دونوں مل کر گریہ زاری کریں کیونکہ ہم دونوں اسی کی شان جمال کے شیدائی ہیں۔ صرف سلامتی ایمان اور محبتِ رسول ﷺ کی باتیں کریں اور حضور خواجہ دو عالم ﷺ کے قدموں میں آنکھوں کو ملیں۔

دوستو! درود پاک یقیناً قبول ہونے والا ورد ہے۔ جو فرشِ زمین پر کیا جاتا ہے اور عرشِ بریں پر با آواز بلند سُنا جاتا ہے۔ درود شریف کا ورد کرنے والا بارگاہ ایزدی میں مقبولیت کا دعویدار اور حقدار بن جاتا ہے۔ کیوں نہ ہو یہ اللہ جَلَّ شانہٗ اور اس کے فرشتوں کی سنت ہے۔ ابلیس لعین نے حضرت آدم علیہ السّلام سے پیٹھ پھیری تو راندۂ درگاہ ہوا تو پھر اگر کوئی پیشوا حضرت آدم علیہ السّلام سے پیٹھ پھیرتا ہے تو اس کا کیا حشر ہو گا۔ یہی وہ ہستی ہے جو حضرت آدم علیہ السّلام کا آسرا اور صدا ہے۔ جو لوگ یہ لاجواب ورد کرتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام کے لاجواب تحفے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے ہمنوا ہوتے ہیں۔ وہ دنیا میں ہی بلند ترین مقام پر فائز ہو جاتے ہیں جسے نہ آنکھ دیکھ سکتی ہے اور نہ کان سن سکتے ہیں۔ درود پاک مکمل شفاء ہے۔ فتح و کامرانی کی کنجی ہے۔ روز قیامت شفاعتِ رسول ﷺ کی سند ہے۔ لہٰذا محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ درود پاک کا وظیفہ ہردم ہر مسلمان کی زباں پر ہو۔

مومنو پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسّلام

اس لازوال اور بے مثال کتاب کی اشاعت ہماری اس کوشش کا حصہ ہے کہ ہر مسلمان تک یہ پیغام پہنچ جائے اور وہ سند شفاعت کا حقدار بن جائے۔

کسی طرح سے ہوتی نہیں ہے نا مقبول
ہر اعتبار سے بخشش کی اک ضمانت ہے
پڑھو درود یہ ایمان کا تقاضا ہے
پسند ہے جو خدا کو یہ وہ عبادت ہے

آج کل کے دور میں مرشد کامل کا ملنا محال ہے اور بغیر مرشد کے چارہ نہیں حضرت علامہ عارف صاوی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ درود پاک انسان کو بغیر مرشد کے اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ باقی جتنے بھی وظائف یا ورد ہیں ان میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے۔ اور درود شریف ہی وہ واحد ورد ہے جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود مرشد ہیں۔

ہے تو بس نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سہارا اپنا
انؐ کے صدقے میں چلتا ہے گزارا اپنا
ہم کو طوفان کی موجوں کا کوئی خوف نہیں
ہم تو اس نامؐ سے پالیں گے کنارہ اپنا

دوستو! صلوٰۃ و سلام کا یہ خوبصورت تحفہ پیش خدمت ہے اسے اپنے آقا و مولیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کا ذریعہ بنالیں یہ روز قیامت میری اور آپ سب کی شفاعت کا ضامن ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
در حسابم را تو بمنی نا گزیر
از نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پنہاں بگیر

نگاہِ مصطفےٰؐ کا طالب

خادم محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
عاصی ڈاکٹر کرنل (ر) راجہ محمد یوسف قادری
۱۷۷۔ شادمان کالونی نمبر ۱ لاہور فون: ۷۵۹۰۵۰۲

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# تعارف

دُنیا میں عرُوج و بلندی کے جتنے مناصِب و مدارِج ہیں اُن کی اعلیٰ مقامی کو ناپنے کا معیار یہ ہے کہ اُس عہدہ اور مرتبہ کا تعلق دُنیا کی کتنی اعلیٰ مرتبت ہستی سے ہے۔ لیکن جب کسی فضیلت و بڑائی کا تعلق خود پروردگارِ عالم سے ہو تو پھر اُس بلند مقامی کا معیار اِحاطۂ بشرّیت سے باہر ہے ؎

وہ اُس مقام سے دیتے ہیں دعوتِ جلوہ
جہاں مجالِ نگاہِ بشر نہیں جاتی

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو عظیم نعمتیں دیں اور بڑے بڑے معجزات و انعام و اکرام سے نوازا۔ لیکن رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جن قابلِ رشک نوازشات اور اعزازات سے سرفراز کیا۔ اُن میں انفرادیّت اور امتیازیّت کی شان رکھی۔

(الف) کلمۂ شہادت میں اپنے نام کے ساتھ حضُورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام کو بھی شریک کیا۔

(ب) محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبّت کو اپنی محبّت قرار دیا۔

(ج) نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اطاعت کو اپنی اطاعت تسلیم کیا۔

اور پھر اپنے محبوب محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو "درُود شریف" ایسی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ؎

صورت تری معیارِ کمالات بنا کر
دانستہ مصوّر نے قلم توڑ دیا ہے

چُنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ سورۂ احزاب (۵۶)

**ترجمہ:** بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُن پر دُرود وسلام بھیجو۔

قرآن مجید کی یہ آیت اپنے دامن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اعزاز و اکرام کے بیش بہا خزانے رکھتی ہے۔ حضرت آدم علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حُکم دیا گیا کہ اُن کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اِعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں، تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سیّد الکونین فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم ہی کے لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کی نسبت اوّلاً اپنی طرف اُس کے بعد، اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حُکم دیا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔ اے مؤمنو تُم بھی دُرود بھیجو اِس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اِس عمل میں اللہ اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی شرکت ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ❊ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ❊ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

جب دُرود وسلام کی یہ عظمت وبڑائی ہے۔ تو پھر اِس پر عمل کرنے کے کیا فضائل ہوں گے۔ اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف بھیجنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس گُناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں اور دس رحمتیں نازل کی جاتی ہیں۔

دُوسری جگہ ارشادِ رسُول محمد صلی اللہ علیہ وسلّم ہے کہ مؤمن کا دُرود شریف بھیجنا اُس کے صدقہ کے حُکم میں داخل ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ تعالیٰ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں اور اُس کے درجات بلند کرنا چاہتے ہیں، تو اُس کی توجہ اُس کا رُخ کسی صدقۂ جاریہ کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ پھر اُس کا پڑھنا لکھنا اور اُس کا سوچنا، عمل کرنا خیر ہو جاتا ہے۔ وہ خیر کا ایسا مُجسّمہ بن جاتا ہے کہ اُس کے اعضاء و جوارح صِرف خیر کے لیے کام کرتے ہیں۔ اُس کی حَلال کمائی صرف خیر کے کاموں میں صرف ہوتی ہے۔ پھر بات یہیں تک نہیں رہتی۔ بلکہ اُس کارِ خیر میں لگے ہوئے تمام حضرات ثواب کے مُستحق ہو جاتے ہیں۔

زادُالسّعید طبرانی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے، کہ دُرُود شریف کا پڑھنا۔ نقل کرنا یا لکھنا سب دُرُود شریف بھیجنے کی تعریف میں آتا ہے، اگر کوئی شخص دُرُود شریف کتاب میں لکھے تو جب تک وہ دُرود شریف اُس کتاب میں باقی رہے گا۔ تو فرشتے ہمیشہ اُس پر درُود بھیجتے رہیں گے ؎

کوئی حد ہے اُن کے عرُوج کی،

بلغَ العلیٰ بکمالہٖ

فضائل دُرُود شریف کے عُنوان پر موجودہ کتاب خیر و برکت کا ایسا خُوشنما گلدستہ ہے جس سے اِطاعتِ الٰہی اور مُحبّتِ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی خُوشبوئیں نکلتی محسُوس ہوتی ہیں، دُرُود و سلام بھیجنے کے لیے احکاماتِ ربّانی کی ترجمانی و تشریح اور اَحادیثِ نبوی مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کی ترغیب اِس کتاب کا مرکزی مقصد ہے۔

صِرف دُرُود شریف کے فضائل تک ہی اِس کتاب کا مَوضُوع محدُود نہیں ہے، بلکہ دُرُود شریف کے اثرات و ثمرات پر بھی خاطر خواہ روشنی ڈالی گئی ہے۔

دُرُود شریف کے لیے افضل اَوقات کی نشاندہی اور حاملینِ دُرُود شریف کے لیے اِنعام و اکرام کی بشارتیں بھی کتاب کی زینت ہیں۔

مُحبّانِ رسُول مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے خصُوصی درجاتِ آخرت و اعزازات و

نوازشات کا احادیثِ صحیحہ اور روایاتِ حسنہ کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب میں سبق آموز روایات اور عبرت انگیز واقعات کے اضافے اور مسنون و مقبول دُرُود شریف کے نمونوں کی شمولیت نے اس کی افادیت میں چار چاند لگا دیے ہیں؛ یہ تحفۂ خیر و برکت جب کتابی شکل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ تو بے شمار لوگ اس کو پڑھیں گے۔ لاکھوں لوگ اِس کو سنیں گے ہزارہا لوگ اس کو حفظ کریں گے اور صدہا لوگ دُرُود و سلام بھیجنے کے عامل بنیں گے اور پھر درُود شریف کی برکتوں سے وُہ چشمۂ فیض جاری ہو گا کہ عاشقانِ رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت تک سیراب ہوتے رہیں گے۔

منبعِ علم و عرفان۔ حاملِ حُبِ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم محترم جناب حبیب البشر خیری صاحب انتہائی مُبارکباد کے مستحق ہیں۔ جن کے دل میں ابتداً "فضائل دُرُود شریف" لکھنے کا خیال پیدا ہُوا۔ اور پھر یہ خیال قلمی مسوّدے کے قالب میں ڈھل گیا۔ اِس طرح ایک اِنتہائی مُستحسن صدقۂ جاریہ کی بنا پڑی۔

بحرِ جُود و سخا مجسمۂ عطا و مروّت مُحترم جناب کیپٹن عبد السّتار پاگر صاحب بھی ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں۔ جن کی معارف پروری۔ علمی سرپرستی اور زر پاشی نے اِس مُبارک مسوّدے کے ترجمہ و طباعت کے پیچیدہ اور دُشوار گُزار مراحل کو آسان تر بنا دیا۔

پیکرِ ایثار و خلوص۔ خادمِ کلامِ پاک مُحترم جناب خواجہ نورُالدین آزاد صاحب بھی ھزارہا مُبارکباد کے مستحق ہیں۔ جنھوں نے خیر و برکت کے اِس مُقدّس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے اپنی ساری کوششیں اور اپنی ساری توانائیاں صرف کر دیں۔

غُلامانِ محمد دُور سے پہچانے جاتے ہیں ؞ سر شوریدہ شوریدہ دلِ گرویدہ گرویدہ

عاملینِ دُرُود شریف کا کفش بردار

**ڈاکٹر اشفاق علی** پی۔ ایچ۔ ڈی (علیگ)

نظیر آباد، لکھنؤ (یو پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# رُشحاتِ قلم

*

وہ دانائے سُبل، مولائے کُل ختم الرسل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

خاتم النبیین، رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذاتِ والا صفات کا ظہور ایسے حالات میں ہُوا جب کہ ساری دُنیا پر ضلالت و گمراہی کے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے، شرک و بُت پرستی کی لعنتوں نے تہذیب و تمدّن اور اخلاقی اقدار کا ستیاناس کر دیا تھا، مصر، ہندوستان، یونان، اور چین میں تہذیب اپنی شمعیں گُل کر چکی تھی، رُومی اور ایرانی تمدّنوں کی ظاہری چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی تھی مگر ان شیش محلوں کے زیرِ سایہ بدترین مظالم کا دور دورہ تھا، عرب کے ماحول کا تصور کیجئے تو دل دہل جاتا ہے۔ وہاں عاد و ثمود کے ادوار اور سبا، عدن اور یمن کی سلطنتوں کے سائے میں کبھی تہذیب کی روشنی نمودار بھی ہوئی تھی تو اب اُسے گُل ہوئے مُدّتیں گزر چکی تھیں اور عربوں پر وحشت کی شبِ دیجور چھائی ہوئی تھی۔ قریش نے مُشرکانہ اور بُت پرستانہ مذہبیّت کے ساتھ کعبہ کی مجاوری کا کاروبار چلا رکھا تھا۔ یہود نے کلامی اور فقہی مُوشگافیوں کی دوکانیں کھول رکھی تھیں اور باقی عرب فکر کے لحاظ سے ذہنی پریشانی میں مُبتلا تھا۔

یہ تھے وہ حالات جن میں محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارِ الٰہی عظیم ترین، تبدیلی کا پیغام لے کر تنِ تنہا اُٹھتے ہیں۔ ایسے مایوس کُن حالات میں کوئی دُوسرا ہوتا تو شاید زندگی سے بھاگ کھڑا ہوتا۔ دُنیا میں ایسے بہت سے نیک اور حسّاس لوگ گزرے ہیں جنھوں نے بدی سے نفرت ضرور کی لیکن اِس کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے اور مَدنیت سے کنارہ کش ہو کر غاروں میں پناہ گزیں ہو کر

راہبانہ زندگی گزارنے لگے لیکن نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے انسانیت کی کشتی کو طوفانی موجوں میں ہچکولے کھاتے چھوڑ کر صرف اپنی جان و ایمان بچانے کی فکر نہیں کی، بلکہ بدی کے مُہلک گردابوں سے مُقابلہ کر کے ہر طبقہ کے افراد کے لیے نجات کا راستہ کھولا، ہدایت و تمدّن کی کشتی کی پتوار سنبھالی اور پھر اُسے ساحلِ مراد تک پہنچا دیا۔

قرآنِ کریم نے آپ کے لیے " رحمۃ للعالمین " (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یقیناً ساری دُنیا کے لیے آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔ ایک دوسری جگہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا کہ " آپ خُدا کی بخشی ہوئی رحمت کے باعث اُن (عربوں) کے لیے نرم رہے اور اگر آپ تُند خُو، سخت طبیعت ہوتے تو یہ (عرب) آپ کے پاس سے مُنتشر ہو جاتے" (آلِ عمران: آیت ۱۵۹)، سورۃ القلم آیت ۴) میں فرمایا گیا کہ " آپ خُلقِ عظیم (بلند ترین اخلاق) پر فائز ہیں"۔ ایک بار آپ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ " کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے"۔ درحقیقت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی پوری سیرتِ طیّبہ قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب: آیت ۲۱) میں فرمایا کہ " اے ایمان والو تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرتِ طیّبہ ہی بہترین نمونہ ہے"۔ حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک جتنے پیغمبر اس دُنیا میں آئے اُن کی سیرت انسان کے ہر گروہ کے لیے نمونہ فراہم نہیں کرتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرتِ طیّبہ انسانوں کے ہر گروہ کے لیے نمونہ رکھتی ہے جسکی تفصیل کی گنجائش نہیں۔

سورۂ آل عمران (آیت ۳۱) میں فرمایا گیا کہ " اے مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلّم آپ لوگوں سے کہدیجیے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے مُحبت رکھتے ہو تو تم میرا اِتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنالے گا، اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا"۔ درحقیقت رسُولؐ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے مُسلمانوں پر بلکہ ساری انسانیت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا زبردست احسان ہے کہ انھوں نے "صراطِ مُستقیم" کی طرف رہنمائی کی اور تا قیامت آپؐ کی اِطاعت اور اللہ کی فرمانبرداری سے ہی انسان راہِ نجات پا سکتا ہے قرآن پاک میں جہاں ایک طرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا حُکم دیا گیا ہے۔ وہیں ہم کو یہ بھی حُکم دیا گیا

ہے کہ ہم اپنے محسنِ اعظم، رہبرِ کامل، نبی عربی ختمی مرتبت احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشکر و امتنان کے جذبے کے تحت صلوٰۃ و سلام بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (رحمت) بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجو" (سورۃ احزاب: آیت ۵۶) اس آیت میں صلوٰۃ و سلام کے لیے "امر" کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جس طرح نماز، زکوٰۃ کے لیے بھی "امر" کا صیغہ استعمال کیا گیا اور یہ امر مسلّمہ ہے کہ جو حکم قرآن حکیم سے ثابت ہے وہ تقریباً فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی لیے نماز، روزہ کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا بھی بیحد اہمیت رکھتا ہے۔

درود شریف کے فضائل میں، کتبِ احادیث میں، متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں اُن میں سب سے مشہور حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتے ہیں، اس کی دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتے ہیں"۔ اب آپ اندازہ کیجیے کہ جتنی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا اس سے دس گنا رحمتیں اللہ تعالیٰ کی، درود بھیجنے والے پر نازل ہوں گی، اُس کی دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور اُس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا" اسی طرح بکثرت احادیث فضائل صلوٰۃ و سلام میں وارد ہوتی ہیں، جن کا احاطہ اس وقت دشوار ہے۔

میں یہ سطور لکھتے وقت انتہائی مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ جناب **حبیب البشر خیری** شیخ الحدیث (رنگون) نے کتاب "**صلِّ علیٰ محمد**" صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کر موجودہ دور کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے اس موضوع پر عربی، فارسی، اردو میں بکثرت کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن فاضل مصنف نے جس ذوق و شوق اور ایک خاص وجدانی کیفیت میں ڈوب کر درود شریف کے الفاظ کو مرتب کیا ہے اور اس کی تشریح کی ہے اور تشریح میں جابجا بزرگانِ دین اور صوفیہ کے اقوال و کوائف کو بیان کیا ہے وہ کسی اور کتاب میں اِس انداز سے نہیں ملتے ہیں۔ فاضل مرتب نے فارسی اور اردو کے نعتیہ کلام کا بھی بہترین انتخاب کیا

ہے اور ان کی تشریح بھی ”از دِل خیزد و بر دِل ریزد“ کی مصداق ہے۔

تنظیم رضا قریشی صاحب بھی قابلِ مبارکباد ہیں جنھوں نے میرے علم کے مطابق پہلی بار، درود شریف کے الفاظ کا Roman Script کیا اور انگریزی میں اس کی بہترین تشریح کی۔ جو کتابیں درود شریف کے ترجمہ پر مشتمل شائع ہوئی ہیں، ان میں درود شریف عربی رسم خط ہی میں لکھا گیا ہے اور ترجمہ انگریزی یا کسی دیگر زبان میں۔ تنظیم قریشی صاحب کی یہ پہلی کوشش ہے جس میں درود شریف کے الفاظ رومن رسم الخط میں لکھ کر انگریزی داں طبقہ کی مشکل حل کر دی ہے ان کی یہ کوشش کسی حد تک کامیاب ہے۔

(پھر اس دُرِّ نایاب کو کتابت و طباعت کے بے پایاں حسن سے مرصع، منور و مثالی بنانے کے لیے کیپٹن عبدالستار صاحب پاگر کر ممبئی نے جس دریا دلی اور جان کاہی کا مظاہرہ کیا وہ بجا طور پر عشاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ خراجِ تحسین حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔)

آخر میں، میں فاضل مصنف اور حسین سے حسین تر نظر افروز طباعت و اشاعت کے سلسلے میں ادارہ کے اراکان کو اُن کی ان کوششوں پر مبارکباد دیتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ افراد کو بہرہ ور فرمائے۔ اور نعت کے اس مشہور مصرعہ پر اپنی یہ تحریر ختم کرتا ہوں۔ ؏

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

محمود الرحمٰن علی گڑھ

مورخہ : ٦ر اپریل ١٩٩٦ء

(وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خلائی دور میں اُلفت نبویؐ کی شمع فروزاں

اِنسانیت کی فلاح و کامیابی کی شاہراہ خوفِ خُداوندی سے شروع ہوکر رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلّم کی مُحبّت پر مُنتہی ہوتی ہے۔ جب مُسلمان قبلہ رُخ ہوکر بارگاہِ خداوندی میں فریاد کُناں ہوتا ہے، تو سب سے پہلے وہ خالقِ کائنات کے سامنے اپنی سراپا عاجزی اور ربُّ العٰلمین کی (پوری کائنات پر) بھرپور قدرت، کارسازی و کارفرمائی کا اقرار کرتے ہوئے اس کی وحدانیت کے سامنے اپنی مکمل سپُردگی اور فرمانبرداری کا عہد و پیماں کرتا ہے اس کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے جب نماز کی آخری منزل پر پہونچتا ہے تو آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت (جن کی بدولت اُسے یہ راہِ حق نصیب ہوئی) کی نہ صرف گواہی دیتا ہے بلکہ جہاں وہ قادرِ حقیقی سے اپنے لیے اس فضل وکرم کا طالب ہوتا ہے وہیں وہ محبوبِ خُداوند صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے اپنے مالک سے اس کی بے پناہ نوازشوں اور رحمتوں کا طالب بھی ہوتا ہے۔ یہ سَفر، صرف سوچنے والوں کے لیے جتنا مشکل ہے عمل کرنے والوں کے لیے اُسی قدر سہل اور لذّت افزا ہے۔ جس کا ایک ادنیٰ اور جیتا جاگتا نمونہ اس وقت آپ کی نظروں کو (علامہ **حبیبُ البشر خیری** کی تالیف کردہ) کتاب "صلِّ علیٰ محمّد" صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شکل میں نُور سے سیراب کر رہا ہے۔

اِسلام کے ابتدائی سُنہری دَور کو چھوڑ کر، جو گنتی کی چند دہائیوں پر مشتمل تھا، اس کے نام لیواؤں کی بے عملی اور اسلام سے اُن کی بے جان وابستگی نے اُنھیں اِنحطاط اور شرمِندگی کے حوالے کر دیا اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں ایک مُسلسل اور رُو بہ زوال معاشرہ وجود میں

آیا (جس کے خدوخال آج کے مُسلمان میں بھی نمایاں طور پر نظر آتے ہیں) کہ عبادتیں ہیں! لیکن بے جان، صرف رسمی نمازیں ہیں کہ اُٹھنا، بیٹھنا، رکوع، سجود، سر گھما کر اِدھر اُدھر سلام پھیر لینا، نہ عمل کی چستی ہے، نہ اخلاقِ حسنہ کی پابندی، نہ چہروں پر عبادات کی نورانیت ہے اور نہ ہی عبادت کی برکتوں کا ظہور (کہ ہمارا کیرکٹر مثالی ہو، ہماری زبان پر بھروسہ ہو، اور ہمارے ہر طرزِ عمل سے تقویٰ اور پاکیزگی نمایاں ہو) مُسلمانوں کی اس عملی و اخلاقی گراوٹ کو دیکھ کر بصرہ سے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور رابعہ بصریؒ، بغداد سے جُنید بغدادیؒ اور جیلان سے سیّد الطائفہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، بُسطام سے بایزید بُسطامیؒ اور حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم جیسی شخصیات، تڑپ تڑپ کر اُٹھیں اور حتی الامکان اِصلاح فرمائی۔ خوش نصیبوں نے اُنؒ سے سب کچھ پالیا اور محرومین اَزلی کی عقلوں پر پردہ ہی پڑا رہا۔ ع تہی دامانِ منزل را، چہ سُود از رہبرِ کامل

(بے دلی سے منزل کی طرف رواں دواں، خالی دامن والوں کو رہبرِ کامل سے بھی کچھ فیض نہیں پہونچ سکتا)

اہلِ یقین کا اِن صوفیائے کرام اور مُرشدینِ عظام کے صدقے میں دلوں کا زنگ دُور ہوا، رُوحوں کو جلا ملی اور رضائے الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور سر دُھننے کی رسم پھر تازہ ہوئی۔

اور مدّتِ مدید کے بعد آج پھر اُن مُصلحین و مُخلصین کی روشن کی ہوئی شمعوں کو بُجھانے کے لیے سائنس اپنی جدید ترین ٹکنالوجی کے ساتھ پھر کمر بستہ ہوئی ہے۔ مواصلاتی نظام کی ترقّی، نظام فلکی کی، بخیہ گری پر لگی ہوئی ہے اور ترقّی کے ہر شور ہنگامے کے ذریعہ مذہب کو دُنیا کے کئی عجائب گھروں میں بطورِ تعظیم رکھا ہوا ہے صرف آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لباس کو بار بار چوما جاتا ہے اور آپ کی نعلین شریف کی تصاویر کو ایک لکڑی کی جھونپڑی سے لے کر بڑے بڑے محلوں تک برکت کے لیے دیواروں پر لٹکایا جاتا ہے حتّی کہ کمپیوٹر و سائنس کے اِس دورِ جدید میں جب کہ انسان خلاء کی تسخیر کرنے میں مصروف

ہے۔ فنِ خطاطی کے ماہر اساتذہ ایک ایسا جدید کمپیوٹر بنانے میں کوشاں ہیں جس کے ذریعہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد او متعدد طریقوں کے ذریعہ لکھا جاسکے۔ درحقیقت ہماری ایسی ہی عبادت ہونی چاہیے جس میں وجد آفریں محبت اور جذبۂ عقیدت کے ساتھ عمل بھی نمایاں ہو۔ نمازوں اور دیگر عبادتوں میں روح و روحانیت عمل ہی کے ذریعہ پرورش پاتی ہے۔ اس جذبے کے بغیر صرف لاچارگی، مایوسی اور صرف ہونٹوں کی حرکت باقی رہ جائے گی۔ جب کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حکم صادر فرمادیا ہے کہ تم بھی اسی طرح درود وسلام میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجو جیسا کہ بھیجنے کا حق ہے کیوں کہ میں اور میرے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

اس حکم کو عام وخاص لوگوں تک پہونچانے اور اسی جذبۂ محبت وعقیدت کے تحت نے اتنی حسین وجمیل کتاب شائع کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے (جو عملی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے) ہمیں اس ادارے کی اس بے پناہ محنت اور کوشش کو سراہنا چاہیے۔ (مزید ملکی اور غیر ملکی دیگر زبانوں میں اس کے تراجم کر کے اہلِ ذوق اور قدردانوں تک پہونچانے میں بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔ فی الحال) مسٹر تنظیم رضا قریشی اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں، (جسے ان شاء اللہ تعالیٰ اردو ایڈیشن کے ناشر کیپٹن عبدالستار احمد پاگر کر اسی طرح سے نظر افروز دیدہ زیب شائع کرنے کا عزم کیے ہوئے ہیں) جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے قابلِ وقعت اور عالمگیر تعارف کی خاطر ان کی وفاشعاری اور الفتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دینداری کے لیے قابلِ تحسین دستاویز ہے۔ جزاھم اللہ جزآء خیرا۔

**موسیٰ رضا**

(ڈائرکٹر جنرل انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، نیو دہلی)

(انگریزی سے رواں ترجمہ)

# اعترافِ حقیقت

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ — بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رسولؐ پر صلاۃ (درود) بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو، تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو۔" (الاحزاب ۵۶) عُلما نے لکھا ہے کہ اللہ کی صلاۃ (درُود) رسولؐ پر رحمت بھیجنا ہے۔ فرشتوں کا دُرُود استغفار کرنا ہے اور اہل ایمان کا دُرود دُعا کرنا ہے۔

نبیؐ پر دُرُود و سلام کے بارے میں تفسیروں میں اور حدیث کی شرحوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اس پر بہت سی مُستقل کتابیں بھی موجود ہیں۔ مثلاً شیخ شمسُ الدین سخاوی کی کتاب "القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع" وغیرہ۔

حدیث (نسائی، ترمذی) میں ہے کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے۔ (البخیلُ مَن ذُکِرتُ عِندَہٗ فلم یُصلِّ عَلیَّ) حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنا آپؐ کے احسانِ عظیم کا شکر ادا کرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخ کا عظیم ترین کارنامہ انجام دیا۔ آپؐ نے اِنسانی تاریخ کو نزاعی نبوّت کے دَور سے نکال کر تسلیم شدہ نبوّت کے دَور میں پُہنچایا۔ دینِ توحید کو تحریف کے دَور سے نکال کر محفوظ دین کے دَور میں پُہنچایا۔ اِنسانی تمدّن کو توہّمات کے دَور سے نکال کر سائنسی دَور میں پہنچایا۔ خُدا کے کلمہ کو مغلوبیت کے دَور سے نکال کر غلبہ کے دَور میں پہنچایا۔ شریعتِ الٰہی کو غیر کامل دَور سے نکال کر کامل دَور میں پُہنچایا، وغیرہ۔

یہ تاریخ کا سب سے بڑا اور سب سے مشکل مشن تھا۔ اس مشکل ترین مشن میں آپؐ کے ساتھ آپؐ کے اصحاب اور آپؐ کے اہل خاندان نے ہر وُہ قربانی پیش کی جو اس کو تکمیل تک پُہنچانے کیلئے درکار تھی۔ اس لیے حکم دیا گیا کہ قیامت تک تمام لوگ رسولؐ پر اور اس مقدس جماعت پر درُود و سلام بھیجکر اس کے احسانِ عظیم کا اعتراف کریں۔

جب کوئی شخص کسی کے اُوپر احسان کرے تو انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس پر شکر کا اظہار کیا جائے۔ دُرود و سلام اسی قسم کے ایک عظیم ترین احسان کا دُعا کی صورت میں اظہار ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

زیرِ نظر کتاب "صَلِّ علیٰ محمّد" صلی اللہ علیہ وسلم میں دُرود و سلام کی اس درجہ ہمہ گیر یکجائی جناب حبیب البشر خیری کی لائق ستائش کوشش ہے مُستند روایتوں سے درود و سلام کے فضائل اور ان کی برکات کے تفصیلی واقعات کا بے مثل ذخیرہ مُرتّب کرنا جس کے مُطالعہ کے بعد قاری بصد ذوق و شوق پیغمبرِ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی سعادتیں حاصل کرتا ہے، یہ ایک مثالی کوشش ہے ——— اللہ کا فضل ہے کہ اُن کا یہ کارنامہ بجد خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع ہوا ہے اس کیلئے اِس کے مؤلف طابعین اور ناشرین کیلئے دُعائے خیر و برکت کرنا اعترافِ حقیقت ہے۔

اَللّٰھُمَّ جزاھُم اللہ۔

(مولانا) وحید الدین خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# لازوال برکات

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مینارۂ نور تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سال کے قلیل عرصے میں جہالت وضلالت کے اندھیاروں کو دور فرماکر تمام عالم میں علم کی روشنی پھیلائی۔ تاریخ عالم میں یہ واقعہ عجوبۂ روزگار ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ معجز نمائی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی پیدائش کا یہ اعلان فرمانا ہے۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبوبِ رب العٰلمین ہیں کہ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے ساتھ اُن پر درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور تمام مومنین کو درود پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں۔ قرآن کریم میں (اے محبوبؐ) ہم نے آپ کے ذکر کو بلند فرمادیا ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کہہ کر اور آپؐ کی ذات بابرکات کو دونوں جہان کے لیے رحمت بنایا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن کے خطابات سے نواز کر عظمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کیا ہے سُبحان اللہ!۔۔۔۔ میں "صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤلف علامہ حبیب البشر خیری کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے آج کی بیمار انسانیت کے لیے عظیم نسخۂ کیمیا مرتب فرمایا ہے۔ اس کی افادیت کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کی جزائے خیر یقیناً مؤلف، ناشر اور اُن کے معاونین کی دُنیا میں سرخروئی اور آخرت میں مغفرت کا سبب بنے گی۔۔۔۔ میں نے فضائلِ درود شریف پر کئی کتابیں عربی، فارسی، اور اردو میں پڑھی ہیں، لیکن اتنی تفصیلات کے ساتھ قرآن، حدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال کا انتخاب کسی ایک کتاب میں نہیں دیکھا، اِس لحاظ سے یہ کتاب یقیناً اہمیت کی حامل ہے۔

دوسرے حصے میں "گلدستۂ نعت وسلام" ہے جس میں قرآن کریم، اہلِ بیت اطہار وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عربی میں اور اولیائے کرام وصوفیائے عظام کا فارسی میں خراجِ تحسین ترجمے کے ساتھ ہے اس کے بعد اردو میں شعراء کی منتخب نعتیں اور سلام پیش کیے گئے ہیں۔ جو ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں کیلئے بھی بڑا قیمتی تحفہ ہے۔ خاص کر خواتین گھروں میں اپنے بچوں کو درود شریف کے فضائل وبرکات کے بارے میں تعلیم دے سکتی ہیں جو بیحد ضروری امر ہے۔

غرض کہ "صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وسلم کتاب نہایت مفصل اور جامع اور عقیدے کی روشنی اور سلامتی کے لیے اردو زبان میں اس سے بہتر شاید ہی کوئی کتاب تالیف ہوئی ہوگی۔

مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یقین ہے کہ ان شاء اللہ اس روحانی خزانے کے لٹانے اور لوٹنے والے درود شریف کی "لازوال برکات" سے دنیا وآخرت میں بڑے مقام پر فائز ہوں گے۔

دعاگو: وقار الحسن صدیقی

رنگ محل رامپور (یو۔پی)

ڈائرکٹر رضا لائبریری

# تعارفِ مجموعۂ درُود شریف

## (۱) اِہمیّت (۲) عظمت (۳) فضائل (۴) فوائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمَدُہٗ : اللہ کی حمد و ثنا کے بعد۔

وَنُصَلِّیْ: اللہ کے رسُول پر صلوٰۃ و سلام یعنی درُود شریف۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

وَعَلٰی خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ اور تمام مخلوقات پر دُعائے خیر۔

درُود شریف کا زیرِ نظر مجموعہ محبِّ محترم جناب حبیب البشر صاحب خیریؔ نے مُرتّب کیا ہے اور حبیبِ الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عقیدت میں ڈوب کر تیار کیا ہے تاکہ اِس چشمۂ فیضان سے ہر کوئی مستفیض ہو سکے۔ اِس طرح خوُد جناب خیریؔ صاحب نے اللہ اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی حاصل کرلی اور دُنیا و عاقبت کو سنوار لیا۔

اِس مجموعہ کے اوراق کو پڑھتے وقت ہی دُنیا و آخرت کا تصوّر دل و دماغ پر چھا جاتا ہے اور فلاح و بہبود یا عذاب و تباہی کے خیال سے بے اختیار درُود شریف زبان و لب پر آجاتا ہے۔

جناب خیریؔ صاحب کے مجموعۂ درُود شریف پر نظر ڈالنے سے تین نُمایاں خصوُصیات اُبھر کر سامنے آتی ہیں۔

### (۱) اہمیّت و عظمتِ درُود شریف :

جناب خیریؔ صاحب نے مُتعدّد قرآنی آیات، احادیث و اقوالِ بزرگانِ دین کے ذریعہ درُود شریف کی اِہمیّت و عظمت کو اِس طرح واضح کیا کہ ایک لاعلم قاری

فرطِ حیرت سے دم بخود رہ جاتا ہے۔ مثلاً خیری صاحب' ذہن و قلب کو متاثر کرنے والی جو مثالیں دیتے ہیں اُن میں سے کچھ درج ذیل ہیں :

- انبیاء میں صرف نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ خود اللہ جل شانہٗ اپنے فرشتوں کے ساتھ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔
- نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود کعبہ کے، کعبۂ معظم ہیں۔
- باری تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد کرتے ہیں کہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجئے۔

## فضائل و فوائد !

فوائد و فضائلِ درود شریف کو خیری صاحب نے اِس انداز سے پیش کیا ہے' کہ قاری اپنی خیر و عافیت کے لیے اور عذاب و مصائب سے نجات کے لیے بے اختیار درود شریف کا وِرد کرتا ہے۔ مثلاً جو واقعات و باتیں بتائیں ان کا ماحصل یہ ہے:

- درود شریف کے وِرد سے مصائب دور ہو جاتے ہیں، گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- درود شریف کے وِرد سے خوشحالی ملتی ہے، نیکیاں ملتی ہیں۔ دُنیا و آخرت میں سُرخروئی ملتی ہے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کے ایک بیکار یہودی کا ذِکر ہے جس کی نجات صرف درود شریف کے وِرد کی وجہ سے ہوئی۔

## تنبیہ !

جناب خیری صاحب اپنے قاری کو متنبہ کرتے ہیں، کہ اگر کوئی بدنصیب درود شریف کا وِرد نہ کرے، یا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ گرامی آئے اور درود شریف کا وِرد نہ کرے تو وہ دُنیا و آخرت کی تباہی و بربادی اپنے سر لے گا۔

لہٰذا جب بھی صدقِ دل سے دُرُود شریف کے وِرد کا آغاز ہوگا، زندگی بدی سے دُور اور نیکی سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔ تقویٰ سے عاری زندگی تقویٰ کو اپناتی چلی جائیگی۔ اِحکامِ الٰہی کی بجاآوری ہی جذبۂ بے اختیارِ شوق نُمایاں ہوگا۔ خیرِ خلق کے جذبے میں اضافہ دراضافہ ہوگا۔ صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی ترغیب ملے گی۔ اَوامِر و نَواہی ہمیشہ درپیش رہیں گے۔ نتیجۂ دُنیا و آخرت سنورتی جائے گی۔

مختصر یہ کہ اللہ جلّ شانہٗ خُود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرُود بھیجتے ہیں۔ آئیے ہم بھی اپنی دُنیا و آخرت کی فلاح و بہبُود کے لیے، عذاب و مصائب سے نجات کے لیے وہ دُرود شریف پڑھیں جسے آپ اِس بیش قیمت مجمُوعہ میں پائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (صفحہ ۱۲۷)

دِلی دُعائے خیر اُن حضرات کے لیے نکلتی ہے جنھوں نے اِس بابرکت کام کو انجام دے کر اللہ کی عِنایتوں اور نوازشوں کے مُستحق ہوگئے۔

برادرِ عزیز گرامی محترم جناب کیپٹن عبدُالسّتّار یاگر کر صاحب نے اِس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پُہنچاکر دونوں جہان کی نعمتِ عُظمٰی حاصل کرلی۔ وہ لائقِ صد تحسین و مُبارک باد ہیں۔ اللہ اُنھیں اَجرِ عظیم سے نوازے اور ایسے کام کرنے کے مزید حوصلے دے۔ آمین ! !

برادرِ مُحِبّ گرامی جناب نُورُالدّین آزاد صاحب نے اِن تمام مَراحِل کی نگہداشت کی، اپنی تمام دینی و رُوحانی قوّتیں بہم پہنچائیں اور یہ سوغاتِ بےبہا ہم تک پُہنچا۔ اُن کی قرآن و رسُول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے محبّت اَظہر مِن الشّمس ہے۔ یقیناً اُنھوں نے اللہ کو راضی کیا۔ ہماری دُعائیں اُن کے ساتھ ہیں، اُن تمام حضرات کیلئے بھی بارگاہِ ایزدی میں دست بدُعا ہیں کہ جنھوں نے ایسے کارِ خیر میں ہاتھ بٹایا۔

ڈاکٹر شبّر علی (پی۔ ایچ۔ ڈی)
پُونہ یونیورسٹی پُونہ (مہاراشٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تعارف

## کتاب "صلِّ علیٰ محمدؐ" صلی اللہ علیہ وسلم

معنوی، اخلاقی اور استحقاقی طور پر نسلِ انسانی اور متمدن و باضمیر دنیا کا وجود اور تسلسل جن صفات کا رہینِ منّت ہے اُن میں ایک بنیادی اُصول احسان مندی، محسن شناسی اور تشکر و اعتراف ہے، اس لحاظ سے دیکھا جائے اور تاریخ انسانی کا دیانت دارانہ و حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ نسلِ انسانی کے محسنِ اعظم اِس کی بقا اور تسلسل کا استحقاق پیدا کرنے اور اُس کی نجات و ترقی اور فاطر الکون، خالقِ عالم سے صحیح طور پر رابطہ قائم کرنے اور قائم رکھنے کا سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ نبی عربی حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے، جن کی اگر چھٹی صدی عیسوی میں بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ دُنیا کو خُدا کی صحیح معرفت حاصل ہوتی نہ نسلِ انسانی کو توحید خالص کی دولت ملتی، نہ خُدا کی خشیّت و خوف کی توفیق، نہ صحیح طور پر بندگی اور عبادتِ الٰہی کی سعادت، نہ مکارمِ اخلاق کی دولت، محبّت و احترامِ انسانیت، دُنیا کو ہدایت کا راستہ دکھانے، خودکشی اور خودسوزی سے بچانے، نسل رنگ، قوّت و دولت پر وفاداری و جاں نثاری کا فیصلہ کرنے کی عادتِ قدیمہ اور ذمیمہ سے بچانے کی راہ نکلتی۔

اس طرح سے آپ حقیقی معنی میں انسانیت کے محسنِ اعظم اور معمارِ عالم ہیں، "آپؐ کی بعثت کے بعد دُنیا کی رُت بدل گئی، انسانوں کے مزاج بدل گئے، دِلوں میں خُدا کی محبّت کا شعلہ بھڑکا، خُدا طلبی کا ذوق عام ہوا، انسانوں کو ایک نئی دُھن (خُدا کو راضی کرنے اور خُدا کی مخلوق کو خُدا سے ملانے اور اس کو نفع پہونچانے کی) لگ گئی، جس طرح بہار یا برسات کے موسم میں زمین میں روئیدگی، سوکھی ٹہنیوں اور پتّیوں میں شادابی اور ھریالی پیدا ہو جاتی ہے، نئی نئی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں اور در و دیوار پر سبزہ اُگنے لگتا ہے، اسی طرح بعثتِ محمدی کے بعد قلوب میں

نئی حرارت، دماغوں میں نیا جذبہ اور سروں میں نیا سودا سما گیا، کروڑوں انسان اپنی حقیقی منزل مقصود کی تلاش اور اس پر پہونچنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے، ہر ملک اور قوم میں طبیعتوں میں یہی نشہ، اور ہر طبقہ میں اس میدان میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کا یہی جذبہ موجزن نظر آتا ہے، عرب وعجم، مصر وشام، ترکستان اور ایران، عراق وخراسان، شمالی افریقہ اور اسپین اور بالآخر ہمارا ملک ہندوستان اور جزائر شرق الہند سب اسی صہبائے محبت کے متوالے اور اسی مقصد کے دیوانے نظر آتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے انسانیت صدیوں کی نیند سے سوتے سوتے بیدار ہوئی ہے، آپ تاریخ وتذکرے کی کتابیں پڑھیے تو آپ کو نظر آئے گا کہ خدا طلبی اور خدا کی شناسی کے سوا کوئی کام ہی نہ تھا، شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں بڑی تعداد میں ایسے خدامست، عالی ہمت، عارفِ کامل، داعیٔ حق، اور خادم خلق، انسان دوست ایثار پیشہ انسان نظر آتے ہیں جن پر فرشتے بھی رشک کریں، انھوں نے دلوں کی سرد انگیٹھیاں گرمادیں، عشقِ الٰہی کا شعلہ بھڑکا دیا، علوم وفنون کے دریا بہا دیئے، علم ومعرفت کی محبت کی جوت جگادی، اور جہالت ووحشت، ظلم وعداوت سے نفرت پیدا کردی، مساوات کا سبق پڑھایا، دکھوں کے مارے اور سماج کے ستائے ہوئے انسانوں کو گلے لگایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بارش کے قطروں کی طرح ہر چپہ زمین پر ان کا نزول ہوا ہے اور ان کا شمار ناممکن ہے۔

آپ اُن کی کثرت (کمیت) کے علاوہ ان کی کیفیت کو دیکھیے، اُن کی ذہنی پرواز اُن کی رُوح کی لطافت اور ذکاوت اور اُن کے ذوقِ سلیم کے واقعات پڑھیے، انسانوں کے لیے کس طرح اُن کا دل روتا، اور اُن کے غم میں گھلتا، کس طرح اُن کی رُوح سلگتی تھی، انسانوں کو مصیبت سے نجات دینے کے۔لیے وہ کس طرح اپنے کو خطرہ میں ڈالتے اور اپنی اولاد اور متعلقین کو آزمائش میں مُبتلا کرتے تھے، اُن کے حاکموں کو اپنی ذمہ داری کا کس قدر احساس، اور محکوموں میں اطاعت و تعاون کا کس قدر جذبہ تھا، اُن کے زُہد وفقر، ان کے ذوقِ عبادت، جذبۂ خدمت، اور مکارم اخلاق کے واقعات پڑھیے، نفس کے ساتھ اُن کا انصاف، اپنا احتساب، کمزوروں پر شفقت، دوست پروری، دشمن نوازی، ہمدردیٔ خلائق کے نمونے دیکھیے، بعض اوقات شاعروں اور ادیبوں کی قوتِ متخیلہ بھی اُن بلندیوں تک نہیں پہونچتی جہاں وہ اپنے جسم وعمل کے ساتھ

پہونچے، اگر تاریخ کی مستند و متواتر شہادت نہ ہوتی تو یہ واقعات، قصے، کہانیاں اور افسانے معلوم ہوتے۔

یہ انقلابِ عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی "رحمۃ للعالمین" کا کرشمہ ہے۔

وصدق اللہ العظیم "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"[1] (الانبیاء ۱۰۷)

اس حقیقت کا فطری، اخلاقی، طبعی و شرعی تقاضہ تھا کہ اپنے اور دنیا کے اس محسنِ اعظم کے بارے میں زیادہ سے زیادہ ممنونیت و تشکر کا اظہار کیا جائے اور آپ پر اللہ کی رحمتوں کے نزول اور آپ کو اپنی طرف سے اور ساری دنیا کی طرف سے جزائے خیر دینے کے لیے التماس کیا جائے، اس کے لیے خود اللہ تعالیٰ نے ایک طریقہ اور تعبیر و ترجمانی متعین فرمادی، اور وہ درود شریف کے الفاظ ہیں، اور خود اس کا ان الفاظ میں حکم اور اعلان فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا[2] — بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا درجہ و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "مَن صلی علیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا[3]" (جو مجھ پر ایک مرتبہ رحمت بھیجے گا اور درود پڑھے گا، خدا اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔)

اس کا طبعی و شرعی نتیجہ یہ تھا کہ ہر زمانہ کے اکابر علماء، محدثین و محققین اور امت کے صالحین و مقبولین نے درود شریف کے فضائل پر محققانہ کتابیں لکھیں، راقم کے پاس اس وقت ان کتابوں کی ایک طویل فہرست ہے، (اور یہ صرف وہ کتابیں ہیں جو مطبوعہ شکل میں پائی جاتی ہیں) ان میں علمائے متقدمین میں علامہ سخاوی، علامہ زرقانی، قاضی عیاض، علامہ ابن قیم الجوزیہ، علامہ فندری، علامہ سیوطی، ابن الفاکہانی کے ناموں پر اکتفا کی جاتی ہے،

---

۱؎ ماخوذ از "نبی رحمت" ص ۶۳۳ سے ص ۶۳۴ تک مؤلفہ کاتبِ سطور

۲؎ سورۃ الاحزاب، آیت 56 ۳؎ صحیح مسلم، متن ابوداؤد، ترمذی

ان میں خاص طور پر علامہ حافظ ابنِ قیمؒ جو اعلام الموقعین اور زاد المعاد جیسی جلیل القدر کتابوں کے مصنف ہیں کی کتاب "جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الأنام" خاص طور پر قابلِ ذکر ہے یہ کتاب صلاۃ وسلام کے موضوع پر ایک چھوٹے سے دائرۃ المعارف یا موسوعہ (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے، اور وہ اس موضوع پر مؤثر و مفید ہونے کے ساتھ ایک جامع و مستند کتاب ہے۔

اس وقت راقم کے سامنے شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری رنگونی کی اس موضوع پر وہ کتاب ہے جس کا نام ہی انھوں نے "صلِّ علیٰ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم" رکھا ہے، اور جو فضائلِ درود شریف اور منظوم گلدستۂ نعت وسلام پر مشتمل ہے۔ اس میں بعض فضلاء و اُدبائے ہند کے تاثرات و اعترافات بھی درج ہیں،

درود وسلام کے غیبی، وجدانی، داخلی و خارجی اثرات و برکات، بشارتیں اور صلاۃ وسلام کے مسنون و مقبول نمونے بھی آگئے ہیں، اور درود وسلام کے بارے میں اکابرِ ملت، پیشوایانِ دینی مدارس، اور مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کے تاثرات، شہادات و اعترافات، صلاۃ وسلام پر رحمتِ خداوندی وانعاماتِ الٰہی کی روایات، اور نعمتہائے الٰہی کی گل ریزیاں، عنایاتِ قدوسی کی چند جھلکیاں، کثرتِ درود وسلام کی خوشخبریاں، صلاۃ وسلام کے مقبول نمونے معہ ترجمہ و فضائل کے درج ہیں، جن کی تعداد ۴۵ ہے، اس کے علاوہ شعرائے کبار و نامورانِ اسلام کے نعتیہ کلام اور ادبی نمونوں کے بھی اقتباسات شامل ہیں، کتاب کے شروع میں ڈاکٹر اشفاق علی پی۔ایچ۔ڈی لکھنوی، ڈاکٹر وقار الحسن صدیقی، ڈاکٹر شبیر علی پونہ اور دوسرے مفکرین کے تعارفی مضمون بھی شامل ہیں۔

راقم مصنف کتاب کے خلوص، ذات رسالت پناہ سے محبت و عقیدت اور کتاب کی تاثیر وافادیت کا اعتراف کرتا ہے، اور اس کی دعا ہے کہ یہ کتاب محبت و تعظیم نبوی میں اضافہ کا ذریعہ بنے، اور درود و سلام کے اہتمام اور کثرت کی محرک و باعث ہو۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ

ابو الحسن علی ندوی

۸ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ ۲۸ فروری ۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# احوالِ واقعی

میری پیدائش مہاراشٹر کے ضلع رتناگیری "زامبھاری" گاؤں میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی والدین کی نگرانی میں، دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ ہائی اسکول اور کالج کا زمانہ ممبئی میں گذرا، الحمدللہ میرے والدین کو بزرگانِ دین سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے روحانی ماحول میں، میری بھی اولیائے کرام سے حسنِ عقیدت لازمی تھی، والدہ ماجدہ مرحومہ کی فرائض کی ادائیگی کے بعد، وردِ وظائف کا پابندی کے ساتھ پڑھنے کا منظر، میرے لیے روحانی مسرت کا باعث بنتا رہا۔ اِن وظائف میں زیادہ تر درود شریف کی کثرت، معمولات میں داخل تھی۔ دورانِ تعلیم اور اُس کے بعد بھی، میری عملی زندگی میں جب بھی کوئی آزمائش آئی، درود شریف کا کثرت سے وِرد کرنا ہی میرا معمول رہا۔ اور خدا نے اِس درود شریف کی برکت سے مجھے صبر و سکون عطا فرمایا۔

۱۹۶۴ء سے ۱۹۸۷ء تک بحیثیت کپتان میری بحری زندگی کٹھن اور پُر خطر تھی، طوفانی حوادث سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ بحری ملازمت کے دوران مجھے امریکی، برطانوی، جرمنی اور فرینچ حکومتوں کے جہازوں پر کام کرنے کا موقع ملا، اور ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل تک مجھے دُنیا کے اُن چند کپتانوں میں شمار ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جنہوں نے دریائے امیزن (برازیل) میں انتہائی دشوار حالات میں سخت ترین دریائی لہروں اور اچانک پانی کی آخری سے آخری سطح تک پہونچے ہوئے جہاز سے ۶۵۰ بحری میل تک سفر کیا، اور کامیابی کے ساتھ اِس دشوار ترین راستے کو طے کیا۔ مذکورہ بالا حکومتوں کے خراجِ تحسین

اور غیر معمولی کارکردگیوں کی وجہ سے خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب سرخرویاں بھی دُرود شریف کے وِرد کی برکت سے عطا ہوئی ہیں۔ ارشادِ ربّانی کے مطابق کہ "عظیم سمندروں میں پہاڑوں کی طرح طوفانی موجیں اور ہاتھ کو ہاتھ بھی نہ دکھائی دینے والے ہولناک اندھیروں میں"۔ دُرود شریف کا وِرد ہی میرا رہنما اور "مینارہ نور" تھا۔

دورانِ سفر جب بھی ساحلوں پر میرا جہاز رُکتا، میرا معمول تھا کہ جمعہ کے دن اُن شہروں کی جامع مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرتا۔ ۱۹۷۲ء میں ایک سفر میں رنگون میں قیام کیا، جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد حاضر ہوا۔ جامع مسجد کے خطیب علامہ حبیب البشر خیری مدظلہ نے دورانِ تقریر دُرود شریف کے جو فضائل و اوصاف بیان فرمائے، وہ براہِ راست میرے قلب کی گہرائیوں میں سرائیت کر گئے اور اس کے بعد اس کے وِرد میں مزید کثرت پیدا ہوگئی۔

دُوسرا واقعہ مدراس کے سفر کے دوران ۱۹۷۶ء میں قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت و شرفِ ملاقات کے وقت پیش آیا۔ جس نے دُرود شریف کی فضیلت و عظمت میری رُوح کی گہرائیوں میں نورٌ علیٰ نور کر دی۔ قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علمی، ادبی، مذہبی اور رُوحانی اعتبار سے برسہا برس سے جنوبی ہند کے باشندگان کی رُوحانی عقیدت و محبت کا مرکز رہا ہے۔ بحر العلوم علامہ عبدالحئی فرنگی محلی لکھنوی، مدراس ہی میں اپنا علمی، مذہبی، تبلیغی اور رُوحانی تقدّس کا جھنڈا گاڑے ہوئے تھے، اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ آج بھی مرکزِ عقیدت بنی ہوئی ہے۔

قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ قادری چشتی نقشبندی سلسلے کے معروف بزرگ تھے، سَو برس سے کچھ کم عرصے تک آپ کا ظاہری، باطنی، علمی و رُوحانی تصرّف رہا۔ اُن کی وفات سے کچھ وقت پہلے آپ کی زیارت سے مُشرّف ہوا، آپ نے کمالِ شفقت سے دُرود شریف کا صحیح مفہوم قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھایا اور ہمیشہ وِرد کرنے کی

ہدایت فرمائی۔ الحمدللہ آج بھی اُن کی ہدایت پر عمل کر رہا ہوں اور بے پناہ لذت پاتا ہوں۔ اور میں چاہتا تھا کہ اِس رُوحانی مسرت میں مسلمانانِ عالم کو بھی شامل کرلوں، چنانچہ رنگون میں علامہ حبیب البشر خیری سے کئی مُلاقاتوں کے دوران درخواست گزارتا رہا کہ وہ درود شریف کا ایک ایسا جامع اور مستند مجموعہ تیار کریں۔ جو پورے عالمِ اسلام کے لیے نادر الوجود مجموعۂ صلوٰۃ و سلام بن جائے۔

میں بیحد شکر گزار ہوں علامہ خیری صاحب کا کہ اُنھوں نے میرے مسلسل اِصرار پر پوری عرق ریزی کے ساتھ یہ گراں قدر مجموعہ مُرتّب فرمایا جو افادیت کے اعتبار سے اِن شاء اللہ مسلمانانِ عالم کے لیے درخشندہ و تابندہ مجموعۂ صلوٰۃ و سلام بن جائے گا (اللہ تعالیٰ علامہ خیری صاحب کو میری اور پوری اُمّتِ مُسلمہ کی طرف سے اِس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین) مَیں نے اِس مجموعے کی بہترین طباعت و اشاعت کا ارادہ کرلیا۔

خُدا کی مدد شامل حال رہی اور اپنے اس پختہ ارادے کی تکمیل کے لیے اپنے مخلص بزرگ ساتھی خواجہ نور الدین آزاد سے تعاون حاصل کیا۔

موصوف خود بھی حُبِّ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے لبریز قلبِ سلیم رکھتے ہیں، اور توفیقِ خُداوندی نے انھیں کتابت و طباعت کا نہایت سُتھرا ذوق عطا کیا ہے جس کا مظاہرہ اُن کے شائع کردہ "القرآن الحکیم اَلفی" اور میرے ساتھ مل کر شائع ہونے والے "القرآن الحکیم ورقی" کی ترتیب و تحقیق، طباعت و اشاعت کے ذریعے ہندوستان اور بیرونِ ہند ہو چکا ہے۔ اُنھوں نے میری اِس آرزو کی تکمیل کے لیے کام کی شروعات کردی۔

جس ذوق و شوق اور والہانہ انداز میں اُن کا اِصرار تھا اُس نے کام میں بڑی تیز گامی کی فضا پیدا کردی۔ کتابت کا کام بڑی تیزی سے ہُوا پھر طباعت بھی معیاری ہونا تھی، وہ ہوئی اور اب الحمدللہ یہ گلدستۂ درود و سلام اور گلدستۂ نعت و سلام "صلِّ علیٰ محمّد" (صلی اللہ علیہ وسلّم) روضۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم میں اور بارگاہِ خداوند تعالیٰ میں شرفِ قبولیت کے بعد

مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش ہے۔ الحمدللہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

میں "صلِّ علیٰ محمّد" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہر پڑھنے والے سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ دُرود و سلام کو ہمیشہ کے لیے اپنا وِرد بنالیں اور اپنی دُعاؤں میں مجھے اور اِس خدمت کے سلسلے میں میرے تمام مُعاونین کو اپنی نیک دُعاؤں میں یاد فرمالیا کریں۔ جزاھُمُ اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے طُفیل فرداً فرداً ہماری اِس اَدنیٰ خدمت کے صِلے میں اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازیں، مجھے اور خاندان کے جُملہ افراد، مُتعلقین اور مُسلمانانِ عالم کو نماز کے ساتھ دُرود شریف کا پابندی کے ساتھ وِرد کرنے والا بنادے، اور اپنے فضل وکرم سے ہم سب کے دین و دُنیا کے تمام کام بہتر سے بہتر طریقے پر سرانجام دلائیں آمین

ایں دُعا از من و از جُملہ جہاں آمین باد

طالبِ خیر

کیپٹن عبدالستار احمد باکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# صلوٰۃ علی النبی ﷺ کیلئے حکمِ ربانی

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

## اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (سورہ احزاب)

★ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ کریمہ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" الآیۃ نازل ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم مارے خوشی کے حُجرہ مُبارک سے باہر تشریف لائے، اور فرمانے لگے کہ "ھَنِّئُوْنِیْ" یعنی میرے صحابیو! مجھے مُبارکباد دو، مجھے مبارکباد دو کیونکہ میرے بارے میں اِس وقت ایک ایسی آیتِ شریفہ اُتری ہے جو میرے نزدیک دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیتِ شریفہ تلاوت فرمائی۔ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ الآیۃ" میں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چہرۂ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش و بشاش دیکھا۔

پھر میں نے کہا ھَنِیْاً لَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" یعنی یارسول اللہ ﷺ آپ کو مُبارک ہو! اُس کے بعد صحابیوں نے دریافت کیا کہ یارسولُ اللہ ہم چاہتے ہیں کہ براہِ کرم آپ

ہمیں اس آیتِ شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علمِ مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو ہم تا زندگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سُن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لیے دو دو فرشتے مقرّر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مؤمن بندہ میرا نام سُنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں۔ "غفر اللہ لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت فرمائے" اِن فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارکؐ وتعالیٰ بذاتِ خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتے ہیں "آمین" اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر دُرود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اُٹھتے ہیں "لا غفر اللہ لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے" اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں۔ "آمین" نزہۃ المجالس ص۱۱۹/۲ (جگہ دوم) معارج النبوۃ مقدمہ ص۱۵۷

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا دُرود شریف پڑھنا، اپنی مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود خُدا تعالیٰ کی طرف سے مُہر کا لگ جانا ہے اور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام مُبارک سُن کر دُرود شریف نہ پڑھنا، زبان کو دُرود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی نا قبولیت پر خود خُدا کی طرف سے مُہر لگ جانے کے مترادف ہے۔

دُرود شریف کو مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا بہت معمولی، آسان اور سہل کام ہے مگر اِس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجہی و بے پرواہی سے اِس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مُقدّر کو تباہ کرنا اور محرومیّت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔

تیرا ذکر لب پر، خُدا دِل کے اندر یُوں ہی زندگانی گزارا کرُوں میں

جو ہے قلب سونا، تو یہ ہے سُہاگہ — تیری یاد سے دِل نکھارا کروں میں
تیرا کفشِ پا یُوں سنوارا کروں میں — کہ پلکوں سے اس کو بُہارا کروں میں
میرا دین و ایماں، فرشتے جو پُوچھیں — تمہاری ہی جانب اِشارا کروں میں

# دُرُود و سَلام کی فضیلت

★ نقل ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سخت بدکار، ظالم، فاسق و فاجر شخص تھا، جب اُس کی موت آئی تو لوگوں نے بڑی مسرّت کا اظہار کیا کہ آج ایک ظالم اور نالائق فرد ہماری جماعت سے دُور ہو گیا ہے' تو لوگ اِنتقاماً اس بدکار کے پاؤں میں رسّی ڈال کر کھینچتے ہوئے اُسے غلاظت اور ناپاکی کے ڈھیر پر ڈال آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل امین ؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس یہ پیغام پہنچایا' کہ اے موسیٰ ؑ! اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اُن کے دوستوں میں سے ایک خاص دوست کا انتقال ہوا ہے، لوگوں نے ازراہِ دُشمنی اس کی لاش کو غلاظت کی جگہ پھینک دیا ہے' تم جاؤ اُس کو وہاں سے نِکال کر بخوبی تجہیز و تکفین کر کے بنی اسرائیل کو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی دعوت دو' اور اِعلان کر دو کہ جو جو اِس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام فی الفور وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لاش اس فاسق و فاجر کی ہے جس نے زندگی بھر خُدا کی نافرمانی اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے میں عُمر گزار دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مُتحیّر ہُوئے' چُونکہ مامُور تھے حُکمِ اِلٰہی بجا لائے۔ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر جنابِ اِلٰہی میں عرضی پیش کی، کہ بارِ اِلٰہی یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے مُوسیٰ ؑ! میرے بندوں نے جو کچھ اُس کی بیجا حرکتیں اور خطائیں

دیکھیں، وہ اُس سے سَو گُنا زیادہ خطا کار ہے۔ لیکن ایک دن اُس نے توریت کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت، جب اُس کی نظر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ اقدس پر پڑی اور صفتِ رسُولؐ کو دیکھا، مُحبّتِ محمدیؐ اُس کے دل میں جاگ اُٹھی۔ اُس نے اُس وَرَق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیاءؐ کا نام لکھا تھا، خوب چُوما اور پیار کیا اور اپنے چہرے سے بار بار لگایا، لہٰذا میں نے اُس کو میرے محبُوبؐ کے نام کا اِحترام کرنے پر بخش دیا، اور اپنے دوستوں کی فہرست میں اس کا نام درج کروا دیا۔

اے گدائے محمدیؐ! اپنے آقا کی صفت سُن لی؟ اگر ایک یہودی احترامِ نامِ نبیؐ کے وسیلہ سے مقامِ عزت اور راہِ نجات حاصل کرنے اور ہم اُمتیانِ محمدیؐ اور جاں نثارانِ احمدیؐ ہو کر وِردِ درُود سے محروم رہ جائیں، اور بروزِ محشر، ساقیِ کوثرؐ کے دستِ مبارک سے آبِ کوثر بطور انعام پانے کی نوبت نہ آئے تو اِس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

★ آقائے نامدار، دوعالم کے تاجدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کہ جس نے مجھ پر ایک بار درُود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درُود شریف بھیجتا ہے، اُس پر حق تعالیٰ سَو بار بارانِ رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سَو بار صلوات بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ، اس کو ہزار بار نگاہِ محبت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلمِ قدرت سے تحریر فرما دیتا ہے کہ دو سخت بُری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہو گئی، ایک تو نفاق سے تم مخلصی پا گئے، دوسری آتشِ جہنم سے تمہاری نجات ہو گئی اور بروزِ قیامت جنت میں تمہاری سکونت شہداء کے ساتھ ہو گی۔

اِس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے؟

ے میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ حضرت ابُوسلیمان الدارانی رحمۃُ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے، تو پہلے سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود شریف سے آغازِ التجا کرے، اُس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے، پھر آخر میں دُرود شریف پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ اوّل و آخر کی دُرودوں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہٗ اوّل و آخر کی دُرود کو قبول کرتا ہے، تو وہ درمیان کی دُعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

باعثِ موجودات سرورِ کائنات صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ پاک ہے کہ جب تم خالقِ دوجہاں سے مانگو، تو مانگنے سے پہلے مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ اللہ عزّوجلّ کی یہ عادت نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رد کرے۔

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا
ے دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ شہنشاہِ عرب وعجم محمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیثِ پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے، اس کے حق میں ملائکۂ سَبعَ سماوات دُعائے مغفرت کرتے ہیں، اور جس شخص کے لیے جنود اللہ، ملائکہ خدا درخواست مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ بذاتِ خود اس کے لیے خزانہ رحمت کھول دیتے ہیں اور جس پر خود خدا بارانِ رحمت برساتے ہیں، اُس ہستی پر سات آسمانوں، سات زمینوں اور سات سمندروں کے

طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و جمادات، پرندے، چرندے اور درندے سب کے سب اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دستِ دُعا پھیلاتے ہیں۔ حضرت سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے دُرود پڑھا، بروزِ قیامت اُس کے دُرود کی شہادت ہر چیز دے گی۔ حتیٰ کہ حجر، شجر، کنکریاں اور ہر خُشک و تر شئے شہادتِ دُرود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا میں خود نعتِ شہِ والا
قلم اے کاش مِل جاتا مجھے جبریلؑ کے پر کا

★ ارشادِ رسولِ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر دُرود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت اُن کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے، اُن کے ہاتھوں میں سونے کا قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور دُرود شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں۔ اور فرشتے میانِ تحریر بولتے جاتے ہیں "زیدوا زادکم اللہ" یعنی اور زیادہ پڑھو، اللہ تعالیٰ تمہاری اُجرت کو اور زیادہ فرمائے۔

★ حضرت سرورِ موجودات ﷺ کا فرمان پاک ہے، کہ مجھ پر دُرود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اُس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور مجھ سے محبّت کرنا راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جو مجھ پر از رُوئے محبّت و شوق ایک بار دُرود بھیجے، اللہ جلّ شانہ کراماً کاتبین (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامۂ اعمال میں گناہ نہ

لکھے جائیں۔

★ حضرت ابی ذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسولِ معظّم و محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا ہم تم لوگوں کو نہ بتادوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اُٹھے یارسول اللہ! ضرور ضرور بتادیجئے۔ مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ وہ دُنیا میں سب سے بخیل ترین شخص ہے جو میرے نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریّتِ دُنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنّا کن (ملّا رومیؒ)

اگر دُنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش رکھتے ہو تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں، خواہ جسمانی حیثیت سے ہو یا رُوحانی طریقہ پر، حاضرِ خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو تمنّا ظاہر کرو۔

★ جنابِ شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پُل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے کبھی لڑکھڑاتا ہے، پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے، پھر اپنی سُرین پر گھسٹ گھسٹ کر راستہ طے کرتا ہے، پھر گر پڑتا ہے، پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اتنے میں وہ درود شریف جو اُس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے آتے ہیں اور اُسکے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے وہ کٹھن مرحلہ طے ہو جاتا ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مُشکل تمہیں پیش آئے، یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کردو۔ کیونکہ صلوٰت مشکلات

تفکّرات اور پریشانیوں کی مُدافعات ہیں۔ حاجتیں پوری ہونے کی کُنجی اور رزق کی کثرت کا وسیلہ ہے۔ ؎

عاصیو! تھام لو دامن، اُن کا
وُہ نہیں، ہاتھ جھٹکنے والے

★ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السّلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں، جتنی تیری باتیں تیری زبان سے قریب ہیں؟ اور جتنی تمہاری رُوح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے؟ اور کیا تمہاری تمنّا ہے کہ بروزِ محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام مارے خُوشی کے اُچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بیحد خواہش ہے۔ حضرت باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیبؐ، رسول آخر الزّمان مُحمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر دُرود کی کثرت ورد کی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ ؎

حافظ از دستِ مدہ، صُحبتِ آں کشتئ نوحؑ
ورنہ طوفانِ حوادث، بہ بُرد بُنیادت

اُے حافظ! دُرود کے ساتھ اُس رسُولؐ کی صُحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے، ورنہ طوفانِ حوادث تیری بُنیادوں کو اُکھاڑ دے گا۔"

★ سیدِ مختار صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنی اُمّت کو انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمّتیو! مجھ پر دُرود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروزِ محشر تمہارے اعمال کے حبط ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا مدار نیات پر ہے،

اور نیتوں میں نقص کا اِحتمال ہے مگر مجھ پر بھیجی ہوئی دُرود کی حفاظت کا میں بذاتِ خود ضامن ہوں۔

اے میرے اُمتیو! قیامت کے دن، خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں، اگر اُن اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے دُرود موجود و شامل نہ ہوں، تو گویا اللہ پاک تمہیں جنت جانے کی اجازت بھی دے دیگا، مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے، کیونکہ مجھ پر دُرود راہِ جنت کی راہ نُما ہیں۔

تفسیر قرطبی میں سورۂ رعد کی تفسیر کے ماتحت یہ حدیث شریف نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے، اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دُوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو جلّ شانہٗ تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اُتر آتے ہو تو وُہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے، مزید برآں، ۲ دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر مُتعیّن ہیں، جو صِرف مجھ پر تمہارے دُرودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمہارے مُنہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بیخبری میں کوئی مُضر شئے داخل نہ ہونے پائے، اور ۲ دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے، جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالقِ اکبر کا فقط "صلواتُ النّبی ﷺ" کی حفاظت و شمار کے لیے ۲ دو ۲ دو فرشتے ہر ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا "حُبّ و صفِ نبیؐ و عظمتِ صلوٰۃِ مصطفویؐ کی روشن

دلیل ہے۔

★ شیخ علامہ ابن المبارکؒ کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد سیّدنا عبدالعزیز الدبّاغؒ سے سُنا ہے کہ ہر مؤمن کی درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرّہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود بھیجنا افضل الاعمال ہے کیونکہ صلوٰۃ یعنی دُرود شریف اُن فرشتوں کا خاص ذکر ہے، جو اللہ پاک نے جنّت کے چاروں طرف مُقرّر فرما رکھے ہیں، اور دُرودوں کی برکت ہی سے، جنّت کی وُسعت و کشادگی ہوتی رہتی ہے، کیونکہ جب جب کہ وہ فرشتے اطرافِ جنّت میں، وردِ درُود کرتے ہیں، جنّت اپنی وُسعت میں بڑھتی رہتی ہے، یعنی فرشتے جس قدر دُرود پڑھتے جاتے ہیں، اُسی قدر جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکرِ دُرود سے رُکتے نہیں، اور جنّت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رُکتی نہیں، فرشتوں کا دُرود جاری رہتا ہے اور جنّت کی وُسعت ذکرِ صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنّت کا وُسعت اختیار کرنا اُس وقت بند ہوجاتا ہے جب فرشتے وردِ دُرود سے ذکرِ تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں، مگر فرشتے اُس وقت تک ذکر صلوٰۃ و درُود میں مشغول رہتے ہیں، جب تک اللہ جلّ شانہٗ، جنّت میں اہلِ جنّت پر جلوہ گری نہیں فرماتا، جب اللہ پاک جنّتیوں پر جلوہ افگنی فرماتا ہے اور اس جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں، تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہوجاتے ہیں اور جب ملائکہ تسبیح شروع کردیتے ہیں، جنّت کی توسیع رُک جاتی ہے اور جنّت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکُون اختیار کرلیتی ہے۔

اگر جنّت کے اطراف کے فرشتے اُن کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہوجاتے، تو جنّت اپنی حد سے ذرّہ بھر نہیں بڑھتی اور وُسعت نصیب نہ ہوتی تو یہ جنّت کا وُسعت

پانا بھی حضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درودوں کی برکت سے ہے۔

★ شیخ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد حضرت عبد العزیز الدباغؒ سے دریافت کیا کہ جنّت صرف رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائے درود سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی اذکار اور تسبیحوں سے کیوں نہیں بڑھتی؟ تو حضرتؒ نے فرمایا کہ جنّت کی اصل رسول اللہ ﷺ کا نورِ پاک ہے تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لیے تڑپتا اور مچلتا ہے، اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سن لیتا ہے، تو بچہ اشتیاق و محبّت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے، تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطرافِ جنّت کے فرشتے ذکرِ نبی ﷺ اور درودِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مصروف ہوجاتے ہیں اور جنّت اپنی اصل کے اشتیاق کی بنا پر صلوٰۃِ رسول ﷺ کی پکار کی طرف ہر ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے، فرشتے جنّت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں، پھر نتیجۃً جنّت اپنی تمام جہتوں میں وسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

★ حضرت شیخ عبد العزیز الدباغؒ فرماتے ہیں کہ اگر ارادۂ الٰہی نہ ہوتا اور اللہ عزّوجلّ جنّت کو روک نہ رکھتا تو ضرور جنّت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دُنیا کی طرف نکل پڑتی، اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنّت بھی وہیں ساتھ ہوتی، جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنّت بھی ساتھ ساتھ چلتی، جہاں رسول ﷺ رات بسر فرماتے جنّت بھی وہیں رات گزارتی، تو نتیجۃً یہ حاصل ہُوا کہ اگر اللہ جلّ شانہٗ جنّت کو اپنی مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنّت اپنی مُقررہ جگہ سے نکل کر مکۃ المکرّمہ پھر مدینۃ المنوّرہ پہنچ جاتی، کبھی میدانِ بدر، کبھی خیبر، کبھی حُدیبیہ کا سفر کرتی، اور قدمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنالیتی۔

لیکن اللہ جلّ شانہٗ نے جنّت کو حضرت سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

نکل جانے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنّت دیکھے بغیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر جنّت بذاتِ خود قدمِ رسولؐ پر لوٹتی جاتی تو دُنیا میں ہر فردِ بشر ذاتِ خیرالبشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مفتون و قربان ہو جاتا اور مطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہٰذا اللہ پاک نے رسولؐ کی دُنیوی زندگی سے جنّت کو دُور رکھ کر اطاعتِ رسولؐ کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جبھی تو اللہ پاک نے اپنے کلامِ پاک میں بندہ کو تنبیہاً اور اشارۃً فرمایا ہے ”وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ“ یعنی جس نے میرے رسولؐ کی مان لی تو ضرور اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفانِ رسولؐ پہچانِ الٰہی ہے، ذکرِ رسولؐ ذکرِ الٰہی ہے۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حمدِ الٰہی ہے۔

★ —— ایک مردِ خدا، بجز خدا، ہر شئے سے جدا رحمۃ اللہ علیہ طلبِ رضائے جلّ و علاؐ و خوشنودیٔ احمدِ مجتبیٰؐ کی خاطر ایک مریض کی عیادت کو گئے، جن پر جان کنی کی حالت مسلّط تھی، مہمان بزرگ نے بیمار سے پوچھا ”كَيْفَ وَجَدْتَ مَرَارَةَ الْمَوْتِ“ موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے بولا کہ کچھ تکلیف محسوس نہیں ہو رہی ہے کیونکہ مَیں نے ایک عالمِ ربّانی سے سُن رکھا ہے کہ جو محمد رحمت لقب، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود کی کثرت کرتا ہے، موت کی تلخی سے امن پا لیتا ہے۔

★ —— حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر ” لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ “ مرقوم ہے۔ جب دُنیا

میں کوئی بندۂ خدا، محمدِ عربی، نبیٔ اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اُس فرشتہ کے ہر ہر بال، ہر ہر رُواں، اُس قاریٔ صلوٰۃ الرسول ﷺ کے لیے درخواستِ مغفرت کرتا ہے؛

★ —— امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ خالق دوجہاں کا باعثِ کون ومکاں پر صلوٰۃ بھیجنا یہ ایک ایسی واحد خصوصیتِ محمد رسول اللہ ﷺ ہے جس میں صرف ذاتِ محمدی ہی تنِ تنہا شریک ہے کیونکہ اللہ جلِّ شانہٗ کی صلوٰۃ کسی نبی یا رسول ؑ پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب وصحیفہ میں ثابت نہیں ہے لہٰذا ہمارا بے نظیر نبیٔ وحدہٗ لاشریک کی صلوٰۃ میں شریک ہوکر تمام انبیاء و مُرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہے۔ ؎

جو ہو محبوب اُس در کا، وہ محبوبِ الٰہی ہے

جو ہو مردود اُس در کا، وہ مردودِ خدا ٹھہرے

★ —— شیخ عبدالرحمٰن الصفوریؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایام ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے، اثنائے سفر انکی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا، کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَزْهَارِ وَالثِّمَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِى الْبَرَارِىْ وَالْبِحَارِ

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے شخص تم نے ملائکہ حفظہ کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے، دُنیا کی آخری گھڑی تک کے لیے عاجز ولاچار کر دیا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ نے تمہارے لئے جنّاتِ عدن اور نعمتہائے جنّت عطا کرنیکی ذمہ داری بخوشی قبول فرمالی ہے۔ رنگ برنگ کی مدح نبی قرشی ﷺ، انوکھے طرز کی صلوٰۃ الرسول ﷺ، اللہ جلّ شانہٗ کو کسقدر پسند ومرغوب ہے، احاطۂ عقل وفراست سے بعید ہے کیونکہ طاقتِ ملکوتی جب انکے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں، زمانہ دراز کی فرصت ومہلت میں، لانے سے عجز کا اعتراف کررہی ہے تو اندازہ بشری وقوتِ ذہنِ انسانی، رسول ﷺ کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کماحقہٗ اظہار وبیان کس طرح کرسکے۔

لہٰذا مُلّا سعدیؒ کا قول ہے ؎

نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مُستسقی و دریا ہمچناں باقی

★ ——— حضرت امام مالکؒ مسجدِ نبوی ﷺ میں معتکف تھے اچانک امیر المؤمنین امام جعفر المنصور پانچسو لشکر کے ہمراہ اِمام مالکؒ کے سامنے حاضر ہوکر بلند آواز میں کچھ پُوچھنے لگے، تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز کو بلند ہونے نہ دیجئے کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے قومِ مُسلم کو قرآن مجید میں ادب کا طریقہ بتایا ہے اور ربّ دوجہاں نے فرمایا ہے "لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ الآیۃ" یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسول ﷺ کی آواز سے بلند مت کرو اور رسولِ پاک ﷺ سے بوقت گفت گو آہستگی اور نرمی، اِختیار کرو، یہ سن کر امیر المؤمنین نادم وخاموش ہوگئے۔ بعدہٗ آہستہ وسرگوشی کے لہجہ میں حضرت

امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارتِ رسول ﷺ کر لی ہے اب دُعا کرنا باقی رہ گیا ہے، لہٰذا آپ ایک اِمام ہیں، پُوچھتا ہُوں کہ وقتِ دُعا کیا قبلہ کی طرف مُنہ کروں، یا رسول ﷺ کی طرف رُخ کروں؟ امام مالکؒ نے فرمایا کہ "خبردار! اپنے چہرے کو رسولِ اکرم ﷺ کی طرف سے ہرگز نہ پھیرئیے تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السّلام کے وجود کا وسیلہ ذاتِ محمدی ﷺ ہے، رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف مُنہ کر کے اپنی تمنّائیں طلب کیجئے اور اُن کی سفارش کا وسیلہ پکڑیئے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے کلام پاک میں فرمایا ہے:

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" (سورۂ نساء آیت ۶۴)

آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے "اگر میرے بندے اپنی جانوں پر خطا و عصیان سے ظلم کریں، اور اے محبوب ﷺ تیرے حُضور حاضر ہوں، اور اللہ پاک سے معافی کے طالب بنیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم انکی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔

صد کتاب و صد ورق در نار کُن ‏ ‏ ‏ رُوئے دِل را جانب دلدار کُن

حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ سَو کتابوں اور بے شمار ورقوں کو آگ میں جلا ڈال، اور اپنے دل کے چہرہ کو محبوب ﷺ کی طرف کر لے۔

## دُرود شریف کی برکتیں

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو! ❖ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو!

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا ❖ یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو!

غور سے سُن تو رضاؔ کعبے سے آتی ہے صدا ❖ میری آنکھوں سے مِرے پیارے کا روضہ دیکھو!

کعبہ میں تین سو ساٹھ بت کی غلط خدائی تھی اس کعبے کو بتوں کی نجاست سے پاک فرما کر قبلۂ نماز بنانے والے محمد رسول اللہ ﷺ تھے کعبہ کی بزرگی بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم سے تھی، تو اے نماز زیادہ ادا کرنے والو! نماز کو افضل العبادات یقین کرنے والو! نماز سکھانے والو، نماز کی جگہ پیدا کرنے والو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰت بھیجو۔ تمہیں جس کے وسیلے سے صلوٰۃ ملی ہے اُن پر صلوات بھیجکر، حکمِ خداوندی "هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" بجالاؤ۔

اے مسجد سے تعلق رکھنے والو، مینارِ مسجد کی خوبصورتی اور بلندی پر فخر کرنے والو، محراب و منبر کو عزت کی نظر سے دیکھنے والو، سجدے کو افضل الاعمال و قربِ خداوندی کا اعلیٰ زینہ تصور کرنے والو، یہ تمام کے تمام میراثِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہی تو ہے۔

تمہیں خدا ملا تو محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے، مسجد ملی، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے، صلوٰۃ و صوم، صدقہ و زکوٰۃ حج و طواف، زمزم و قربانی، عید و جمعہ، لیلۃ البراۃ و لیلۃ القدر، اذان و عقیقہ، کفن دفن اور صلوٰۃِ جنازہ، کعبہ، مدینہ اور بیت المقدس نصیب ہوا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں، جنت کی خوشخبری، جہنم کے عذاب، حوروں کا مژدہ، غلمانوں کی خدمت، پل صراط و میزان، مالکِ جہنم اور رضوانِ جنت و تسنیم و کوثر سے باخبر کرنیوالا ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کون تھا؟

تمہیں ایمان بخشنے والا، زہد و عبادت کی چاشنی چکھانے والا، تمہیں غازی اور شہید کا لقب عطا کرنے والا، معراج کی رات تمہاری نجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑانے والا، حیات و زندگی میں قدم رکھتے ہی "اُمتی اُمتی" کی صدا بلند کرنے والا، پھر دنیا سے سفرِ آخرت

کرتے وقت اُمّت کو نہ بھولنے والا، باعثِ موجودات و فخرِ کائنات محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی تو ہیں۔

اے مسلمانو! تمہیں کھانے کا پینے کا، اُٹھنے کا بیٹھنے کا، سونے کا جاگنے کا، چلنے کا پھرنے کا، ہنسنے کا رونے کا، سُننے کا بولنے کا، دوستوں سے ملنے کا، غموں میں صبر کا اور مسرّتوں میں ضبط و شُکر کا، یگانہ و بیگانہ سے برتاؤ کا، اہل و عیال سے بہتر سلوک کا، غلاموں اور ماتحتوں سے ہمدردی و محبت کا، ماں باپ اور بزرگوں کی عزت و فرمانبرداری کا، پڑوسیوں سے مِلنساری کا، ایثار و قربانی کا، بیوی سے ہمبستر ہونے کا، نجاست و حدث سے پاکی حاصل کرنے کا، حتیٰ کہ خدا کی خدائی تم پر فِدا ہونے کا طریقہ اور سلیقہ بتانے اور سکھانے والے رسولِ اعظم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی تمہارے معلّمِ اوّل و مُربّیِ معظّم ہیں۔

اتنے سارے احسان کرنے والے پر احسان شناسی کے طور پر صرف ذرا سی ہونٹوں کی جُنبش سے صلوات ادا کرنے میں اگر تمہیں بار گزرے تو کس بوتے پر اُمّتانِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فہرست میں اپنا نام آنے کی اُمّید کرتے ہو؟

★ ——— حضرت علامہ ابنِ حجرؒ نے اپنی تصنیف "کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا شمار ساٹھ ہے اور اُن تمام کبائر کے درمیان سب سے اَشَدّ ترین کبیرہ، باعثِ کائنات حضرت محمد النبیّ الاُمّی صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام سُنکر دُرود شریف نہ پڑھنا ہے۔ کیونکہ اِس ناشائستگی پر حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ پاک سے وعیدِ شدید کی مختلف ڈراونی خبریں حدیثوں میں بھری پڑی ہیں۔ ؎

سائلو! دامن سخی کا تھام لو ❊ کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مُفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو ❊ باغِ خلد، اِکرام ہو ہی جائے گا

★ ——— امام سہل بن محمد بن سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ یہ شرف جو ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے قول "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ الآیۃ" کی بدولت حضرت محمدؐ، یتیم عبد المطلب، نبی اُمیؐ کو عطا فرمایا، یہ اس بزرگی سے بیشمار درجہ کامل و مکمل شرف ہے جو ربُّ العزت نے فرشتوں کے سجدے سے آدم علیہ السلام کو بخشا تھا کیونکہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سجدے سے مُشرّف کرنے میں ذاتِ الٰہی شریک نہ تھی لیکن اپنے محبوب سرورِ دو جہانؐ کو شرف عطا کرتے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ مالکِ یوم الدّین بذاتِ خود شریک رہا۔ تو جس عطائے شرف میں، خود خدا مع ملائکہ شریک ہوں، وہ اُس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شرکت کریں اور ذاتِ الٰہی شریک نہ ہو، بدرجہا افضل و اشرف ہوگا۔ مسلمان ذہن نشین کرلیں کہ انعامی بزرگی، آدم کو عطا کرنے کی مجلس میں، ربُّ العزت شریک نہ تھا مگر رحمۃ اللعالمین کو تمغۂ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں، خالق دو جہان نے بذاتِ خود شرکت فرمائی۔ ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

★ ——— "منازل الانوار" میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت سیّد الابرار صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ خبر دی کہ اللہ جلّ شانہٗ نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قُبّہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مُدّتِ سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو مُشرّف و کرامت کی ہواؤوں سے معمُور کر رکھا ہے اُس قُبّہ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا، ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنہوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی۔

★ ——— حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ درود شریف گُناہوں کو اس طرح ملیامیٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو فنا کر دیتا ہے اور رسولِ خُدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

# صلوٰۃ وسلام کی اہمیت

بیٹھتے اُٹھتے، بحقِ مصطفیٰ ﷺ ؎ التجا و استعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے ؎ مفلسو! سامانِ دولت کیجئے

★ ——— احیاء علوم الدین میں حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالیؒ فرماتے ہیں کہ فرمان محبوبِ رحمٰن ﷺ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خدا کا ذکر اور محبوبِ خدا ﷺ پر درود صلوات نہ ہوں۔ بروزِ قیامت، وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک، ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

★ ——— محبوبِ معبودِ ودود حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجاکر رُک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رُک جاتا ہے؟ تو جبرئیل نے بصد آہ و زاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرورِ دو عالم ﷺ میں اور آگے بڑھنے سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلیاتِ جل جلالہٗ کے انوار مجھے جلاکر راکھ بنا دیں گے۔ حضرت سعدیؒ اس قولِ رسولِ پاک ﷺ کو یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

بگفتا فراتر مجالم نماند ؎ بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سرِ موئے برتر برم ؎ فروغ تجلّی بسوزد پرم

ترجمہ یہ ہے کہ۔ سوالِ رسولِ امین و صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرئیلؑ نے فرمایا کہ حضرت یہ میری رُک جانے کی جگہ ہے، اِس مقام سے آگے پرواز کی طاقت میرے پر و بال میں نہیں ہے اگر بفرضِ محال ایک بال برابر اوپر کی طرف اڑوں تو تجلیاتِ الٰہی سے میرے بال و پر جل جائیں گے آپ آگے بڑھیے آپ کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔

آپ بلا خوف و خطر بڑھتے جائیے۔

اے اہلِ ایمان و ایقان! غور کا مقام ہے، جہاں وجس جگہ، پر و بالِ جبرئیل کی طاقتِ پرواز جواب دے جاتی ہے، وہاں اور اس جگہ ہمارے شافعِ محشر کی طاقتِ پرواز شباب پر ہوتی ہے، یا یُوں سمجھو کہ جہاں پر و بالِ جبرئیلؑ قوّتِ پرواز سے، عاجز و عاری ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر کامیابی ہمارے نبی آخر الزماں کی رفعت اُولوالعزمی اور تیز گامی کے جلوے دکھاتی ہے۔ بعدہٗ حبیب ربّ العالمین محمّد امین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب جبرئیلؑ کو مَیں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو اُن سے دریافت کیا کہ "اے جبرئیل تمہاری کوئی حاجت بارگاہِ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟" جبرئیل علیہ السلام بولے کہ "ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروزِ حشر، پُل صراط پر آپ کی اُمّتیوں کا گزر باسانی ہو سکنے کے لیے، اپنے پروں کو بچھا دینے کی اجازت دیں، تاکہ مَیں آپ کے دل کو خُوش کرنیکی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں"۔ حضرت شافعِ جن و بشر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "اللہ پاک تُمہارے اِس خیر خواہی کے خیال و مقصد میں برکت عطا فرمائے"۔

"اے صاحبِ نظر مومنو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صِرف اُمّتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکارِ کون و مکان، نبی آخر الزّماں ﷺ کی وکالت، عدالتِ الٰہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبرئیلؑ کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے"۔

اس کے بعد مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلّیاتِ الٰہی کے اعلیٰ پردوں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر سترّ ہزار حجابات طے کرائے گئے آخری حجاب

اقدس سے ایک آواز آئی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سے ہو بہو ملتی جلتی تھی" قِف یَا مُحَمَّد اِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّی" اے سرورِ پیغمبراںﷺ! ذرا ٹھہر جائیے آپ کا ربِّ اکبر صلاۃ میں مصروف ہے۔ میرے دل میں ایک قسم کی وحشت و گھبراہٹ کے ساتھ بڑی حیرت جاگزیں ہوگئی، پہلے اس بات پر متعجب ہوا تھا کہ یہ ابو بکرؓ کی آواز یہاں کیسی ہے؟ کیا وہ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ دوسری بات سے اس لیے حیرت زدگی کا شکار ہو گیا ہوں کہ میرے رب کو صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ میں نے لفظ "صلاۃ" کو صرف نماز سے تعبیر کیا تھا۔

بعدہٗ اللہ پاک کی ندا آئی کہ" اے میرے محبوب محمد بن عبداللہ میری نزدیکی میں آجا" پس مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا رب مجھے پکار رہا ہے۔ پھر مجھ کو اس قدر قریب کر لیا کہ اقربیّت کا درجۂ اعلیٰ ہاتھ آگیا۔ جس کی طرف اللہ جل شانہٗ نے اپنے کلام بے مثال میں" ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی" سے اشارہ فرمایا ہے۔

اقربیّت کی لامکانی میں راز و نیاز کی باتیں ہو چکنے کے بعد مجھے اس مقامِ مبارک سے واپس لوٹ آنا ناگوار گزرا۔ عَالِمُ الغَیبِ وَالشَّھَادَۃِ کو میرے دل کی صدا معلوم تھی، فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے واپس ہونا مرغوب نہیں ہے، مگر اے محبوب، اے میرے نور! میں نے تم کو اپنی رضا و خوشی سے اپنے بندوں کیطرف خاتِمُ النَّبِیّین و رحمۃ اللعالمین بنا کر ہدایت کا کام انجام دینے کے لیے بھیجا ہے اگر اس مقام پر ٹھہرے رہ جاؤ گے تو تبلیغِ رسالت میں فتور آئے گا لہٰذا زمین کی طرف لوٹ جاؤ اور رسالت کی ذمہ داریوں کو پورا کرو، میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم جب بھی صلاۃ کے لیے

کھڑے ہو جاؤ گے مجھے اپنے رُوبرو پاؤ گے" اور یہ نظارۂ معراج تمہارے سامنے ہوگا، یہ رہا میرا وعدہ اب تم خوشی خوشی اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے لوٹ جاؤ۔ اسی لیے رسُولِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے" قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃ" کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلاۃ میں ہے۔

علّامہ اقبال رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی ۞ نماز اس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری ۞ کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے اِلہام فرمایا کہ جو کچھ گزارش کرنی ہے کرو۔ میری طرف سے اجازتِ کاملہ ہے، تو مَیں نے عرض کیا" اے پروردگارِ عالم! آپ تک پہنچنے سے پہلے مجھے ایک طرح کی وحشت و گھبراہٹ محسوس ہوئی تو مَیں نے ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کی آواز میں ایک اعلانی جملہ سُنا، مجھے تعجب ہُوا کہ کیا ابوبکرؓ بارگاہِ بے مثالی میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی" کہ تیرا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا" تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلاۃ سے بے نیاز ہے پھر صلوٰۃ میں مصروف ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے"؟

اللہ جلّ شانہٗ وعَمّ نوالہٗ نے مجھے بتایا کہ میری صلوٰۃ تمہاری سمجھ کی نماز نہیں ہے۔ میں اللہ ہوں اور ہر شئے سے بے نیاز ہوں، مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ مَیں تم پر اور تمہاری اُمتیوں پر اس لِقاءِ مبارک کے موقع پر رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور تیرے دوست ابوبکرؓ کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے موسیٰؑ کو بطور معجزہ عصا عطا فرمایا، مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے، اُن کو فرعون کے پاس ہدایت کرنے

بھیجنے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہہ و بالا کرنے لگے تو موسیٰؑ ناتجربہ کاری کی بنا پر گھبرا نہ جائیں۔ لہٰذا اس عصا کی تبدیلیٔ حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحاناً مَیں نے موسیٰ سے کہا "وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ" اے موسیٰؑ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ تو موسیٰؑ نے جواب دیا "قَالَ هِيَ عَصَايَ" کہ یہ میرا عصا ہے! میں نے کہا "قَالَ أَلْقِهَا" اے موسیٰؑ عصا کو زمین پر پھینک دے موسیٰؑ نے میرے حکم کو بجا لاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ عصا زمین پر پھینکتے ہی اُس نے ایک عظیم خطرناک سانپ کی صورت اختیار کر لی "فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ" اور موسیٰ مارے خوف کے گھبرا گئے تو مَیں نے پھر حکم دیا "قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ" ڈرو مت، اِس کو پکڑ لو، وُہ پہلی صورت میں آ جائیگا۔ جب موسیٰ کی تعلیم پوری ہو گئی اور عصا کی تبدیلیٔ حالت سے گھبرا جانا موقوف ہو گیا۔

اسی طرح اے محبوبؐ! تم بھی جب ملاءِ اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے آخری حجاب پر پہنچے، مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ طاری ہو گی چونکہ وحشت و خوف کی حالت میں، ملاقات سے، وصل اور مِلن کی لذّت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال پہلے سے مَیں نے ابوبکرؓ کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے، صدائے دوست سُنانے کیلئے اس کو اُس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو وحشت آنی تھی، جب اُس فرشتہ نے ابوبکرؓ کے لہجہ میں صدا دی، تو اپنے دوست کی آواز سن کر تمہاری وحشت کافور ہو گئی۔ وُہ ابوبکرؓ نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابوبکرؓ کی آواز بخشی گئی تاکہ تمہاری اور ہماری ملاقات وحشت میں نہ ہو، پیار و محبّت اور یگانگی و اشتیاق میں ہو۔

ب اے محبوب ﷺ! تم تو جانتے لگے جبرئیل نے آتے وقت جو درخواست کی تھی، وہ کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا کہ "الٰہی تو عالِمُ الغیب والشہادہ ہے، تو سب جانتا ہے میرے بیان کی کیا ضرورت؟ تو جلّ جلالہٗ، عمّ نوالہٗ، نے فرمایا کہ "نہیں، نہیں تمہارے بیان کی از حد ضرورت ہے، درخواستِ جبرئیل کی قبولیت، تمہارے سوال و سفارش پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ "اِس کی بڑی خواہش ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میری گنہگار اُمت کو صراطِ یوم القیامۃ کے عبور کرنے میں سہولت و آسانی کے لیے اپنے پروں کو پُل صراط پر بچھا دے۔" تو مالکِ ارض و سماء نے فرمایا کہ "تمہاری عرضی نے جبرئیلؑ کے حق میں تو قبولیت حاصل کرلی لیکن تمہاری اُمت کی صِرف ایک جماعت کو جبرئیلؑ کے پروں پر سوار ہو کر صراطِ یوم القیامۃ عبور کرنے کی اجازت ملے گی" تو حیرت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! وہ اجازت کونسی جماعت کے لیے ہوگی؟ خدائے لم یزل نے فرمایا کہ صرف اِس جماعت کو اجازت نصیب ہوگی جو تم پر صلاۃ و سلام کی کثرت کرتی ہے۔

**دوستو!** آج کل ایک مُلک سے دوسرے مُلک سفر کرنے کے لیے جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے، تو احاطۂ جہنم سے سرحدِ جنت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرور حاجت ہوگی، تو یاد رکھیئے! بالِ جبرئیلؑ پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے اڈّے میں، رسولِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صلوات و سلام، پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراط یوم القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑو گے اور کٹ کٹ کر آتشِ جہنم کی غذا بن جاؤ گے۔ اگر جبرئیلؑ جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرورِ کونین و مالکِ تسنیم و کوثر کی وکالت اور

سفارش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعتِ رسولؐ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔

★ ——— لہٰذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ حدیثِ رسولؐ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرورِ دوجہاںؐ نے فرمایا کہ ہر دُعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے، جب تک دُعا کرنے والا، بھیک مانگنے والا، اپنی زبان سے وردِ دُرود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دُعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب دُرود شریف پڑھ لیتا ہے، وُہ حجاب اُٹھ جاتا ہے اور دُعائیں مقامِ قبولیّت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آواز بازگشت کی مانند دُعا گو کی طرف لوٹ پڑتی ہے۔

جبھی تو آمنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال نے فرمایا ہے کہ "اے میرے اُمّتیو! جب بھی تم ربّ تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو تمہاری اِلتجاؤں کے آگے پیچھے مجھ پر دُرود شریف بھیجا کرو تاکہ تمہاری درخواستیں ضائع نہ جائیں۔"

**نُکتہ :** جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا "وَمَا تِلۡكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى" اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ "قَالَ هِيَ عَصَايَ" فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لفظ "میرا" پسند نہ آیا کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ کو دعویٰ خودی سے نفرت ہے، بلکہ دعویٰ عطائے الٰہی پر بحرِ رحمت بہا دیتا ہے، اگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام جواب دیتے کہ "الٰہی یہ تیرا عطا کردہ عصا یا ڈنڈا ہے" تو خوشی میں خزانۂ رحمت نثار کر دیتا اور نقشہ بدل جاتا مگر جب مُوسیٰ علیہ السّلام نے "میرا عصا" کہدیا تو غیرتِ الٰہی جوش میں آئی اور حکم صادر فرمایا کہ "اَلۡقِهَا" اگر تیرا عصا ہے تو زمین پر پھینک دے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ عصا موسیٰ علیہ السلام کی بے بہا دولت تھی، موسیٰ بکریاں چراتے وقت جب تھک کر سو جاتے تو یہ عصا گلّے کی نگہبانی کرتا تھا، سانپ و درندہ کو

مار دیتا تھا، دشمنوں کا مقابلہ کرتا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں سفر کرتے تو یہ عصا، مشعل کی صورت میں روشنی پیدا کر دیتا تھا جب موسیٰؑ تنہائی سے اُکتا جاتے تو، یہ عصا مزے مزے کی باتیں سُنا کر اُن کے دِل کو خوش کرتا تھا۔ جب موسیٰؑ کو گہرے تالاب سے بکریوں کے لیے پانی کھینچنے میں رسّی اور ڈول نہ ہوتا، یہ عصا رسّی اور ڈول کی شکل میں بدل جاتا تھا جب موسیٰؑ کو بھوک اور پیاس ستاتی تھی تو اس عصا سے میوے، غذا اور پانی میسّر آجاتا تھا، موسیٰ علیہ السّلام کو بکریوں کا پیٹ بھرنے میں اگر دقّت پیش آتی، نرم و کومل گھاس اور پتے میسّر نہ آتے تو یہ عصا کافی حد تک درازی اختیار کر کے، درختوں کی پھننگوں پتّیاں توڑ توڑ کر گراتا تھا اور موسیٰ کی بکریاں آسودہ ہو جاتیں، ان کے تھن دُودھ سے بھر جاتے تھے، غرض ہزار فائدے موسیٰ علیہ السّلام کے لیے اس عصائے جنّت میں پوشیدہ تھے کیونکہ اس عصا کو بحکمِ خدا جنّت کے ایک درخت سے ٹہنی توڑ کر جبرئیل علیہ السّلام حضرت آدمؑ کے لیے لائے تھے اور میراثِ آدم کے طور پر ایک نبی سے دُوسرے نبی کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ آخر میں حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاتھ آیا۔ خدمتِ شعیب علیہ السّلام کے وسیلے میں، جو کہ حضرت موسیٰؑ کے سُسر اور صفورا کے والد ماجد تھے، موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ لگا۔ اس قسم کے عصائے مُبارک کو زمین پر پھینک دینے کا حکم، گرچہ عام انسانوں کے دلوں پر بار گزرنے کا امکان تھا، مگر موسیٰ علیہ السّلام چونکہ رسولِ بنی اسرائیل تھے، حُکمِ خداوندی بجا لانے میں دیر نہ کی۔

چونکہ مُوسیٰ علیہ السلام اُولوالعزم پیغمبر تھے اور پیغمبروں کی یہ عادت و فطرت ہوتی ہے کہ حُکمِ الٰہی کے بجا لانے میں اپنی جان کو قربان کر دینا تمغۂ فخر اور سندِ کامرانی یقین کرتے تھے۔ اِس لیے مُوسیٰؑ نے حکمِ خداوندی پر عزیز، شفیق اور مفید عصا کو زمین پر دے مارا "فالقاھا"

یعنی موسیٰؑ نے عصا پھینک دیا، زمین پر عصائے جنت کو پھینکنے کے بعد کی حالت کو قرآنی عبارت میں یوں بیان فرمایا "فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی" کہ پھینکتے ہی عصائے موسیٰؑ نے ایک خطرناک سانپ کی صورت میں پھن کو پھیلائے اور بلند کر کے دوڑنا شروع کیا، موسیٰؑ گھبرا گئے تو احکم الحاکمین کا فرمان آیا کہ "اے موسیٰؑ! تم نے تو اس عصا کو "میرا" ہونے کا دعویٰ کیا تھا اب تم اپنی چیز سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عالمِ خوف وحیرت میں جواب دیا کہ "اے مالک یہ میرا عصا نہیں ہے، بلکہ تیرا عطا کیا ہوا عصا ہے"۔ جب موسیٰؑ نے بیچارگی کا اعتراف کر لیا، تو دریائے رحم جوش میں آکر اعلانِ کرم فرماتا ہے "خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی" اے موسیٰؑ اب جب تم نے دعویٰ خودی کو ترک کر کے، اقرار عطا کر لیا ہے تو اب اس سانپ کو پکڑ لو، اور مت ڈرو، ہم اِس کو اس کی اگلی صورت میں بدل دیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس خطرناک سانپ کو پکڑ لیا، اور پکڑتے ہی عصا بن گیا۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام کو پند ونصیحت فرماتے ہیں کہ یہاں تمہاری کوئی چیز نہیں، حتیٰ کہ تمہارا وجود تک تمہارا نہیں ہے۔ آج سے یہ "میرا میرا" کرنا ترک کر دو کیونکہ جب تم نے "میرا عصا" کہا تھا، وہ عصا تمہارے لیے سانپ بن گیا اور جب تم نے "میرا" کو اپنے ذہن ودماغ سے مٹا دیا تو سانپ نے مہربان عصا کی صورت اختیار کر لی۔ ؎

میرا میرا مت کرو — "میرا" تم کو مارے گا

"مارو میرا" مار ہے — بیڑا تیرا پار ہے (خیری)

---

مار فارسی میں سانپ کو کہتے ہیں۔ ترجمہ سہل ہے، تشریح طلب نہیں ہے۔

★ ——— عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کی تذلیل کے قصد سے، اپنے باغ میں کام کرنے والے، ایک غریب مُسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا، حالانکہ وہ اونٹ حقیقت میں اُس مہاجر غریب مُسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار مُنافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تھما کر جھوٹی گواہی دینے کیلئے آمادہ کر لیا۔ یہودی نے اِس نادار مُسلمان کو چوری کا جُرم ثابت کرنے کے لیے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا، اور چاروں مُنافقوں نے شہادت دیں کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے۔ ہم اس اُونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحبِ علم الاوّلین وآخرین ﷺ نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ تیرا اونٹ ہے اور تم نے چوری نہیں کی۔ غریب مہاجر نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقربا کو، صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑ کر اپنے اِسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کے لیے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں یہ میرا اونٹ ہے مگر میرے پاس کسی قسم کا گواہ اور شہادت موجود نہیں ہے۔

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹ یہودی کو دیدیا اور چوری کے جُرم میں اُس نادار مہاجر کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حُکم صادر فرمایا، وہ مُسلم حیرت زدہ ہو کر جانب آسمان نظر اُٹھائے عرض کرنے لگا کہ اے ربِّ علیم و حکیم تو جانتا ہے کہ اونٹ کی چوری میں نے نہیں کی، اُسکے بعد رسُول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا حُکمِ مُبارک حق ہے مگر جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت بخشی ہے، ذرا مہربانی فرما کر اس اُونٹ سے

دریافت کر لیجئے ! کہ اِس کا سچّا مالک کون ہے ؟ رسولِ برحق ﷺ نے یہودی سے واپس اونٹ کو اپنے سامنے لاکر پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ ! بتا تیرا سچّا مالک کون ہے؟ اب قدرتِ الٰہی اور معجزۂ مصطفوی کی بہار دیکھو، اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع کیا " انا لھٰذا المسلم وَاَنَّ ھٰؤُلآءِ الشھودِ لَکَاذِبُوْن " کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اِس مسلمان کا ہوں اور یہ مدّعی یہودی اور سب گواہ سراسر جھوٹے ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اُس غریب مہاجر مُسلم کو اپنے پاس بلاکر پوچھا کہ تو کونسا عمل کرتا ہے، مجھ سے کہہ، کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے اظہار کی خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی۔"

اس عاشقِ رسول ﷺ نے روتے ہوئے فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے پیٹ پالنے کیلئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی، صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اُس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا، جب تک آپ پر ۱۰۰ دفعہ صلوات کا وِرد ختم نہ کرلوں یہی میرا عمل ہے، یہی زادِ راہِ آخرت ہے۔

حضرت رسول برحق صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تیرے اس دُرود کی برکتوں نے دُنیا میں دستِ بُریدگی کی رُسوائی سے تجھے بچا لیا اور آخرت میں تو غضبِ الٰہی سے نجات پاگیا ۵

وہ دل پتھر سے بدتر، جو نہ ہو شیدا محمد ﷺ کا ؛ وہ سر کس کام کا جس میں، نہ سودا محمد ﷺ کا
کوئی مانے نہ مانے، انکے رتبے میں کمی کیا ہو ؛ کوئی چاہے نہ چاہے، ہے خدا شیدا محمد ﷺ کا
محمد ﷺ کی اطاعت ہی، خدا کی عین طاعت ہے ؛ وہی تابع خدا کا ہے، جو ہے تابع محمد ﷺ کا
فرشتے آسماں سے، روز آتے ہیں زیارت کو ؛ کہاں وہ عرشِ اعظم ہے، کہاں روضہ محمد ﷺ کا

# درود و سلام کے معجزاتی ثمرات

صاحب کتاب "الملاذ والاعتصام" سرورِ مخلوقات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِس حدیثِ پاک کو زیرِ قلم لائے ہیں کہ زبانِ نبوّت کا فرمان ہے کہ اللہ عزّ شانہٗ نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتہ کو مُقرر فرمایا ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور دونوں پاؤں زمین کے ساتویں طبقے کے تحت میں جائے گیر ہیں۔ اُس کے اَسّی ہزار پر ہیں، اور ہر پر میں اَسّی ہزار ریشے ہیں، ہر ریشے کے نیچے اَسّی ہزار رُواں ہیں اور ہر رُواں میں ایک زبان ہے جن سے وہ خالقِ کون و مکاں کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں، اور مجھ پر دُرود بھیجنے والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

غریبوں کی مدد، بے بس کا بس، رُوحی فداتم ہو ❊ سہارا بے سہاروں کا، ہمارا آسرا تُم ہو
وہ لاثانی ہو تم آقا، نہیں ثانی کوئی جس کا ❊ اگر ہے دُوسرا کوئی تو، اپنا دُوسرا تُم ہو

★ ——— حضرت فضیل ابنِ عیاض حضرت سُفیان الثوری رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مَیں حج کے لیے حرم شریف میں پہنچا میں نے ایک شخص کو حرم شریف میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر دُرود شریف کا وِرد ہر ہر جگہ کرتا جا رہا ہے، حرمِ پاک میں، طوافِ کعبہ میں، سعئ صفا و مروہ میں، عرفات میں، مِنیٰ و مُزدلفہ میں، غرض ہر مقام پر صلواتِ رسول ﷺ میں مشغول ہے میں نے اُس شخص سے عرض کیا کہ "اے دوست ہر مقام کے لیے الگ الگ مقال ہے، کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو نہ کسی مقام پر دُعا پڑھتے ہو اور نہ کسی جگہ نماز ادا کرتے ہو، سوائے اِس کے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود ہی دُرود پڑھتے جا رہے ہو؟" اُس شخص نے جواب دیا کہ "میں ایک واقعہ کے سبب سے اس فعلِ واحد میں مصروف ہوں!" میں نے عرض کیا "براہِ کرم اُس واقعہ سے مجھے بھی کچھ

اطلاع دیجئے! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں خراسان سے اپنے سن رسیدہ والد کے ہمراہ، حج کے لیے روانہ ہوا جب ہم کوفہ پہنچے میرے والدِ امجد کی طبیعت اِس قدر بگڑ گئی کہ رات کو اِنتقال فرما گئے۔ میں نے اُن کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانک دیا، از دیادِ غم میں قدرے بعد مَیں نے اُس کے رُخسار کو کھول کر دیکھا تو اُس کی صورت ایک گدھے کی صورت میں تبدیل پائی۔ یہ دیکھ کر میں بیحد پریشان ہوگیا اور سوچنے لگا کہ میرے والد کی یہ بدلی ہوئی صورت لوگوں کو کیسے بتاؤں؟ میرے والد کی ذِلّت کی حد نہ رہے گی، اور ساتھ ساتھ مجھے بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا یہ سوچتے سوچتے میری آنکھیں لگ گئیں۔ قدرے سونے پایا تھا کہ مجھے خواب آیا، دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و دلکش بزرگ، چہرے پر نقاب ڈالے تشریف لائے اور اپنے چہرہ سے نقاب کو ہٹا کر کہنے لگے کہ "کس بات پر اس درجہ غمگین ہو؟" مَیں نے جواب دیا کہ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، پھر پورا واقعہ میں نے بیان کیا۔ تو وہ خوش پوش و خوش رُو بزرگ میرے والد صاحب کے پاس تشریف لائے، چادر کے اُوپر سے منھ پر ہاتھ پھیر دیا، میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو اپنے والد کے چہرہ کو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور چمکیلا پایا۔ مَیں نے دوڑ کر جا کر اُس بزرگ کے رُخسار مبارک کو غور سے دیکھا تو ایسا نظر آیا کہ گویا چودھویں کا چاند ہے۔ گھبرا کر میں نے پُوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ مَیں محمد مصطفےٰ ﷺ ہوں۔ حالتِ بیقراری میں ان کی چادر کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر سوال کیا کہ خدا کی قسم! آپ مہربانی فرما کر مجھے اس معاملہ سے مطّلع فرمائیے۔ تو محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا اور یہ خدائے پاک کا حُکم ہے کہ جو سُود کھاتا ہے بعد مرگ اس کی صورت دُنیا میں یا آخرت میں گدھے کی صورت اختیار کرلے گی۔ تمہارے والد کے حق میں یہ بات عالمِ ظاہر

میں ظہور پزیر ہوئی لیکن تمہارے والد ہر رات آرام فرمانے سے پہلے مجھ پر سو بار درود و صلوات بھیجنے کے عادی تھے۔ جب بعدِ مرگ اُن کو یہ حالت پیش آئی، اُمتوں کے اعمال مجھ پر پیش کرنے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھے خبر دی، میں حاضر ہوا اور اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھ پر صلوات بھیجنے والے کو دنیا میں اِس بُری حالت سے ذلیل نہ فرمائیں۔ خدائے ستّار و غفّار نے میری بات رکھ لی، اور تم نے دیکھ لیا کہ تیرے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و مُنوّر ہو گیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد ذلّتِ دُنیوی و اُخروی سے نجات کا باعث کثرتِ صلوٰۃ الرّسول ﷺ سے زیادہ کوئی مُفید اور افضل عملِ خیر نہیں ہے۔

صد کتاب و صد ورق در نار کُن ⁂ رُوئے دل را جانب دلدار کُن

جس کی جاں کی قسم، رب نے قرآں میں کی
اُس نبی کی رسالت پہ، لاکھوں سلام

ٹکڑے پتھر کے، کلمہ پڑھیں ہاتھ میں
ایسی نادر شہادت پہ، لاکھوں سلام

وہ جگہ جس پہ، احمد ﷺ تولّد ہوئے
اُس مقامِ ولادت پہ، لاکھوں سلام

صاحبِ قابَ قوسین، حدِ حسین
محرمِ سِرِّ قدرت پہ، لاکھوں سلام

جس پہ حسنین رض و حیدر رض و زہرا رض فدا
اُس محمد ﷺ کی تربت پہ، لاکھوں سلام

★ ——— "الملاذ والاعتصام" میں حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ "اے میرے اُمّتیو! تم پر رومیوں کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے۔ صحابیوں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ ﷺ! ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟" فرمایا کہ وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جا کر غیرِ خدا کی عبادت کرتے ہیں، مجھے سبّ و شتم کرتے ہیں۔ میری بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور بعد طلوعِ آفتاب، دو رکعت "یا جتنی طاقت اللہ تم کو عطا فرمائے" نماز پڑھ کر مجھ پر سات بار درود بھیجو گے پھر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرو گے تو ربّ العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا مستجاب ہے۔ جو بھی کارِ خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔

؎ حضورِ مرشد کھڑا رہوں گا، کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ لطف و کرم اُٹھے گی، تو جھک کے میرا سلام ہوگا

★ ——— حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ اپنی کتاب مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسدِ پاک پر مکھّی نہ بیٹھتی تھی، کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے مکھیّوں کو جسدِ اطہر پر بیٹھنا اس لیے حرام کر رکھا تھا کہ انہیں آمیزگیٔ غلاظت پسند تھی۔ مگر شہد کی مکھّی دربارِ رسول ﷺ میں حاضر ہو کر، کبھی لباس پر، کبھی جسمِ اقدس پر تصدّق ہوتی تھی، ایک بار شہد کی مکھی حاضرِ خدمت تھی، رسول پاک ﷺ نے پوچھا کہ اے مکھّی یہ تو بتا کہ تو شہد کس طرح تیّار کرتی ہے؟ عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ ہم بیلا، چنبیلی، گلاب، جوہی وغیرہ ہر پھول کا رس چوستے ہیں اور جب اپنے چھتّے میں آکر اُگل دیتے ہیں، تو وہ شہد بن جاتا ہے۔

اس بات پر رسُول اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اِن پھُولوں کا رَس تو پھیکا اور قدرے تلخ ہوتا ہے لیکن شہد میٹھا و شیریں ہوتا ہے! یہ بتا کہ اِن پھیکے رَسوں میں شیرینی کہاں سے آتی ہے؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا سہ

گفت ُچو خوانیم بر احمدؐ درود
می شوَد شیریں، و تلخی را ربُود

یا حبیب اللہؐ ہمارے مُنہ اور پیٹ میں شکر نہیں ہے لیکن جب ہم پھُولوں کا رَس چُوس کر پرواز کرتے ہیں، تو آپ پر درود شریف پڑھتے ہُوئے اپنے چھتّوں تک پہنچتے ہیں۔ شہد کی یہ شیرینی آپؐ کی صَلوات کی برکت اور آپؐ کے نام کا صدقہ ہے۔

سُبحانَ اللہ! جب صَلواتُ الرّسولؐ کی برکت سے پھُولوں کے پھیکے رَسوں میں، مِٹھاس پیدا ہوتی ہے، تو ہم گنہگاروں کو بھی اس بات کا یقین واجبی ہے کہ ہمارے تلخ، پھیکے اور بدمزہ اعمال دُرود شریف کی برکت سے شیریں اور قابلِ قبول حتمی طور پر بن جائیں گے۔

★ —— ایک خُدا رسیدہ بزرگ شخص فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ جو اپنے نفس پر گناہوں کی کثرت سے زیادتی کرنے والا تھا میں اس کو وقتاً فوقتاً پندو نصیحت کرتا تھا کہ وہ ان بیہودگیوں سے باز آجائے۔ لیکن وہ سُنتا نہ تھا، جب اُس نے وفات پائی، خواب میں اُس کو میں نے جنّت میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے دریافت کیا کہ تُم کو یہ رفعت و منزلت کیسے ہاتھ لگی؟ تو اُس نے بتایا کہ مَیں ایک بار ایک مُحدّث صاحب کے درسِ حدیث میں حاضر ہُوا تھا، اُن کی زبانی میں نے سُنا کہ جو شخص صَلواتُ الرّسُول کو بلند آواز میں پڑھتا ہے، اس کے حق میں جنّت واجب ہو جاتی ہے؛

یہ سُن کر میں نے اپنی آواز کو صلوٰاتِ رسولؐ سے بلند کیا اور میرے ساتھ پوری جماعت نے ساتھ دیتے ہوئے صلوٰاتِ رسولؐ میں آواز بلند کردی اور ہماری پوری جماعت کی اللہ جلّ شانہ، نے مغفرت فرمادی، جس کے ثبوت میں آپ میرے مقام کا معائنہ کر رہے ہیں۔

کوئی ملے ہمیں نہ ملے مُصطفٰےؐ ملے
وہ شئے ملے کہ ملنے سے جس کے خدا ملے

★ —— حضرت شیخ عبدالرحمٰن الصفوریؒ فرماتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ جب رئیس والد کا انتقال ہوا دونوں بھائیوں نے باپ کے ترکہ کو دو حصّے میں تقسیم کر کے ایک ایک حصّہ پر قبضہ کرلیا، لیکن باپ کے ترکہ میں رسولِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے تین عدد بال مُبارک بھی تھے ہر ایک بھائی نے ایک ایک بال مُبارک لے لیا۔

بڑے بھائی کہنے لگے کہ چلو تیسرے بال مُبارک کو کاٹ کر دو حصّہ کرلیں تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ عظمتِ رسولؐ واجب ہے، اُن کے بال مُبارک کو کاٹنا بڑی بے اَدَبی ہے۔ بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ اگر تم راضی ہو تو تم تینوں بالِ مُبارک لے لو اور مال کا جو حصّہ تمہیں ملا ہے مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے منظور کرلیا اور حضرت سرکارِ دوعالمؐ کے تینوں بال مُبارک کو لیکر بڑے بھائی کو کُل مال دے دیا۔

تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہوگیا اور وہ مُفلس بن گیا ایک رات اُس مفلس بھائی نے رسولِ اقدسؐ کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی۔ حضرت محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے محروم وبدقسمت! تو نے

میرے بالِ مُبارک کی توقیر نہ کی، بلکہ دُنیا کو اُن پر ترجیح دی، لیکن وہ تیرے چھوٹے بھائی نے میرے بالوں کا اِس قدر احترام کیا کہ سب اَموالِ میراث ترک کر کے میرے بالوں کو حاصل کیا۔ وُہ ان بال مُبارک کو دیکھ دیکھ کر بڑی مُحبّت و توقیر سے مجھ پر صلوات بھیجتا رہا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرتِ صلوات کے نتیجے میں دُنیا و آخرت کا رئیس بنا دیا ہے" اُس نے سعادتِ دارین حاصل کر لی اور تو محرُوم رہ گیا، جاگنے کے بعد بڑے بھائی نے بہت افسوس کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کا پتہ ڈھونڈھ نکال کر اُس کی خدمت میں پُہنچا اور اس کے خادموں میں شامل ہو کر ذلّت بھری زندگی گزاری۔

اب غور کیجئے کہ صَلوَاتُ الرسُولؐ اور توقیرِ نبوی صَلّی اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم انسان کی دُنیوی واُخروی زندگی کو سنوارتی ہے، اور جو بے اِعتنائی برتتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت دین و دُنیا میں اس سے دُور بھاگ جاتی ہے ؎

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوّر میں ترا رہنا عبادت اِس کو کہتے ہیں

★ —— روایت ہے کہ ایک زاہد و پرہیزگار نماز میں اِس درجہ یکسُوئی و یکجہتی سے حمدِ الٰہی و عبادتِ باری تعالیٰ میں مشغُول ہو گئے کہ تشہُّد میں صَلوَاتِ رسُولؐ کی یاد نہ رہی اُس زاہد پاکباز نے ایک شب حضرت سرورِ کائنات صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھا آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اُس سے سوال فرمایا کہ تم نے تشہُّد میں مجھ پر دُرود پڑھنا کیوں بھول گئے؟ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ثنائے الٰہی میں اِس قدر مُنہمک ہو گیا تھا کہ دُرود کی ادائیگی باقی رہ گئی۔

حضرت محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے "کیا تم نے میرے اِس قول کو نہیں سُنا؟" الاعمال موقوفة والدعوات محبوسة حتیٰ یصلی علیّ" کہ تمام اعمال موقوف ہیں اور ساری دُعائیں مُقید ہیں جب تک مجھ پر صلوات نہ بھیجی جائے۔" لوجاء عبد یوم القیامة بحسنات اھل الدنیا ولم تکن فیھا صلاة علی ردت ولم تقبل" اگر کوئی بھی بندہ بروز حشر تمام دُنیا والوں کی نیکیوں کو سمیٹ لائے لیکن مجھ پر بھیجے ہُوئے صلوات اس کے ذخیرۂ اعمال میں موجود نہ ہوں تو تمام اعمال رد کر دیئے جائیں گے اور مقامِ قبولیت کا رتبہ نہ پاسکیں گے۔

وہی رب ہے جس نے تُجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

حضرت سرورِ کائنات وفخرِ موجودات محمدؐ مُصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ ایک بار چاروں مُقرب فرشتے جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ وعزرائیل علیہم السلام میرے پاس تشریف لائے۔ سب سے پہلے جبرئیلؑ کہنے لگے کہ یارسول اللہؐ جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار صلوات بھیجے گا۔ روزِ بعث ونشور میں بذاتِ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر، کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراطِ یوم القیامت سے گزر جاؤنگا۔ بعدہٗ میکائیلؑ بول پڑے کہ یارسول اللہؐ میں اس شخص کو آپ کے حوضِ کوثر و تسنیم سے پلا پلا کر سیراب کر دوں گا۔

پھر اسرافیلؑ پکار اُٹھے کہ یارسول اللہؐ ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں پیشِ خُدا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیلؑ نے وعدہ فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی رُوح کو مَیں اِس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی رُوحوں کو قبض کرتا ہوں۔

اب اگر کوئی صراطِ قیامت کو جبرئیلؑ کا ہاتھ پکڑے کوندتی ہوئی بجلی جیسی سُرعت سے عبور کرنا چاہے، جو میکائیلؑ کے ہاتھوں کوثر سے سیراب ہونے کی خواہش رکھے، جو اسرافیلؑ کی مغفرت طلبی کے سجدہ کی تمنا رکھے اور جس کو عزرائیلؑ کے ہاتھوں، نبیوں جیسی جاں کنی کا ارمان دل میں ہو، وُہ ہرگز ہرگز صلوات الرسول ﷺ سے بخیلی ولاپرواہی نہ برتے گا۔ بلکہ اپنی آسانی وسہل ترین جاں کنی کی خاطر وِردِ دُرود کی کثرت پر جان دیگا۔

رحمت نہ کس طرح ہو گُنہگار کی طرف
رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

★ —— حضرت شیخ علامہ خوبُوئی رحمۃ اللہ علیہ ”دُرۃ النّاصحین“ میں رقم طراز ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا جو بادشاہِ وقت کا خدمت گار تھا، وہ فِسق و فجور میں مُبتلا رہتا تھا، اس کی وفات کے بعد ایک رات مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور وُہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دوعالم ﷺ کے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ بندہ تو فاسِقین میں سے ہے، پس کس طرح اِس کا ہاتھ آپ ﷺ کے دستِ مُبارک میں دیکھ رہا ہوں؟

شفیع المذنبین مدنی آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ”مَیں نے بارگاہِ الٰہی میں اِس کی شفاعت کردی اور باری تعالیٰ نے اس کو بَری کردیا“ میں نے بصد حیرت آقائے دوعالم ﷺ سے درخواست کی کہ کس سبب سے اِس کو یہ مرتبہ حاصل ہُوا؟ تو صاحبِ کوثر و تسنیم ﷺ نے فرمایا کہ ”صرف مجھ پر کثرتِ صَلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ

منزلت ملی۔ یہ شخص گو فجور میں مُبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری دُرودؐ گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نمانَد بعصیاں کسے دَر گرو
چُو دارَد چُنیں سیّدِ پیش رَو

یعنی بوجہِ عصیاں وُہ شخص، قیدِ زیاں و مرہونِ آتش سوزاں نہیں رہے گا، جو ایسے نامدار آقائے دو جہاں و سیّدِ مُرسلاںؐ کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہُوا، اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا " السّلام علیکم یا اھل العزّ الشامخ والکرم الباذخ " یہ سُن کر رسولِ پاکؐ نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابو بکرؓ کے درمیان بٹھا لیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اِس زمین پر میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حُرمت والی نہیں ہے۔ آپؐ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے؟

محبُوبِ خالقِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ " مجھے جبریل علیہ السّلام نے آکر خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسی درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا

تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بصد نیاز عرض کرنے لگے کہ اس کا درود کس قسم کا ہے تو محبوبِ جنّت آفریں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ اس کے درود کی یہ صورت ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ

مُلاحظہ فرمائیے کہ رسولِ پاکؐ کو درود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور درود کی ندرت، رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذوقِ سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پذیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دیہاتی کو سرورِ عالمؐ اپنے قریب جگہ دیتے ہیں اور جس کو باعثِ کون ومکان اپنے قریب بٹھا لیتے ہیں، وہ اللہ جلّ شانہٗ کی نظر میں بھی مقامِ قربت کا حقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مژدہ ہے "وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ" جس نے دربارِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودیٔ خالقِ اکبر بھی پا گیا ہے۔ ؎

وہ جس کو ملے ایمان مِلا، ایمان تو کیا رحمٰن مِلا
قرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا، جب دل نے وہ نورِ ہدیٰ پایا

جبھی تو حضرت مُلّا سعدی شیرازیؒ نت نئے رنگ میں قسم قسم کی ثنائے فرما کر اس مقامِ قربت کو حاصل کرنے کا ارمان دل میں چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زباں تا بُوَد در دہاں جائے گیر
ثنائے محمدؐ بُوَد دل پذیر

سعدیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک میرے مُنہ میں یہ زبان ہلتی رہے گی تو یہ زبانِ سعدی نت نئے رنگ و رُوپ میں دل پسند صلوٰۃ محمدی گاتی رہے گی۔

ے حبیبِ خدا، اشرفِ انبیاء ❊ کہ عرشِ مجید ش بُود مُتکا

"وہ ذاتِ محمدیؐ ربِّ اعلیٰ کا حبیبؐ ہے تمام نبیوں سے برتر و بزرگ ہیں، وُہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ عرشِ پاک جلّ شانہ اس کا تکیہ گاہ بنا ہے۔" ے

سوارِ جہانگیر یکراں بُراق ❊ کہ بُگزشت از قصرِ نیلی رواق

وہ نورِ احمدی جسدِ بشری کے ساتھ، برق رفتار، دُنیا کو یک لحظہ میں طے کرنے والے بُرّاق پر سوار ہو کر، لقاءِ محبوب کے لیے لمحہ بھر میں نیلی چھت سے گزر گئے۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آج تک کوئی ہستی درجۂ ولایت پر بجز وِردِ ثنائے محمدیؐ وصلوات الرسولؐ کے فائز نہ ہو سکی۔ ے

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ❊ خُدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

محمدؐ برائے جنابِ الٰہی ❊ جنابِ الٰہی برائے محمدؐ

★ —— حضرت شیخ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک خُدا رسیدہ بُزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو آنکھوں سے اندھا بھی تھا، برص کا مریض بھی تھا، گونگا اور اپاہج بھی تھا اس کے مُتعلق اُس بزرگ نے لوگوں سے دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت یہ مادر زاد اندھا، گونگا اور اپاہج نہیں ہے بلکہ وہ بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا اور کلام پاک جب تلاوت کرتا تھا تو آس پاس کے لوگ جھوم جھوم جاتے تھے۔ ایک دن اُس نے اس آیت شریف کی تلاوت کی " اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" تلاوت تو کرلی لیکن درود شریف پڑھنے سے لاپرواہی اور غفلت برتی، اس کے بعد وُہ اِن تمام مصیبتوں میں مبتلا ہو گیا۔

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ؎

حافظا، علم و ادب ورز کہ در حضرتِ آں شاہ
ہر کہ آنیست ادب، لائقِ قربت نہ بود

اے حافظ شیرازی! شاہِ دو عالم، فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت وحضوری میں علم اور ادب کو ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ جو علم و ادب سے نابلد ہوتا ہے وہ مقامِ قربت کا مستحق نہیں ہوتا۔

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ خلقِ خدا کو اِس طرح نصیحت و انتباہ فرماتے ہیں کہ ؎

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں اُفتد کہ ہرگز بر نہ خیزد

ہر وُہ کمتر و کمزور، جو بہت بہتر اور شہ زور سے لڑتا ہے۔ تو پھر وہ ایسا چت گرتا ہے کہ پھر اُٹھ کھڑے ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔

★ —— حضرت شیخ علامہ زماں، عبد الرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ "القول البدیع فی الصلاۃ علی الشفیع" کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سید المرسلین کی زبانِ پاک سے سُن کر یہ حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیت اللہ کیا اور بعدِ حج غزوہ میں شرکت کی۔ اللہ جلِ شانہٗ وعمّ نوالہٗ اس کے غزوہ کا ثواب چار سو بار حجِ خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔

یہ سُن کر ضعیف اور سن رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ

پڑا کہ وَاحسرتَا! جوانی باقی نہ رہی، حج تو بجا لا سکتے ہیں لیکن شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اِس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے!

اَرحَمُ الرّاحمین نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر میرے محبوب ﷺ کے پاس جلد سے بیشتر پہنچو۔ جبرئیلؑ حاضرِ خدمت ہوکر کہنے لگے کہ اَے رسُولِ خدا ﷺ! اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر از رُوئے محبّت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا، اللہ پاک اُس ایک درُود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوے کے ثواب کے برابر کر دے گا جن غزوں کا ہر غزوہ چار سو بار حجِ بیتُ الحرام کا ثواب رکھتا ہوگا۔

★ ——— حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنّت میں ایک ایسا خاص درخت اُگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہد سے زیادہ شیریں اور مُشک سے بڑھ کر خوشبودار ہوگا، اِس درخت کی ٹہنیاں تر و تازہ موتیوں کی اور اس کی پھُننگیں زرِ خالص کی مانند ہوں گی۔ اس کی پتّیاں زبرجدی ہوں گی، اُس درخت کا پھل، محبوبِ خدا علیہ الصلاۃ والسّلام پر کثرت سے درُود بھیجنے والوں کے سِوا کسی دُوسرے کو نصیب نہ ہوگا۔

انصاف و ترک خودپسندی کا مقام ہے، درُود شریف اعمال کے درمیان، اللہ جلّ شانہٗ کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنا لیا ہے۔ قیاس کیجئے کہ ایک درُود کی اُجرت چار سو غزوے، ہر ایسا غزوہ جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلّہ ہو۔ اکرمُ الاکرمین کے کرم کی حد ہوگئی ہے ایک درود پر خزانۂ رحمتِ خداوندی نچھاور ہو رہا ہے۔ حساب لگائیے! ہر درُود شریف

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جبھی تو صلوٰۃ الرسول ؐ کو افضل الاعمال، افضل العبادۃ اور افضلُ الذِکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا وِرد کرنے والوں کی خاطر، میزبانِ جنت، خالقِ رحمت، اَحسنُ الخالقین نے ایسے خاص میوے تیار رکھے ہیں جو صرف عملِ درود بجالانے والوں کو بطورِ انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمد ؐ کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں ربِ دوجہاں نے اپنے محبوبِ جہاں افروز صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام انبیاء سے زیادہ خصائص عطا فرمائے وہاں مدّاحِ رسول ؐ اور قاریٔ درودِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بھی ایسی خاص مہمانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے، جسے دیکھ کر خُدا کی خدائی عش عش کرنے لگے۔ بابِ مدینۂ علم حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا اِن حدیثوں کا بیان، خالقِ دوجہاں کے فضلِ بیحدی کا اعلان اور کثرتِ درود پر دل کو اُبھارنے کا سامان ہے۔ ؎

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر ٭ خُدائے محمدؐ برائے محمدؐ
دَمِ نزع جاری ہو میری زباں پر ٭ محمدؐ محمدؐ خدائے محمدؐ

★ ——— نزہۃ المجالس میں شیخ علامۂ زماں عبدالرحمٰن الصفوریؒ فرماتے ہیں کہ بعض مظلوم خدا رسیدہ شخص ایک ظالم بادشاہ کے سِتم سے جنگل کی طرف جان کی حفاظت میں نکل گئے، چونکہ بادشاہ سخت جابر و طاقت ور تھا، درویش کو خوف ہوا کہ کہیں بادشاہ کی قوّت اور مہارتِ تجسّس یہاں تک آنہ پہنچے، درویش نے سُنسان جنگل میں، اَز راہِ احتیاط زمین پر ایک ایسا دائرہ کھینچ دیا جو بظاہر ایک قبر کی صورت دکھائی پڑتا تھا۔ بعدہٗ اُس نے اس دائرہ کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکر کنارے بیٹھے ایک ہزار دفعہ درود شریف کا وِرد کیا اور قاضی الحاجات کے دربار میں بیکسانہ ہاتھوں کو

پھیلائے بھیک مانگی کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ نے اس صاحبِ قبر کو اپنا شفیع بنالیا ہے۔ مجھے اُس ظالم شاہ کے خوف سے بحرُمتِ محمّد قریشی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم امن اور اطمینان عطا فرما۔ جھٹ اُسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں بعید ہیں، لیکن وہ کرامت و منزلت میں مجھ سے حد درجہ قریب ہے۔ جاؤ! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلا دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چلے۔ شہر کے دروازہ پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سُنکر کہ ظالم سلطان کی وفات ہو چکی ہے شکرِ الٰہی بجالایا۔

لہٰذا رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمتیو! جب کوئی بھاری مصیبت اور مشکل، تمہارے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کرو کیونکہ میرا درود مشکل کشا و دافع البلایا ہے ۵

آپ ﷺ کے رب نے دیا، آپ کو فضلِ کُلّی
وہ دیا تم کو جو، اوروں کو خدا نے نہ دیا

★ کتاب "الملاذ والاعتصام" میں مندرج ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر بحکمِ خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیے رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے۔ عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے "اے موسیٰ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگا لائے؟ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی، اب سامنے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے سے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آرہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا،

اے موسیٰ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کردے ورنہ مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دربارِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرضگزار ہوئے کہ مولیٰ اِس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمانِ الٰہی پہنچا کہ عصا سطحِ دریا پر مارو، دریا راستہ نکال دے گا۔ حضرت موسیٰ خوش ہو کر دریا میں اُترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا، مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السّلام پر بنی اسرائیل سخت دباؤ ڈالنے لگے، پھر موسیٰ علیہ السّلام نے بصد زاری وہی پہلی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم عصا سے کام لو۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر کوشش کی مگر سب بے سود۔ کنارۂ بحر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہِ ربّ العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السّلام آپہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا، موسیٰ علیہ السّلام نے تمام کیفیت بیان کردی۔ حضرت جبرئیلؑ فرمانے لگے، موسیٰ! تم نے صرف "ضربِ عصا" کے جملہ کو سُنا، لیکن عصا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دُنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے تم پہلے "ضربِ عصا" کا طریقہ معلوم کرلو۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا اے جبرئیل خُدا کے واسطے بتا دیجئے نا، کہ کونسا طریقہ ہے کافی دیر ہو رہی ہے بچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکمِ خدا یوں ہے کہ رسولِ آخر الزماں ﷺ پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضربِ کلیمی سے فائدہ اُٹھاؤ، پھر تم ضرور کامیاب ہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے تین مرتبہ دُرود پڑھا اور عصا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی، ضربِ کلیمی کو صلواتِ رسولِ مدنی ﷺ نے ایسی طاقت وکرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قومِ بنی اسرائیل نے نجات پائی ٥

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ✣ دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دِیئے ہیں

تو ہے رحمت، بابِ رحمت، تیرا دروازہ ہُوا ✣ سایۂ فضلِ خُدا، سایہ تیری دیوار کا

★ ——— حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمدؐ حبیب اللہ! اللہ جل شانہٗ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دسؔ ہزار برس عالمِ بیخبری میں رکھا، بعدہٗ مجھے پکارا کہ "اے جبرئیل"! اُس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ" اے اللہ! بندہ حاضرِ خدمت ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے حُکم صادر فرمایا "قَدِّسْنِی" میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہوجا۔ میں خالقِ اکبر کی قدّوسیت کا ذِکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی "مَجِّدْنِی" اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ' میں دسؔ ہزار برس عظمتِ الٰہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر نِدا آئی "اَحْمِدْنِی" میری حمد وثنا کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دسؔ ہزار برس تحمیدِ الٰہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد "ساقِ عرش" کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دسؔ ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا' اُس عرصہ نظّارگی میں "ساقِ عرش" پر ایک سطر پر مرقوم پایا۔ اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ہے۔ میں نے عرض کیا' یا خالق ذوالمنن! یہ "محمدؐ رسول اللہ" کون ہیں۔ جواب آیا کہ اے جبرئیل! اگر میرے ارادۂ قدرت میں "تخلیقِ محمدؐ" نہ ہوتی تو تُم کو خلقت کی خِلعت نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنّت ہوتی نہ جہنم، نہ سُورج ہوتا نہ چاند' اور نہ ثواب ہوتا نہ عِتاب۔ اے جبرئیل! اِس محمدؐ باعثِ تخلیقِ دو عالم پر صدقے جاؤ اور ھدیۂ صلوات بھیجو۔

پس مجھ جبرئیلؑ نے آپ پر یا رسول اللہﷺ دس ہزار برس درود بھیجا"۔ اب یہ حقیر فقیر ناظرین و قارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے، کہ اپنے محبوبﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطائے عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطہ میں لاسکتا ہے؟

جب جبرئیلؑ جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقتِ خدمت و قابلیت دیدارِ رسولﷺ کیخاطر احکم الحاکمین نے عرصہ دراز تک، عالمِ بے خودی، عملِ تقدیس، تمجید و تحمید و نظارگیٔ "ساقِ عرش" میں مشغول رکھنے کے بعد، دس ہزار برس تک صلوات الرسول کا وِرد کراتے ہوئے کامل مؤدب بنالیا پھر تو اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ نے اپنے فضلِ محض سے "رَسُولٍ کَرِیمٍ ۝ ذِی قُوَّةٍ عِندَ ذِی الْعَرْشِ مَکِینٍ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِینٍ" کی سندِ خدمتِ محبوبِ خالقِ کل، جبرئیلؑ کو مرحمت فرمائی۔

اگر "ساقِ عرش" کی نظارگی جبرئیل علیہ السّلام کو میسر نہ آئی تو "سِدرۃ المنتہیٰ" کو عبور نہ کرسکنے والا ناموسِ اکبر کو، عرشِ بریں تک پہنچکر دیدار و لقاءِ الٰہی سے مشرف ہونے والے نبیٔ اعظم و خاتمﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح پتھر پر تجلّیٔ الٰہی دیکھنے والے موسیٰ علیہ السّلام کو نقاب چہرہ پر ڈالنے کا حکم ہوا اسی طرح خود خدا تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوبﷺ کے عالم سازِ رخسارہ منور پر مزمّل و مدثّر کا نقاب چڑھادیا تھا۔

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو صفات
تو عینِ ذات می نگری در تبسّمی

صفتِ جمالِ الٰہی کا عکس، دیکھ کر موسیٰ علیہ السّلام کا ہوش جاتا رہا۔ تو ذاتِ محمدیﷺ کو

دیکھو کہ وہ مُسکراتے ہوئے عین ذاتِ خُداوندی کو دیکھتے رہ گئے۔

ع بہ بیں تفاوت ایں راہ، از کجاست تا بہ کجا

توہم جیسے عاصیوں کے لیے "صلوٰاتُ الرسول" افضل الاعمال کیوں نہ بنے؟ پھر ہم بغیر "صلوٰاتُ الرسُول" کے حضرتِ حق تعالیٰ اور حضرتِ محبوبِ مالکِ پست و بالا کے منظورِ نظر کیسے بن سکیں گے؟ ؎

برائے دیدنِ تو چشمِ دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت رانمی باید

تجھے دیکھنے کو مجھے ایک دوسری قسم کی آنکھ چاہیے، کیونکہ جس قسم کی آنکھ میں رکھتا ہوں، وہ تیری دیدارِ جمال، باکمال کے لیے لائق و شایستہ نہیں ہے۔

اگر حُبِّ خُدا خواہی، بجاں شو پیروِ احمدؐ
صراطِ مُستقیم این ست و راہِ جملہ کاملہا

اگر خُدا کی مُحبّت کا طالب ہو، تو پہلے تابع محبوبِ خداؐ بن جاؤ کیونکہ خدا کی قربت حاصل کرنے کا یہی ایک سیدھا اور سہل راستہ ہے، اور یہی راستہ تمام ولیوں اور کاملوں کا اختیار کردہ و پسندیدہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلویؒ اپنی تصنیف "جذبُ القلوب الیٰ دیارِ المحبُوب" میں ذکرِ رسولؐ کی ازدیادِ اشتیاق کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ ؎

جاں مید ہم در آرزو، اے قاصدِ آخر باز گو
در مجلسِ آں نازنیں حرفے کہ از ما می رود

اے قاصدِ مدینہ! اِتنی سی بات کی وہاں خبر کر دے کہ یہ بندہ

صرف اِس ارمان پر قربان ہو جانا چاہتا ہے کہ سیدِ انس و جان، نازنینِ زمین و زماں کی مجلسِ مُقدسہ میں تھوڑی سی ہماری بات آجائے۔ ؎

لَوْ شُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرٰی فِیْ وَسْطِہٖ
ذِکْرُکَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدُ فِیْ سَطْرٖ

اگر کوئی میرے دل کو چیر کر دیکھے، تو ضرور میرے قلب کے بیچ دو۲ سطریں پائیگا، جہاں ایک سطر میں یادِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دُوسری سطر میں توحیدِ خالق محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اِس قدر معمور ہو گیا ہے اور کسی شئے کی گنجائش ناممکن ہے۔

حضرت میر تقی میرؔ کے شعروں میں ایک شعر قابلِ صد داد ہے ؎

تجھے دیکھا جس نے ہے اے پری، بخدا کسو کو نظارہ کی
نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس، نہ رہی ہوس

★ حضرت شیخ مُلا مُصلح الدین سعدی شیرازیؒ ایک انوکھے طرز پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصف کی بیحدی کو ظاہر فرماتے ہیں ؎

نہ حُسنش غایتے دارد، نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مُستسقی، و دریا ہمچُناں باقی

محبوبِ خُداؐ کا حُسنِ بیمثال کی اِنتہا نہیں ہے، اور سعدی کے سُخن ناقص کی ایک حد ہے، لہٰذا محدُود کا بے حدُودی تک پہنچنا محال ہے، جس طرح دریا کے کنارے اِستسقار کا مریض پیاسا مَر جاتا ہے اور دریا اپنی پہلی حالت پر باقی رہ جاتا ہے بالکل اِس ناقص مثال کے مُطابق مادحِ رسولؐ کی پیاس وصفِ نبیٔ لاثانی سے بُجھتی نہیں، مادح پیاسا مر سکتا ہے لیکن بحرِ بیکراں، مدحتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔

ثنای تو طٰہٰ و یٰسین بس ست ✤ تُرا عِز لولاک تمکیں بس اَست

علیکَ الصَّلوٰۃ اے نبی والسّلام ✤ چہ وصفت کُند سعدیٔ ناتمام

اے باعثِ موجُودات، محبوبِ قاضیُ الحاجات، آپ کے لیے ثنائے الٰہی میں سے صرف دو الفاظ طٰہٰ اور یٰسٓ کافی ہیں، اور آپ کی عِزّت افزائی میں مِدحِ جنابِ باری تعالیٰ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" کا جُملہ جامع ومانع ہے۔

حضرت شیخ مُلّا عبدالرحمٰن جامی اصفہانیؒ کے چند عشق آمیز اور طرب انگیز اشعار رقم کرتا ہوں اور ناقص ترجمہ بھی کر دیتا ہوں۔ ؎

بجُودی کے رَسیدی کشتیٔ نوح؟ ✤ زجودش گر نگشتی راہ مفتوح

اگر فخرِ موجودات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سمندرِ جُود وکرم کی طغیانی نہ ہوتی تو حضرت نوُح علیہ السلام کی کشتی جُودی پہاڑ کا دامن نہ پاتی۔

جُودِ مُصطفوی سے کشتیٔ نوحؑ نے "جُودی" میں پناہ پائی !!!

کنی بر حالِ لبِ خُشکاں نِگاہے ✤ تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے

اے زبدۂ اربابِ کرم، محمّد اکرم علیہِ الصّلاۃ والسّلام آپ سرتاپا رحمت ہی رحمت ہیں۔ بہتر ہوگا اگر کبھی کبھار ہم خُشک لبوں کی طرف بھی نظر فرمائیں۔

چشمِ فیّاض سے گر کچھ بھی اِشارا ہو جائے
نام ہو آپ کا، اور کام ہمارا ہو جائے

بگرد روضہ ات گشتیم گُستاخ
دِلم چوُں پنجرۂ سوُراخ سوُراخ

اے قدوۂ اہلِ وفا، جب آپ کی زیارت سے بندہ مُشرّف ہوا۔ گستاخانہ

آپ کے روضۂ پاک کے گِرد طواف کرتا گیا۔ کیونکہ میرا دل دُرود کی فرقت میں پنجرہ جیسا سُوراخ سُوراخ بن گیا ہے۔

اکنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است

بحمد اللہ کہ جاں آنجا مُقیم است

گرچہ میرا جسم و تن اس وقت حرمِ مدینہ میں حاضر نہیں ہے، مگر اللہ پاک کا بیحد شکر ہے کہ میری رُوح و جاں وہاں اقامت پزیر ہے۔

اگر نبُود چو لُطفت دستِ یارے ؛ ز دستِ ما نیاید ہیچ کارے

آپ کے لُطف و کرم اگر ہمارے حامی و مددگار نہ ہوں، تو ہمارے ہاتھوں سے کوئی کام انجام پانا محال ہے۔

قضا می افگند از راہ مارا ؛ خدارا از خُدا درخواہ مارا

قضائے الٰہی نے (تفکّراتِ جہاں، عیب جوئی دُشمناں، نفرتِ امیراں اور لشکرِ خبیثاں کو) مجھے نرغے میں لینے کیلئے چھوڑ کر، مجھے راہِ خُدا سے گِرانے کی آزمایش میں مُبتلا کر رکھا ہے۔

دُرود برائے خُدا، پیشِ خُدا میری سفارش کر کے ان حملوں سے بچا لیجئے گا۔

★ —— حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم ﷺ سے یہ حدیث روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے بچّوں کو، رونے پر، ایک سال تک مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچّہ یا بچّی کا رونا، چار ماہ تک ذکرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلوٰاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لیے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود و صاحب مقامِ محمود علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا، "اَللّٰھُمَّ اَرِنِی حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ" کا اثر و قبولیت، مدینۃ العلم کی دانش کا علو اور ان کی نظر کا عمق اِس حدیث پاک سے عیاں و بیاں ہے۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے ✤ دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

# درود و سلام کیلئے افضل اوقات

★—— سید المرسلین و خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ دوسرے دِنوں میں تمہارے درودوں کو ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے درودوں کو میں بذاتِ خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اس حدیث شریف کو حضرت شیخ فقیہہ ابی اللیث سمرقندیؒ نے اپنی تصنیف "تنبیہہ الغافلین" میں ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی اِرشادِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہے کہ جو شخص اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے خالق کائنات جلّ شانہ اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری ✤ فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اَغثنی! ✤ اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تیرے در کا درباں ہے جبریلِ اعظمؑ ✤ ترا مدح خواں ہر نبیؑ ہر ولیؒ ہے

بچوں کی بے زبانی رونے کی صورت میں درود ہونا، شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کی درودوں کو بذات خود رسول اللہ ﷺ کا اپنے کانِ مبارک سے سننا، اور کثرتِ درود کے

عادی کی موت پر خالقِ اکبر، تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرمانا، ایک عجیب و غریب محبّتِ الٰہی کا نقشہ و رضائے محمّدی ﷺ کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا ہے! پھر بھی اگر ہم درود خوانی و مدحتِ نبی ﷺ سے غفلت برتیں، تو یہ ہماری بد قسمتی و محرومی کے سوا اور کیا ہے!!!

ع علمے کہ رہ بحق نہ نمایدؔ جہالت است

ترجمہ: وہ علم جو حق کا راستہ نہ دِکھا سکے، سراسر جہالت ہے۔

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا ؛ پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

★ ——— ایک رات مسجدِ نبوی ﷺ میں، رسولِ پاک صلوٰۃِ تہجّد ادا کر رہے تھے۔ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطان کونین ﷺ کا پھٹا ہوا کرتہ سی رہی تھیں، رات اندھیری تھی، چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا اور چراغ بجھ گیا، ساتھ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ بہت ڈھونڈی، بہت ٹٹولی مگر سوئی ہاتھ نہ آئی، اِتنے میں افضل العباد وسیّد الزّہاد علیہ الصلاۃ والسّلام تہجّد سے فارغ ہو کر حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کواڑ کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکسِ چہرۂ انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے حجرۂ عائشہؓ اس درجہ منوّر ہو گیا کہ اُمّ المؤمنینؓ نے سوئی زمین پر دیکھ کر اُٹھالی، اور حیرت و خوشی سے عرض کیا "مرحبا صد مرحبا" کیا منوّر چہرہ آپ ﷺ نے پایا ہے جس کی روشنی نے اندھیرے کمرے میں گری ہوئی سوئی بتادی! یہ سُن کر سیّد السادات، شافعِ مخلوقات علیہ الصلوٰۃ والسّلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ "اے عائشہ! بڑی حسرت و افسوس و شومئ تقدیر کی بات ہے جو اس چہرۂ منوّر کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے گا"

حضرت عائشہ رضؓ نے دریافت کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ وہاں آپ کو کون نہ دیکھ پائیگا" ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہوگا" اُمّ المومنین رضؓ نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ "بخیل کون ہے؟" فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا ہے"

اگر خیریّتِ دُنیا و عُقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا، و ہر چہ می خواہی تمنّا کُن

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا ؎ دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ ——— حضرت اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی آپ اُٹھ جاتے اور صدا دیتے "یٰاَیها الناس اُذکروا اللّٰہَ جاءتِ الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیہِ" اے لوگو! اُٹھو ذکرِ الٰہی کرو کہ زمین کانپنے اور زلزلہ شروع ہونے کا وقت قریب ہے۔ موت اپنے سروسامان کے ساتھ آرہی ہے۔ یعنی قربِ قیامت ہے۔ صُورِ اسرافیل کی صدا نزدیک ہے۔

حضرت اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول ﷺ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ اے رسول اللہ ﷺ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد بندہ آپ پر دُرود کی کثرت کرتا ہے۔ لہٰذا بتا دیجئے کہ وقت کا کس قدر حصّہ آپ کی صلوٰۃ میں صرف کروں؟ سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ "جتنا تم چاہتے ہو! اُبی بن کعبؓ نے درخواست کی کہ "بندہ تمام وقت کا چوتھائی حصّہ آپ کے دُرود میں صرف کرنا چاہتا ہے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "تمہاری خُوشی، جو تیرے جی میں آئے۔ مگر وقت کو اور بڑھا دینے سے تم زیادہ فائدہ میں رہوگے۔

اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا " پھر تو مَیں نصف حصہ وقت کا درُود میں مشغول رکھونگا"
آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا "تمہاری مرضی! اگر زیادہ کروگے تو اور فائدے میں رہوگے"
ابی بن کعبؓ نے کہا "تین حصہ کا دو حصہ کرلوں گا" رسُول کریم علیہ الصّلاۃ والسّلام نے
فرمایا "تمہاری خوشی! اگر وقت کو اور بڑھاؤ گے تو تمہارے لیے زیادہ اچھا ہوگا" ابن کعبؓ
نے عرض کیا "یارسول اللہؐ اب سے لیکر بندہ جمیع اوقات کو آپ کے درُود میں صرف
کردے گا" اِس جواب پر سیّد الموجُودات علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا "تب تو
تمہاری دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن جائیں گی"۔

✪ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "طبقات الکبریٰ" میں حضرت
ابی المواہب الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ شیخ
شاذلیؒ نے سیّد المرسلینؐ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ اُبی بن کعبؓ
کے اس قول کا معنی کیا ہے " فکم اجعل لك من صلاتی ؟ " میں کتنا
حصہ وقت، آپ کے درُودوں کے لیے رکھ لوں ؟ حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلّم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ "وہ اپنے نامۂ اعمال کے کتنے ثوابوں کو
میرے لیے وقف کرتے رہیں"۔

توجب اُبی بن کعبؓ نے اپنے کُل ذخیرہ اعمال کے ثوابوں کو محمّد تہامی علیہ
الصلوٰۃ والسّلام پر نچھاور کردیا توان کی دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن گئیں۔

خُدا کی رضا، چاہتے ہیں دو عالم ❖ خُدا چاہتا ہے رضائے محمّدؐ
عجب کیا اگر، رحم فرمائے ہم پر ❖ خُدائے محمّدؐ، برائے محمّدؐ
محمّدؐ برائے، جنابِ الٰہی ❖ جنابِ الٰہی، برائے محمّدؐ

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر ❊ محمدؐ محمدؐ، خدائے محمدؐ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے ❊ جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمدؐ

## صلوٰۃ وسلام اور احادیثِ صحیحہ و روایاتِ حسنہ

★ ——— جناب سیدِ ابرار و رسولِ مختار علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی کچھ احادیثِ صحیحہ اور روایاتِ حسنہ برائے ترغیب عاشقانِ مدینہ بر صلوات صاحبِ مفاتیح الجنۃ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللہ الموفق والمعین۔

① مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

② مجھ پر کثرتِ درود کی عادت کرلو جو بروزِ قیامت پُلِ صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دیگی۔

③ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جل شانہٗ سے بر ضا و رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

④ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ کثرتِ درود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دُور کر دیتی ہے۔

⑤ درود کی کثرت حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔

ع ذکر الحبیب للمریض طبیب

⑥ کثرتِ درود روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔

⑦ بوجہ کثرتِ درود حوضِ کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہوگی۔

⑧ جس قدر تمہارے درودوں کی کثرت ہوگی اِس قدر حورانِ جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی۔

(٩) بروزِ محشر مجھ سے ہر قسم کی قربت کا سبب کثرتِ درود ہو گا۔

(١٠) تین قسم کے لوگ بروزِ حساب وکتاب عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن سوائے سایۂ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

پوچھا گیا کہ، یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں ؟ فرمایا ١۔ جو میری اُمّت کے کسی غمگین شخص کا غم دُور کرے ٢۔ جو میری سُنّت وطریقہ کو رواج دے اور ٣۔ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

(١١) تشنگیٔ یومِ قیامت سے وُہ شخص محفوظ وسالم رہے گا جو کثرتِ درود کا عادی ہو گا۔

(١٢) طاعون کی مدافعت کثرتِ درود سے ہوتی ہے۔

(١٣) اللہ جلّ شانہٗ نے جبلِ قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد و شمار قادرِ مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا، اُن کو صرف صلوٰۃ الرسول ﷺ کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

(١٤) مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اِس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔

(١٥) جبرئیل علیہ السّلام نے مجھے خبر دی کہ درود بھیجنے والے پر ستّر ہزار فرشتے طلبِ مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام و ٹھکانہ جنّت ہی ہوتا ہے۔

(١٦) تمہاری بھیجی ہوئی صلوات، تمہاری خطاؤں کا کفّارہ بنیں گی۔

(١٧) مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجنے والوں کے کندھے، جنّت کے دروازے پر میرے کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

(١٨) جو مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجے گا اُسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی

جب تک وہ جنّت کی اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

(۱۹) حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ اگر ذکرِ الٰہی کی لگن اور خیال میرے دل سے جاتا رہتا تو مَیں صرف صلوٰۃ الرسول ﷺ ہی کو قربتِ الٰہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمانِ الٰہی کے مطابق درودِ رسول ﷺ غضبِ الٰہی سے امن دلانے والا ہے۔

(۲۰) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

(۲۱) مجھ پر درود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازمی ہے۔

(۲۲) جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھے۔ تاکہ اسکی بھولی ہوئی بات یاد آجائے۔

(۲۳) جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درود لکھا، جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا درود ثابت رہے گا، ملائکہ اُس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

(۲۴) جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا پس سمجھ لو وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

(۲۵) جس کے سامنے میرا نام آیا اور درود پڑھنا بھول گیا، وہ روزِ قیامت جنّت کا راستہ بھول جائے گا۔

(۲۶) یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور درود نہ پڑھا جائے۔

(۲۷) میرا نام سن کر جس نے درود نہیں بھیجا، نہ وہ مجھ سے ہے، نہ میں اس سے ہوں یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسول ہوں نہ وہ میری اُمّت میں داخل ہے۔

بہرِ سلامِ مکُن رنجہ درجوابِ آں لب
کہ صد سلامِ مرا بس یکے جواب ز تو

میرے ہر سلام کے جواب میں اپنے مبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ میرے سَو سلاموں کے لیے آپ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

نوٹ : حصُول ذکرِ الٰہی، صلوٰۃ رسولؐ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درُود کے جُملے میں اکثر خطاب "اَللّٰھُمَّ" کے ساتھ اللہ جلّ شانہٗ سے ہے۔ لفظ "اللہ" اسمِ ذاتِ الٰہی ہے اور تمام اسمائے حسُنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذکر کا اِلٰہ ہے۔ لہٰذا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے خالق اکبر کو "اَللّٰھُمَّ" سے یاد کیا گویا اُس نے جمیع اسمار الحسنیٰ سے یاد کیا ہے۔

زِلافِ حمد و نعت اَولیٰ است بر خاکِ اَدب خُفتن
سجُودے مِی تواں کردن، درُودے مِی تواں گفتن

خدُا کی حمد اور رسولؐ کی نعت بجا لانے کی ڈینگیں مارنے سے بہتر یہ ہے کہ ادب کی زمین پر خاموشی سے سو جائے۔ کیونکہ انسان خدائے بزرگ کے لیے ایک سجدہ ہی تو کر سکتا ہے اور محبوبِؐ خدا کے لیے ایک درود ہی تو زبان سے ادا کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے؟

# درود و سلام
# کی
# نعمتیں

حضرت سیّدی العارف باللہ الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "لواقح الانوار" میں تشویق عاشقانِ نبی علیہ الصّلاۃ والسّلام کی خاطر کچھ صلاۃ وسلام، افضل ذخائر الاعمال کے فوائد و منافع بیان کئے ہیں جن کو مختصر اور مجمل طور پر ذیل میں درج کرتا ہوں۔

① جو شخص کثرتِ درود کی عادت رکھتا ہے گویا وہ اپنے نامۂ اعمال کے ثوابوں کو، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحیفہ کے حوالہ کر دیتا ہے جس طرح حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ وہ دنیا و آخرت کے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

② رسول ﷺ پر درود رحمتِ الٰہی کے نزول اور مغفرت طلبیٔ ملائکہ کا سبب ہے۔

③ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ، اعمال کی طہارت و پاکیزگی اور رفعِ درجات کا ذریعہ ہے؛

④ درود خواں کے لیے درود، بروز حشر مددگار ہوگا۔

قدسی: ع ہوگا درود خواں کا رہبر درود

⑤ قیراط یعنی جبل اُحد کے برابر عمل نامہ میں ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

⑥ عصیان مٹ جاتے ہیں، غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

⑦ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات اور رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسّلام کی شہادت و شفاعت سے سرفراز ہوتا ہے۔

⑧ رضائے خدا کا سبب، عذاب سے امن اور عرش کے سایہ تلے جگہ ملنے کا وسیلہ ہے؛

⑨ میزان کا وزن، وُرودِ حوضِ کوثر اور پیاسِ عرصۂ محشر سے امن کا واحد ذریعہ ہے۔

⑩ جہنم سے آزادی، کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراطِ قیامت کا عبور، موت سے قبل منزلِ جنت کے دیدار کا سبب ہے۔

⑪ جنت میں ازواج کی کثرت نصیب ہوتی ہے۔

⑫ بیشمار غزووں اور حج بیت الحرام کا ثواب گھر بیٹھے ملتا ہے۔

⑬ مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور دولت میں زیادتی ہوتی ہے۔

۱۴ ہر درود پر سَو یا سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۱۵ درود خواں ہونا اہلِ سُنّت ہونے کی دلیل ہے۔

۱۶ ملائکہ کی مغفرت طلبی، درود خوانی پر موقوف ہے۔

۱۷ مجلس کی زینت، فرارِ فقر و تنگیٔ زندگی کی فارغ البالی درود کی مرہونِ منت ہے۔

۱۸ موضعِ خیر و نیکی کے اِلتماس کا آلہ ہے۔

۱۹ دُرود خواں، روزِ محشر، آقائے مَدَنی حضرت مُحمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ قریب ہوگا۔

۲۰ دُرود سے اپنے کو اور اپنی اولاد تک کو فائدہ پہنچتا ہے۔

۲۱ قبر میں، حشر میں اور صراطِ قیامت میں روشنی اور نور ثابت ہوگا۔

۲۲ دُشمن پر غلبہ، اور نِفاق سے قلب کی تطہیر کا باعث ہے۔

۲۳ مؤمنین کی محبّت کا موجب ہے، مُنافق کی نفرت کا مقام ہے۔

۲۴ خواب میں رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلّم کے دیدار کا طریقہ ہے، اگر کثرتِ دُرود کی حد ہوگئی تو دیدار، بیداری میں بھی ہو سکتا ہے۔

۲۵ دُرود کی کثرت کرنے والا غیروں کی غیبت کرنے سے باز رہتا ہے۔

۲۶ قربتِ الٰہی و اَقربیّت رَسُول عربی حضرت مُحمد مصطفیٰ ﷺ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا منبع ہے۔

۲۷ توسّل الی اللہ بحبیبِ اللہ کا یہی سہل راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے۔ "وَابتغُوا اِلَیہِ الوَسِیلَۃَ" حبیبُ اللہ ﷺ سے بڑھ کر اللہ پاک کے نزدیک اَقرب و عظیم وسیلہ وُجود میں نہیں آیا ہے۔

۲۸ صلاۃ الرسُول ﷺ درحقیقت حُکمِ خُدا بجا لانا اور عملِ الٰہی میں شریک ہونا ہے۔

۲۹ نعمتہائے الٰہی کا شُکر بجا لانے کا واحد طریقہ ہے۔ کیونکہ نعمتہائے خُداوندی کا

سبب "نعمتِ وجودِ محمدیؐ" ہے۔ جن نعمتوں کی شمار ممکن نہیں۔ قولِ باری تعالیٰ ہے "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" اگر تم اللہ کی نعمتوں کو احاطۂ بیان میں لانا چاہو گے تو نہ لا سکو گے کیونکہ "نعمۃ اللہ" رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ پاک اور نامِ مبارک ہے۔ جس طرح "نور اللہ" اور "ذکر اللہ" ذاتِ پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ شریف ہے، اسی طرح "نعمۃ اللہ" بھی اسمِ پاک محمدؐ عربی علیہ الصلاۃ والسلام ہے۔

حضرت ابن عباسؓ آیت کریمہ ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا" کیا تم نے ان کی حالتوں پر غور نہیں کیا جو "نعمت اللہ" کے عوض میں نافرمانیاں اختیار کیں؟ کفر کا مرتکب خصوصاً ابوجہل اور عموماً کفار قریش ہیں اور "نعمت اللہ" محبوب خدائے عزوجل ہے

حضرت سہلؒ فرماتے ہیں کہ قولہ تعالیٰ "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"، میں "نعمتِ الٰہی" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

۳۰ صلاۃ الرسول کی کثرت بذاتِ خود پیرِ دستگیر و شیخ طریق بن جاتی ہے۔

۳۱ درود ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ کے نزدیک "احب الاعمال" ہے۔

# صلوٰۃ علی الرسول کی کرامات

کتاب ابن فرحون القرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ صلوٰۃ علی الرسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دس بزرگیاں اور کرامتیں ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں:

① خالق و مالک و جبار کی صلاۃ ہے۔
② شفاعت نبی ﷺ مختار ہے۔
③ اقتدائے ملائکۂ ابرار ہے۔
④ مخالفت منافقین و کفار ہے۔
⑤ محوِ خطایا و اوزار ہے۔
⑥ قضاء حوائج کا مددگار ہے۔
⑦ کاشفِ انوارِ اسرار ہے۔
⑧ نجاتِ دار البوار ہے۔
⑨ دخولِ دار القرار ہے
⑩ سلامِ رحیم و غفار ہے۔

## تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

# صلوٰۃ وسلام کی ظاہری وباطنی عطائیں

★ —— صاحبِ کتاب "حدائق الانوار" حدیقۃ الخامسۃ میں ثمرات و نتائجِ صلواتُ الرسول کو جس طرح زیرِ قلم لائے ہیں۔ اس کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں:۔

(۱) دُرود شریف پڑھنا، حُکمِ خدا بجالانا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃِ محمدیؐ کے ساتھ موافقت کرنا ہے۔ (۳) فرشتوں کی دُرود رسانی میں شرکت کرنا ہے۔ (۴) ایک بار دُرود پر اللہ کی دس۱۰ رحمتیں حاصل کرنا ہے۔ (۵) دس۱۰ درجات کی ترقی پانا ہے۔ (۶) دس۱۰ گناہوں کو مِٹانا ہے۔ (۷) دس۱۰ نیکیوں کو اپنے صحیفہ میں درج کرانا ہے۔ (۸) اِجابتِ دُعا کی اُمّید سے فائز ہونا ہے۔ (۹) شفاعتِ شفیعُ المذنبینؐ کا موجب ہے۔ (۱۰) گناہوں کی مغفرت اور عیبوں کو پوشیدہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ (۱۱) بندے کے اہم کاموں کی کفایت کا ضابطہ ہے۔ (۱۲) حضرت خاتمُ النبیینؐ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ (۱۳) دُرود سے صدقات و خیرآت کی خالی جگہ کو پُر کرانا ہے۔ (۱۴) قضاءِ حوائج کا بہترین وسیلہ ہے۔ (۱۵) رحمتِ الٰہی اور ملائکہ کی مغفرت طلبی کی عِلت ہے۔ (۱۶) دُرود حصولِ طہارت و پاکیزگی کا سرچشمہ ہے۔ (۱۷) موت سے قبل جنّت کی بشارت کا سبب ہے۔ (۱۸) قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے کا سہارا ہے۔ (۱۹) رحمۃُ اللعالمین کی زبانِ معطّر سے سلام کے جواب پانے کا خوشتر ضابطہ ہے۔ (۲۰) بھولی ہُوئی باتوں کو یاد دِلانے والا ہے۔ (۲۱) مجلس کی زینت ہے، روزِ قیامت اہلِ مجلس کی حسرت کا دافع ہے۔ (۲۲) غربت و ناداری سے نجات بخشنے والا ہے۔ (۲۳) صفتِ بخیلی کو دُور کرنے والا ہے۔ (۲۴) رسول

علیہ الصلاۃ والسلام کی "ترکِ صلاۃ" پر ناخوشگوار دعا سے رہائی عطا کرنے والا ہے۔

(۲۵) جنّت کے راستہ کا رہبر ہے ع ہو گا رہبر درود خواں کا درود (قدسیؔ)

(۲۶) مجلس کی بدبو کو مشک وعنبر کی خوشبو میں تبدیلی بخشنے والا ہے۔ کیونکہ رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک ہے کہ جس مجلس میں رسولؐ پر درود نہ ہوں اس مجلس سے ناخوشگوار بو نکلتی ہے۔ (۲۷) تحمید و صلاۃ کی ابتداء سے کلام میں خوبی و دلکشی پیدا ہوتی ہے۔ (۲۸) صراطِ قیامت عبور کرنے میں ایک مضبوط و طاقت ور سہارا ہے۔ (۲۹) بندے کو "جفا بر محمدؐ" سے یعنی درود سے بے نیاز بن کر جو ظلم و ستم ذاتِ محمدیؐ پر ہوتا ہے درود اُس سے بچا لیتا ہے۔ (۳۰) آسمان و زمین کے درمیان بحکمِ الٰہی، درود خواں کی مدح سرائی ہوتی ہے۔ (۳۱) رحمتِ الٰہی کا بہانہ ہے۔ (۳۲) نزولِ برکتِ الٰہی کا حسین موسم ہے۔ (۳۳) رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے زیادتیٔ اُلفت و محبّت دائمی کا سبب ہے۔ (۳۴) درود خواں پر، رسولؐ کا دل آجانیکا بہترین موقع ہے (۳۵) بندے کی ہدایت اور قلب کی حیات و زندگی کا مدار ہے۔ (۳۶) صدائے درود، سماعتِ رسولؐ میں، قبولیّت و خوشنودگی کا تمغہ حاصل کر لیتی ہے۔

(۳۷) صراطِ قیامت پر قدم کو لڑکھڑانے سے بچا لیتا ہے۔ (۳۸) قدرِ قلیل درود بھی شکرِ نعمت الٰہی کے لیے کافی ہے۔ (۳۹) درود بذاتِ خود ذکر و شکر الٰہی اور اس کے احسان کی معرفت کی دلیل ہے۔ (۴۰) درودِ مصطفےٰؐ. نزدِ خدا، بندہ کا سوال و دعا بن کر پہنچتا ہے۔ (۴۱) ثمرۂ عظیم یہ ہے کہ درود سے صورتِ رسولِ پاکؐ، بندہ کے نفس میں منقّش ہو جاتی ہے۔ (۴۲) کثرتِ درود، شیخ مربی و پیر دستگیر کی کی جگہ لے لیتی ہے۔ (۴۳) شرفِ اکبر ہے کہ درود خواں کی سکرات موت کے وقت

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا سلام سُنا کر اور جنت کی نعمتیں بتا بتا کر مرنے والے کا دل خوش کرتے ہیں۔ کلام ربّ العالمین ہے ”اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ“

جو لوگ پاکیزہ حالت میں ہوتے ہیں۔ اُن سے قبضِ رُوح کے وقت فرشتے کہتے جاتے ہیں کہ تمہارے اُوپر سلامتی ہے، جنت میں داخل ہو جاؤ اس عملِ خیر (و رحمتِ خدا) سے جو تم کرتے تھے۔

★ ——— حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شیخ المشائخ حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ”یا شیخ میری ایک بیٹی گزر چکی ہے اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں“۔ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ”بعد نماز عشاء چار رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ ”اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ“ ایک ایک بار پڑھو، پھر دایاں کروٹ لیٹ کر نیند آنے تک سیّدُ السّادات، صاحبِ معجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجتی جاؤ“

عورت نے حکم بجا لائی اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اُس کو عذاب میں مُبتلا پایا۔ گندھک کے لباس میں ملبوس، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے، اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی دیکھیں۔ خواب سے بیدار ہو کر، حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالتیں بیان کیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ”راہِ خُدا میں حسبِ طاقت صدقات و خیرات کرو۔ بہت مُمکن ہے کہ ارحمُ الرّاحمین اُسے چُھٹکارا عطا کر دے۔“

خواجہ حسن بصریؒ نے رات کو جب آرام فرمایا تو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغِ جنّت میں ہیں۔ وہاں ایک حسین وجمیل دوشیزہ پر نظر پڑی، جو کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نُور کا تاج ہے۔ اُس دوشیزہ نے درخواست کی کہ "اے شیخ بصریؒ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟" جواب دیا کہ "نہیں"! تو لڑکی نے کہا "میں اُس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے رسُول اللہ علیہ الصّلاۃ والسّلام پر دُرود بھیجتے ہُوئے سونے کا حُکم فرمایا تھا۔" حسن بصریؒ کہنے لگے "تمہاری ماں نے تو کچھ اور قسم کی حالتوں کا اظہار کیا تھا!" لڑکی بولی کہ "میری والدہ نے حالت صحیح بتائی تھی" خواجہ حسن بصریؒ نے پُوچھا کہ "یہ درجہ اب تُم کو کیسے نصیب ہُوا؟ لڑکی نے جواب دیا کہ "میری والدہ کے قول کے مطابق ہم ستر ہزار افراد عقوبتِ الٰہی میں مُبتلا تھے کہ اچانک ایک خدا رسیدہ بزرگ ہمارے مقابر کے مُقابل سے گزُرا اور دُرود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب فرمایا۔ اللہ جلّ شانہٗ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مردِ صالح کے دُرود کے طفیل بخش دیا ہے، مجھے اِتنا حصّہ نصیب ہُوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اِس واقعہ کو امام قرطبیؒ نے بھی اپنی کتاب "التذکرۃ" میں بیان فرمایا ہے۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار، دل پُر جوشِ وجد
لب پہ شُکرِ بخششِ ساقی، پیالی ہاتھ میں

ہے اُنہیں کے دم قدم سے باغِ عالم کی بہار
وُہ نہ تھے، عالم نہ تھا، گر وُہ نہ ہوں، عالم نہیں

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طُرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے، تیری ہی داستان ہے
وُہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وُہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے وُہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

★ —— حضرت امام محمدؒ بن سلیمان جزولیؒ فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر میں جب نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیئے ایک کنویں کے پاس گیا، مگر پانی نکالنے کا سامان میسّر نہ آیا حالتِ حیرت میں اِدھر اُدھر تک رہا تھا کہ ایک بلند جگہ پر سے ایک چھوٹی عُمر کی لڑکی کی نظر مجھ پر پڑی۔ کہنے لگی کہ "آپ کون ہیں؟" جب میں نے اس کو اپنا نام و پتہ بتا دیا تو وہ بول پڑی کہ "آپ وہ شخص ہیں جن کی تعریف بچّہ بچّہ کی زبان پر ہے اور کنویں سے بغیر ڈول اور رسّی کے پانی نکالنے سے عاجز و مُتحیّر ہیں؟" یہ کہکر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی اُبھرتے ہُوئے زمین پر بہنے لگا امام محمدؒ وضو سے فارغ ہو کر لڑکی سے مخاطب ہوئے کہ "اے لڑکی! تجھے خُدا کی قسم! کچھ تو بتا دے کہ یہ رفعت و منزلت کی حصُول کی کیا عِلّت ہے؟" لڑکی نے جواب دیا کہ "اُس رسُولِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم پر درود کی کثرت سے، جو ریگِ زارِ صحرا میں چلتے وقت، جنگل و بیابان کے جانور۔ اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ لپٹ کر، "یارسُول اللہ ﷺ" کی صدائیں بلند کرتے ہُوئے فیوُضات بے نہایت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت امام مُحمدؒ بن سُلیمان الجزولیؒ نے یہ سُن کر قسم کھالی کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درُود شریف میں ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔

اِس کتاب کا نام عالمِ اسلام میں "دلائل الخیرات" سے مشہور و معرُوف ہے۔

# درود و سلام کا عمل
## اور
## انعام و اکرام کی بارشیں

★ —— "جذب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرفؒ کو سونے سے پہلے ہر رات ایک معین عدد درود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف لائے ہیں اور اپنے نورِ جمال سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہٗ رسولِ خدا فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو درودوں کی کثرت کرتا ہے میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعدؒ کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی میں نے اپنے رخسار کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک خوشبو میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ درود اور درود خواں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس درجہ محبت و الفت ہے۔

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
تاج و فخرِ انبیاء تم پہ کروڑوں درود

★ —— شیخ احمد بن ابی بکرؒ اپنی کتاب میں شیخ مجدالدین فیروز آبادیؒ سے

نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلنسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلیؒ ابوبکر مجاہد کے پاس پہنچے ابوبکر مجاہدؒ از روئے اکرام شبلیؒ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرمایا اور شبلیؒ کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا۔ اقلنسیؒ نے کہا "یا سیدی آپ یہ حرکت شبلیؒ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے لوگ اس کو" دیوانہ کہتے ہیں! حضرت ابوبکر مجاہد نے فرمایا کہ یہ میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات میرے خواب میں تشریف لائے اتنے میں شبلی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے شبلیؒ کے آتے ہی رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود کھڑے ہو گئے اور اس کو سینہ سے لگا لیا' پھر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ آپ شبلیؒ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضرت سرکارِ دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا" ہاں! وہ ہمیشہ بعد اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرتا ہے" لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ" اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جواد و کریم، تم ہو رؤف رحیم
بھیک ہو داتا عطا، تم پہ کروڑوں درود

★ ——— حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال فرمایا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟" کہنے لگے کہ "اے شبلیؒ کچھ نہ پوچھو کہ عظیم ہولناکیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا پسینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی ہو گی ورنہ یہ

حال کیوں ہے !" آواز آئی کہ یہ عذاب دُنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین وجمیل عطر میں بسا ہُوا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا' اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلائے۔ میں نے کہا "اے دوست! اللہ تجھ پر رحمت برسائے' براہِ کرم بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں ؟ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہُوں جس کو تمہاری کثرت دُرود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ نے حُکم دے رکھا ہے کہ ہر شِدّت و مُصیبت میں تمہاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب "مِصباح الظلام" میں بر سبیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس، ایک تمہاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا، تم پہ کروڑوں دُرود

★ ——— شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "جمع الجوامع" کے دیباچہ میں رقم کرتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبداللہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوزرائہ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پُوچھا کہ "تم کو یہ مرتبہ کیسے ہاتھ آیا ؟" کہنے لگے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم لکھی ہیں اور ہر حدیث رقم کرتے وقت "قال رسُول اللہ" کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا ہے۔ اسی سبب سے اللہ جلّ شانہٗ راضی اور مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خُوش ہو کر مجھے یہ درجہ و فضیلت عطا کیا ہے۔

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا، تم پہ کروڑوں دُرود

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مُصطفیٰ ﷺ تمُ پہ کروڑوں درود

★ —— حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک خدا رسیدہ بزرگ تین ہزار دینار کا مقروض ہو گیا ہے قرضدار نے مطالبہ کی صورت میں قاضی شہر کے پاس مقدمہ دائر کر دیا مردِ صالح نے اِقرار کیا اور عجز و ناداری کا اظہار کیا، قاضی صاحب نے اُس کو ایک ماہ کے اندر قرض کی ادائیگی کا حُکم صادر فرمایا۔ وہ بزرگ قاضی کے کمرے سے نکل کر سیدھا محرابِ مسجد میں آبیٹھا۔ اور بصد عاجزی و اِنکساری زار زار روتے ہوئے پیشِ پروردگارِ عالم سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود بھیجنا شروع کر دیا، ستائیسویں رات خواب آیا کہ کوئی بولنے والا بولتا ہے کہ فکر مت کر تمہارا قرض اللہ جلّ شانہٗ ادا فرمادے گا تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچو اور اس سے کہدو کہ رسُولِ اعظم محمدؐ رسُول اللہ فرماتے ہیں کہ آپ میرا قرض تین ہزار دینار ادا کریں۔" وہ زاہد پاکباز فرماتے ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا۔ خوش حالی کا اثر اپنے اندر پایا۔ اپنے دِل میں کہا کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمہارے خواب کی سچائی کا کیا ثبوت ہے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! وہ دِن اِس فکر میں گزر گیا، پھر دوسری رات، رسُولِ مُعظّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دیدار نصیب ہوا، ہو بہو پہلی رات کے مانند حُکم فرمایا۔ میں خوشی خوشی بیدار ہوا تو، لیکن طبعِ بشرّیت کی بنا پر آج بھی نہ گیا۔ تیسری رات پھر رسولِ مکرمؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت ہوئی۔ فرمانے لگے کہ "تمہارے نہ جانے کی وجہ کیا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر وزیر میرے خواب کی دلیل چاہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ حضرت محمد

علیہ الصلاۃ والسلام نے اِس بات پر میری تعریف کی، اور فرمایا کہ اگر وہ علامت یا ثبوت دریافت کرے تو بغیر کسی خوف وخطر کہدینا کہ آپ وزیر صاحب ہر روز بعد نمازِ فجر طلوعِ آفتاب تک، کسی سے بات کرنے سے پہلے، درود کا تحفہ پانچہزار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے ہیں۔ اِس راز کو سوائے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے کوئی نہیں جانتا۔ بیداری کے بعد بڑی ہمت سے وزیر کے سامنے حاضر ہوکر خواب بیان کیا۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت اور علامت کو بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہو گئے اور مجھے مرحبا کہا، اس کے بعد تین ہزار دینار لاکر مجھے قرض ادا کرنے کے لیے دیا۔ پھر تین ہزار لاکر کہنے لگا کہ اِس کو اپنے اہل وعیال کے نفقہ کے لیے رکھ لو، پھر تین ہزار دینار زائد لاکر مجھے دیے اور کہا کہ اس سرمایہ سے تجارت کرو، اور مجھ سے قسم لے لی کہ ان سے رابطہ، محبت قطع نہ کروں اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو ان کو اطلاع کیے بغیر نہ رہوں۔ پس میں نے تین ہزار دینار اٹھاکر قاضی کے سامنے رکھدیئے۔ قرض پانے والے نے یہ تماشا دیکھ کر، کہ مجھ جیسے نادار نے اتنا بڑا سرمایہ کہاں سے اڑا لیا۔ متحیر و مبہوت ہو گیا۔ میں نے دیناروں کی گنتی کر کے قاضی صاحب کے حوالہ کیے اور سارا قصہ سنا دیا۔ قاضی کہنے لگا کہ یہ شرف وکرامت وزیر کے حصہ میں کیوں آئے؟ میں عدالت کا سرپرست ہوں، اِس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اُس وقت قرض پانے والا چہک کر کہنے لگا کہ "اس شرف وکرامت کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں۔ کیوں کہ قرض میں نے دیا ہے۔ وزیر و قاضی نے نہیں دیا۔ میں نے اِس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر معاف کر دیا ہے اور یہ شخص میرے قرض سے بری ہے"۔ قاضی کہنے لگا کہ "جو رقم میں نے اللہ

اور اس کے رسول ﷺ کے لیے نکالی، واپس نہیں لوں گا، مَیں قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار لیکر باہر آیا، پھر حق تعالیٰ کا حسبِ استطاعت شُکر ادا کیا، اور راہِ خدا میں بھی صدقہ کیا۔

دل کرو ٹھنڈا میرا ، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا ، تم پہ کروڑوں دُرود
اور کوئی غیب کیا ، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چُھپا ، تم پہ کروڑوں دُرود

★ —— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب علیہ الصلاۃ والسّلام نے فرمایا کہ سنیچر کے دِن مجُھ پر دُرودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہود اُس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سنیچر کو مجُھ پر سَو دُرود بھیجے اُس نے اپنے نفس کو جہنّم سے چھُڑا لیا اور میری شفاعت بروزِ قیامت اس کے لیے مجُھ پر لازم ہو گئی۔

✪ —— حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جس نے بروزِ جمعہ مجُھ پر ایک بار دُرود بھیجا وُہ قیامت کے دِن ایک ایسے نور کی معیّت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصّہ ملنے کی گنجائش ہو گی۔

خُدا جدھر ہے ، اُدھر نبی ہے ؏ جدھر نبی ہے ، اُدھر خُدا ہے
کرم خُدا کا اُدھر ہی ہو گا ؏ جدھر وُہ عالی مقام ہو گا
اِسی تمنّا میں سر م پڑا ہے ؏ یہی سہارا ہے زندگی کا
بُلا لو مجھکو مدینے مَولیٰ ؏ نہیں تو جینا حرام ہو گا

★ ———— "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوا جب کہ ذکرِ رسولﷺ کی مجلس قائم تھی، حضرت عائشہؓ فرما رہی تھیں "کہ ہر روز طلوعِ آفتاب ہوتے ہی سترؔ ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسولِ اطہر علیہ الصلاۃ والسلام کے روضہ شریف کے آس پاس پَر افشانی کرتے جاتے ہیں۔ اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اُس وقت دوسری جماعت ہفتادؔ ہزار فرشتوں کی پہنچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اُترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں، جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوعِ آفتاب کے وقت دوسری جماعت، اتنی ہی تعداد کی، آجاتی ہے۔ اِسی طرح روضۂ رسول علیہ الصلاۃ والسلام کے گرداگرد ہمیشہ ستر ہزار فرشتے پَر افشانی کرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے حاضرِ خدمت رہتے ہیں۔

سنگِ درِ حضورﷺ سے، ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے، دِل کو قرار آئے کیوں

# نعمتہائے ربّانی کی گل ریزیاں

★ —— حضرتِ عین النعیم محمدؐ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وِلادت سے قبل آسمان، اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا، اور کہتا تھا کہ "اے پستی میں اوندھی پڑی ہوئی زمین! ذرا دیکھ! عرشِ الٰہی، ملائکہ، سورج، چاند اور ستاروں سے میرا خانہ آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتہائے ربّانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخر و ناز عرصۂ دراز تک جاری رہا۔

جب اصلِ کائنات وفخرِ موجودات محمدؐ علیہ الصلوات والتسلیمات کی آمدِ سعید، دُنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دِل کی بھڑاس نکالنے کیلئے، مدّتوں کے بعد سر اُٹھا کر آسمان کو للکارا کہ "اے بلندی ورفعت پر اترانے والے، اپنی چمک دمک پر ناز کرنیوالے ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وُہ نبیٔ آخرالزّمان، سیدِ کون ومکاں ہیں جس کی ضیاء سے تمہاری مفاخروں نے ضوٗ پائی ہے، اور جس کے وُجود سے خُدا کی خدائی میں رونق آئی ہے۔ اِس ہستیٔ رفیع پستی کی بعثت اور دعوتِ بشریعت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر جرأت ہو تو کچھ فرماؤ؟"

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گُنگ ہوگئی اور اُس عطائے بے بہا سے محرُومیت پر زار زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جلّ شانہ وعزّ اِسمہٗ کو، ناموسِ محمدیؐ پر زمین کا ناز، اتنا بھایا کہ جذبۂ محبّت و رحمت جوش زن ہوا فرمانے لگے کہ "اے زمین! جب تم کو میرے محبوبؐ کے

وجودِ بحرِ جُود پر اتنا ناز و فخر ہے، تو میں نے بھی تیری مٹی کو شرق سے غرب تک میرے طاہر و مُطہّر محبوبِ خُوشتر کے صدقے میں اُس کے اور اُس کی اُمّت کے لیے آج سے لیکر پاک ہونے کی عزّت کا تمغہ بخش دیا ہے۔

تمہاری ساری سطح کو قابلِ سجدہ بنا دیا گیا۔ لہٰذا حضرت عزّ العرب و محبوبِ کاشفُ الکرب علیہ الصلاۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ "جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا" میرے مالک نے میرے لیے تمام رُوئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے، حالانکہ کسی نبی کی اُمّت کے لیے کُل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اِس کے بعد ربُّ الارباب نے آسمان کی حسرت و زاری پر رحم کھاتے ہوئے فرمایا کہ" اے فلکِ بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا ہوں، اُس کو بغیر جرم و خطا کے پستی نہیں دِکھاتا۔ رونا بند کر! میرے محبوب ﷺ "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی" کی قدمبوسی تمہیں شبِ معراج نصیب ہوگی۔ جب میرا پیارا سج دھج کر، بن ٹھن کر میرے پاس آئے گا" تو مسکراتے ہوئے لجا لجا کر اُن کی بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوبِ صاحبِ الفرج و دافعِ الحرج علیہ الصّلوٰتُ والتّسلیمات مَا لَیْسَ لَھَا نہایت الدرج پر ناز کرنے کی وجہ سے اللہ جلّ جلالہٗ نے محض فضل و کرم سے پاک و طاہر بنا دیا، تو اُمّتانِ محمّدی ﷺ و جاں نثارانِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر صلوٰتُ الرسول ﷺ کے تازہ بتازہ، رنگ برنگ کے پھول نچھاور کرنے کو خوشنودیِ الٰہی یقین کرے تو اُن کے نامۂ اعمال کیوں پاک و طاہر اور باہر و زاہر نہ بن جائیں۔

# عنایاتِ قدّوسی کی چند جھلکیاں

★ ——— حضرت رسُول خوشتر، برتر از ماہ و اختر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ مَیں حبیبُ اللہ ہُوں، نعمتِ اللہ و ذکرِ اللہ ہوں، نورُ اللہ و حقّ اللہ ہُوں، رحمتُ اللہ و ہدیۃُ اللہ ہوں، سیفُ اللہ، شرفُ اللہ اور نصیحُ اللہ ہوں۔ روزِ محشر میرے ہاتھ "لواء الحمد" ہوگا جس کے سایہ تلے آدمؑ سے لیکر عیسیٰ علیہم السّلام تک جُملہ انبیاء ہونگے۔ میں سیّدُ الشافعین ہُوں۔ سب سے پہلے بروزِ بعث و نشور قبر سے مَیں سر اُٹھاؤنگا۔ میں حاشر سے مُلقّب ہوں۔ میرے بعد بندگانِ خدا کا حشر ہوگا۔ میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے، رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کُنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب "ماحی" ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا اور سطحِ زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا، میری ذات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مُنتخب فرمایا ہے۔ میں بلقبِ "عاقب" مُلقّب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسُول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدّوسی سے زیادہ فخر کی بات دُنیا و آخرت میں اور کیا ہو سکتی ہے!

★ ——— اسرع الحاسبین، اکرمُ الاکرمین جلّ شانہٗ نے کلامِ حکیم میں فرمایا ہے: "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" پھر اس کلامِ ربّانی کی تائید میں جبرئیلؑ کے ذریعہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے "اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيْ" یعنی ایمان کی کمالیت تیرے ذکر پر مُنحصر ہے جس نے تجھے یاد کیا اُس نے مجھے یاد کیا۔ لہٰذا صرف "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے اِقرار سے مومن نہیں بن سکتا جبتک "محمّدٌ

رسول اللہ" کا ایقان واقرار ہو۔ اذان میں، اقامت میں، خطبہ میں نماز میں، تشہد میں کلمۂ طیبہ وشہادت میں "میرے ذکر کو ذکرِ الٰہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے مجھ کو ذکرِ صلاۃ کے ساتھ قرآن حکیم میں یاد فرمایا ہے"۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" بعدہٗ مجھے حکم فرماتا ہے "وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کہ نعمہائے بیشمار و بے نظیر کا شکر تحدیث نعمت اور تبیان رحمت کے ساتھ اے میرے محبوب بشیر و بے نظیر زندگی بھر اعلان کرتا جا۔

عز العرب وفخر العجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اَلتَّحَدُّثُ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ شُکْرٌ وَّتَرْکُہٗ کُفْرٌ" اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا بیان کرنا شکر ہے اور ایسا نہ کرنا ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے۔

تو جب عن النعیم، نعمۃ اللہ کی آمد مبارک پر ناز کرنے کی بدولت، پستی میں پڑی ہوئی مٹی کو اشرف المخلوقات نسلِ ابوالبشر کے سجدگاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو ہم اُمتانِ خیر البشر، نصیح اللہ ونعمۃ اللہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، اگر صلوات الرسول میں فرصت کے اوقات کو صرف کریں، تو ضرور مطیعِ رحمٰن اور مادحِ رحیم و رؤف کی فہرست میں جگہ پانے کا یقین مثل عین الیقین ہو جائے گا۔

# رحمتِ خداوندی کا جمال و کمال

★ ——— حضرت ابو البشر آدم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السّلام کو پند و نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے پیارے بیٹے! میری جبیں سے منتقل ہو کر تمہاری پیشانی میں جو یہ نور چمک رہا ہے وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جو نبیوں کا سرتاج ہے اور وہ نبی آخر الزمان ﷺ ہے۔

بیٹا! جب جب کہ تو اللہ کا نام لیا کرے، محمد ﷺ کے نام سے اللہ کے نام کو سجایا کر، کیونکہ ذکرِ محمد ﷺ کے بغیر ذکرِ خدا میں رونق نہیں آتی۔ اسم "اللہ" اس وقت اپنے جمال کمال کا مظاہرہ فرماتا ہے جب اس کے ساتھ اس کے کمالات کا حقیقی مظہر اسم "محمد ﷺ" آجاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت شیث علیہ السّلام نے دریافت کیا کہ "اے والد بزرگ! آپ ہمیشہ بڑی ترغیبی انداز میں نبی آخر الزمان ﷺ کا وصف کرتے آئے ہیں ذرا اتنا تو بتلا دیجئے کہ آپ میں اور نبی آخر الزماں میں کیا فرق ہے؟"

حضرت آدم علیہ السّلام یہ سن کر خوف و حیرت سے فرمانے لگے کہ اے جانِ پدر! محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کبھی بھی میرا مقابلہ ہرگز نہ کرنا ان کی بزرگی و شرف کا اندازہ اور ان کی اُمّت کا موازنہ میرے ساتھ کرنے سے تجھے پتہ چل جائے گا۔ کہ ان کا مرتبہ میری قوّتِ رسائی کی حد سے بعید ہے۔ بیٹا! غور سے سُن اور یاد رکھ:

(۱) مجھ سے ایک بے خیالی میں بھول ہو گئی تھی تو بحکمِ الٰہی میرے کپڑے نکل گئے۔ میں بے سَتر ہو گیا۔ جنّت کے پتوں سے سَتر چھپانے کی کوشش کی گئی تو پتے مجھ سے

بھاگنے لگے اور پناہ مانگنے لگے۔

مگر اُمّتِ محمدی علیہ الصلاۃ والسّلام ہزار گناہ دانستہ کرے گی پھر بھی ان کا ستر نہیں کھُلے گا۔ وہ بے ستری سے بچ جائیں گے۔ اور میں بچ نہ سکا۔

(۲) بیٹا! ایک خطا مجھ سے سرزد ہو گئی تھی۔ مجھے میرے گھر سے نکال دیا گیا فرشتوں نے ملامتیں کیں۔

مگر اُمّتِ محمدیؐ گناہوں پر گناہ کرے گی۔ پر ان کو بے گھر نہیں کیا جائے گا۔ فرشتوں کو ملامت کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

(۳) جانِ پدر! میرے ایک قصور پر دونوں جہان میں اللہ جلّ شانہ، نے ڈھنڈھورا پیٹ دیا۔ میری بڑی رسوائی ہوئی "وَعَصٰیٓ اٰدَمُ رَبَّہٗ" "دیکھو آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کرلی" میری تمام اولاد کے سامنے میری رسوائی کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔

لیکن اُمّتانِ رسول آخر الزمانؐ ہزار قصور کرے گی۔ اشتہارِ عصیاں بانٹا نہ جائے گا۔ مجھے رُسوائی کا مُنہ دیکھنا پڑا اور ان کو اللہ پاک نے رسوائی سے بچالیا۔

(۴) لختِ جگر! ایک معمولی جُرم پر مجھ سے میری اہلیہ کو جُدا کر دیا۔ مَیں سرندیپ لنکا میں، اور تمہاری ماں جدّہ میں، ایک دوسرے سے جُدا اور بے خبر رہے۔

مگر اُمّتِ محمدیؐ بے شمار جُرم کرے گی۔ ان کی بیویاں اُن سے جدا نہ ہونگی تمہاری والدہ کو فرقت کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں ان کی بیویوں کو مفارقت کے داغ سے ارحم الرّاحمین بچالیں گے۔

(۵) نورِ نظر! مجھے ایک لغزش کی پاداش میں تین سو برس مارا مارا پھرایا اور زار زار رلایا،

ہزار مغفرت طلبی پر بھی اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوئی جب تک آقائے دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ نہ پکڑا میری کشتیٔ نبوت و صفوت ڈوب جاتی اگر محمد علیہ الصلاۃ والسلام کا نام زبان پر نہ آتا۔

مگر اُمت محمدیؐ ہزارہا گناہ دیدہ و دانستہ کرنے کے بعد جب مغفرت کے لیے قبلۂ مناجات کی سمت ہاتھ اُٹھائے گی یا سجدہ میں گر پڑے گی جوشِ رحمتِ خُداوندی انکو لمحہ بھر میں خلاصی عطا کرے گی ان کی توبہ قبول ہونیکے لیے لمحہ بھر کی طلب و ندامت کافی ہوگی۔ تین سو برس بعد مجھے نجات کی خبر ملی انہیں لحظہ بھر میں چھٹکارا مل جائے گا۔

(۶) اے میرے باغ زندگی کے پھول! ایک خطا پر، جس کا مجھے نہ ارادہ تھا نہ احساس اور جس کو میں نے گھر کے اندر کیا تھا اس کی سزا میں مجھے گھر سے دُور کر کے بیکسی و بے بسی کی حالت میں، زار زار رُلا رُلا کر مغفرت کی بشارت سُنائی۔

لیکن اُمتِ محمدیؐ گھر سے دُور، شہر سے باہر، دیس بدیس گھوم گھوم کر ہزارہا جُرم اور نافرمانیاں کرے گی۔ پھر جب گھر لوٹ کر استغفار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا دریا بہا دے گا۔ انہیں گھر سے بے گھر نہ کیا جائے گا۔

(۷) اے ثمرِ حیات! ایک خطا پر اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو اپنے گھر کی لذتِ آرام سے محروم کر دیا۔ پردیس میں سخت سخت کلفتوں کا سامنا کر کے زندگی گزارنی پڑی۔

لیکن اُمتِ خیر الانامؐ سے ہزار خطائیں سرزد ہوں گی پھر بھی گھر کی لذّت و مسرّت نہ چھینی جائے گی۔ صحرا و بیاباں کی گشت نوردی، قبولیتِ توبہ و مغفرت کے لیے لازمی نہ ہوگی۔

جانِ پدر ! کہاں تک بیان کروں پیغمبر آخر الزماں ﷺ، باعثِ کون و مکاں اور محبوبِ ربّ دو جہاں کے مناقب کا بیان، میری زبان کی حدِ امکان سے دُور و بعید ہے۔

بیٹا شیث ! مختصر طور پر جان لو کہ تیرے والد کے بے جان ڈھانچہ میں اس وقت تک رُوح گھسنے نہ پائی جب تک میری جبیں پر نورِ خدا کا قدم نہ آیا۔ یعنی مجھے جان ملی تو صِرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دَم قدم سے۔

کوئی ہم جنس اور ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے تیرا والد جنّت میں بھی اُداس تھا۔ میری اُداسی کو دُور فرمانے والا، ہم نشین سے ہم آغوشی مرحمت فرمانے والا خالقِ رسول قرشی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

مجرم قرار پاکر پردیس میں تین سو برس کی گریہ وزاری سے توبہ نہ ملی لیکن جب رسولِ عربی، مکّی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ مانگ کر دربارِ ایزدی میں گڑگڑایا تو فوراً قبولیت کی صدا آئی یعنی میری توبہ قبول ہونے کا سبب وسیلۂ محمدی علیہ الصلاۃ والسّلام تھے۔

پس یاد رکھ ! تیرے والد کی زندگی کا آغاز، ہم نشینیٔ رفیقۂ حیات، اور عذابِ الٰہی سے نجات کا واحد ذریعہ سرکارِ دو عالم محمد اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

اے وارثِ نور ! میری اس بات پر دھیان دے۔

" اگر اپنی حیات کی ابتداء سے انتہا تک کامیابی و سرخروئی چاہتا ہے تو ذکرِ الٰہی کے ساتھ صلاۃ الرسول میں مشغول رہا کر۔ یہ ایک ایسی کنجی ہے جس سے دریائے رحمتِ الٰہی خود بخود وا ہو جاتے ہیں"

# کثرتِ درود و سلام پر عقبیٰ کی خوش خبریاں

★ ——— امام نسائیؒ عثمان بن حنیفؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمتِ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نابینا نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یارسول اللہ! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دعا کیجئے" محبوب کاشف الکرب، عزّ العرب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "جاؤ، وضو کرلو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو" اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیٓ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ"

وہ نابینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمتِ بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قول رسولِ پاکﷺ کا ترجمہ :- اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمد قریشی کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمدﷺ میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

نبیﷺ کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبیﷺ کی سفارش کا واسطہ پیشِ خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبیﷺ کے حضور حاضر ہو کر، اگر وردِ درود کیا جائے تو کیوں دولتِ بصیرت۔ وخدا اپنی عطا نہ ہو؟

★ ——— حضرت ثوبانؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام، کو

حضرت فخرِ موجودات سیّد السّادات علیہ الصلوٰات والتسلیمات سے شدید محبت تھی۔ رسولؐ کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ اُن کا رنگ و رُوپ بگڑا ہوا تھا، اور پریشانی کی علامتیں اُن کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسولِ امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ "اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اُڑا اُڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا کہ "یارسول اللہؐ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپؐ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبیٰ میں جب آپؐ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہوگا اور مجھے اگر جنّت نصیب بھی ہو تو آپؐ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہوگا اور اگر جنّت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپؐ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے"۔

اسی وقت عاشقِ رسولؐ کی تسکینِ خاطر کے لیے جبرئیلؑ کے ذریعہ اکرمُ الاکرمین نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا

اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشقِ رسولؐ کی تسکینِ خاطر کے لیے، ربِّ ذوالجلال اپنے کلامِ حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشقِ رسولؐ سے معمور صلوٰۃ الرسولؐ کی قدر و منزلت بارگاہِ ایزدی میں کس حد تک ہے۔

جب رسولِ اعظم علیہ الصّلاۃ والسلام کی اطاعت کو بعینہٖ خدائے جلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری تعالیٰ نے کلامِ قدیم میں فرما دیا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ (مسلمانوں سے) کہہ دیجئے اگر تم خدا سے محبّت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمانے لگیں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ تو پھر محبّتِ رسولؐ دل میں پیدا کر کے، صلوات الرسولؐ کی شہادت ہاتھ میں لیے، بروزِ محشر عرشِ الٰہی کے رُوبرو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو 'وعدۂ الٰہی کے مطابق' مقاماتِ انبیاء، شہداء اور صلحاء اُس کا بسیرا ہونے کی خوشخبری کلامِ ربُّ العالمین سُناتا ہے۔

بے توائے آرامِ جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

---

ترے معجزے کو گزری ہیں نہ جانے کتنی صدیاں
ابھی چاند کی جبیں پر وہی واقعہ جواں ہے!

انھیں وادیوں سے ہو کر کوئی رہنما گیا تھا
اِسے کہکشاں نہ کہیئے یہ غبارِ کارواں ہے!

اِسی واسطے زیادہ مجھے غم نہیں ہے ہمدم!
میں اُسی کا اُمتی ہوں، جو شہ پیمبراں ہے!

**حبیب البشر خیری**

۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ بعد جمعہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی شَانِ حَبِیْبِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے

# کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

دُور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

# حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ

حسین ہیں اُنؐ کی سب خصلتیں

# صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

درود بھیجو اُنؐ پر اور اُنؐ کی آل پر (سعدیؒ)

# صلوٰۃ وسلام کے مسنون و مقبول نمونے مع ترجمہ فضائل

## الصلاۃ الاولیٰ الابراھیمیۃ

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

### صلاۃ نمبر ۱

ترجمہ: ــــــ اے اللہ پاک رحمت نازل فرما، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور ان کی آل واولاد پر، جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں۔ بے شک ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ و بالاتر ہے۔

### فضائل

یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا بروزِ قیامت میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔ بعض

بزرگوں نے کہا ہے کہ اس کا وِرد رُؤیت نبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا باعث ہے۔

حدیث شریف میں یہ دُرود بدُون لفظ "سیادت" کے آیا ہے۔ یعنی لفظ "سیدنا" موجُود نہیں ہے لیکن امام شمسُ الدّین رملیؒ اور امام احمد بن حجرؒ فرماتے ہیں اس دُرود میں لفظ "سیدنا" بڑھا کر ادا کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اِس سے ادب کی زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔ علّامہ قسطلانیؒ نے "مواہب ارنیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ کیفیات صلاۃ میں یہ صلاۃ سب سے زیادہ افضل واشرف ہے کیونکہ رسُول خدا صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے صحابیوں کو اِسی صلاۃ کی تعلیم فرمائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھالی کہ وہ رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر افضل صلاۃ بھیجے گا، تو اس صلوٰۃ کو ادا کرنے سے وُہ قسم سے بری ہو جائے گا۔

# الصّلاۃ الثّانیۃ

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿القول البدیع صفحہ ۲۳﴾

## صلاۃ نمبر ۲

ترجمہ :۔۔۔ اے پروردگار رحمت نازل فرما، محمد ﷺ پر جو تیرے عبد و رسول ہیں اور نبی اُمّی ہیں۔ اور اُن کی آل پر، ازواج پر، اُن کی ذرّیت پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ و آلِ ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل فرما نبیِ اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل و ازواج، اور اُن کی ذرّیت پر جس طرح آپنے ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر دونوں جہانوں میں برکتیں بھیجی ہیں بیشک تو تعریفوں کا مالک اور زبردست بزرگ و بالا ہے۔

## فضائل

امام محی الدین النروی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاذکار" میں بیان فرمایا ہے کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے، کیونکہ اِس صلاۃ کا ثبوت صحیح بخاری اور صحیح مُسلم میں موجود ہے۔

# الصَّلاةُ الثَّالِثَة

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ——— (الشفاء صفحہ ۵)

## صلاۃ نمبر ۳

ترجمہ :۔۔۔ اے اللہ پاک اپنی رحمتِ کاملہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما۔

اور اُن کو ایسی منزل میں اُتار، جو منزل و ٹھکانہ، روزِ قیامت تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

## فضائل

امام طبرانیؒ، امام احمدؒ اور امام البزاز رحمہم اللہ نے اِس درود شریف کو رویفع بن ثابت الانصاریؓ سے روایت کیا ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

# الصّلاۃ الرّابعہ

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

(القول البدیع صف ۳۲)

## صلاۃ نمبر ۴

ترجمہ :— اے مالکِ رحمت، تمام رُوحوں میں رُوحِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے بڑھ کر رحمتِ کاملہ بھیج، اور تمام جسموں میں سب سے زیادہ جسمِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور تمام قبروں میں سب سے اعلیٰ ترین صلاۃ قبرِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیج۔

## فضائل

امام الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمانِ رسولِ عالی مقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے کہ اِس درود سے میری رؤیت نصیب ہوگی۔ یہ درود میری

شفاعت کا باعث، حوض سے سیرابی کی وجہ ہے اور پڑھنے والے کے جسم کو دوزخ پر حرام کرنے والا ہے۔

# الصلاۃ الخامسۃ

⑤ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

(الحزب الاعظم صفحہ ۳۰۳)

## صلاۃ نمبر ۵

ترجمہ:— اے پروردگار! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانۂ اول وآخر اور عالم ملکوت میں، روزِ محشر تک رحمت نازل فرما۔

## فضائل

امام شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس طرح سلام کیا "السلام علیکم یا اھل العز الشامخ والکرم الباذخ" سرکار دو عالم ﷺ نے اس کو اپنے اور ابوبکرؓ کے بیچ بٹھا لیا۔ حاضرانِ مجلس اس حصولِ قربت پر متعجب ہوئے۔ سیدِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ایک ایسا درود پڑھتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! اس درود کی کیا کیفیت ہے؟" تو حضرت شاہ کونین صلی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلّم نے مندرجہ بالا درود شریف بیان فرمایا۔ مکمل واقعہ گزشتہ کسی صفحہ پر ذکر ہو چکا ہے۔

# الصّلاۃ السّادسۃ

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ۔ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۰۴)

## صلاۃ نمبر ۶

ترجمہ:- اے باری تعالیٰ! محمدؐ اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایسی خاص صلاۃ بھیجئے جو آپ کی خوشنودی و رضامندی کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا پورا ادا کرنے والا ہو، اور اُن کو مقام وسیلہ اور وُہ مقامِ محمود عطا ہو جن کا وعدہ آپ اُن سے کر چکے ہیں۔

## فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی ہے کہ جس نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہو گیا۔

# الصلاۃ السابعۃ

⑦ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(القول البدیع صفہ ۹۵)

## صلاۃ نمبر ۷

ترجمہ:— اے ربّ العالمین! اپنے عبد و رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجیئے اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

## فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے تھے کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے۔ یہ اس کے لیے بیشمار ثواب کا، اور پاکیزگیٔ اعمال کا سبب بنے گا۔ اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشتِ بریں ہوگا۔

# الصلاۃ الثامنۃ

⑧ ”صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ“

## صلاۃ نمبر ۸

ترجمہ:— محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر،

اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

## فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جو اِس درود شریف کا وِرد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستّر ہزار رحمت الٰہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کی مُحبّت کا مرکز اور منظورِ نظر بزرگان بنا دیتا ہے اس درود خواں کے ساتھ وہ بُغض رکھے گا جِس کے قلب میں مُنافِقت پوشیدہ ہو۔

حافظ سخاویؒ حضرت فقیہ ابی اللیث سمرقندیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خضرؑ و الیاسؑ علیہما السلام کی مُلاقات سے مُشرّف ہُوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھا جس کا نام "اسمویل" تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا تھا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلا۔ دشمن اُسے آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ "وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحلِ سمندر میں گھاٹی بنا کر اس کی تاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیں گے" اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحلِ سمندر میں چھپے رہے جب اسمویلؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویلؑ کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو نرغے میں آگئے ہیں! اسمویلؑ نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ "صلّی اللہ علی محمد" لگاتے جاؤ۔ پس صلاۃ رسولؐ پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنانِ خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملکِ شام سے ایک شخص نے خدمت رسول ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ "یا رسول اللہ ﷺ میرا والد ماجد پیر فرتوت ہے، چلنے پھرنے سے عاجز ہے لیکن وہ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے" سرورِ کونین علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "ان کو میرے پاس لے آؤ" شامی نے کہا "وہ نابینا ہے کچھ دیکھ نہیں پاتا" سید السادات، صاحبِ معجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہدو کہ متواتر سات رات یہی مذکورۂ بالا درود شریف کی کثرت کرے"۔ جب اُس پیر نابینا نے حکمِ رسول بجالایا بقدرتِ الٰہی و بمعجزۂ نبوی حضرت سرکار دوعالم ﷺ کو خواب میں دیکھ لیا۔

# الصّلاۃ التّاسعۃ

(۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِكَ وَاُذُنَہٗ مِنْ لَّذِیْذِ خِطَابِكَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## صلاۃ نمبر ۹

ترجمہ:--- اے اللہ پاک! رحمتِ کاملہ بھیج، ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے قلب کو آپ نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے، جن کی آنکھوں کو آپ نے جمال سے پُر کر دیا ہے اور جن کے کانوں کو اپنے مزے دار،

دِل پذیر خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت و سلامتی مرحمت فرما۔

## فضائل

علامہ دمیریؒ کی تصنیف "شرح المنہاج" میں ہے کہ شیخ ابی عبداللہ بن نعمانؒ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا۔ تو شیخ مذکور نے آخری دفعہ کی زیارت میں حضرتِ حبیب و حاشر محمدؐ علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت کیا کہ "یارسول اللہ! افضل دُرود کونسا ہے" حضرت سرکار دو عالمؐ نے فرمایا کہ بولو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ الخ"

علاوہ ازیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہؐ سے اپنے لیے ایک خاص درود شریف کی تعلیم کی درخواست کی تو یہ درود صدیق اکبرؓ کو عطا کیا گیا۔ لہٰذا اس کو "صلاۃ صدیقی" بھی کہا جاتا ہے۔

# الصَّلاةُ العَاشِرَة

## (الصَّلاة المنجيّة)

(١٠) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

## صلاۃ نمبر ۱۰

ترجمہ:۔۔۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی خاص صلاۃ بھیجیے جس صلاۃ کی بدولت ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بالکلیہ نجات ملے، جس صلاۃ کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں، اور جس کے سبب ہماری تمام خطائیں درگزر ہو کر ہم پاک وطاہر بن جائیں، اور اس صلاۃ کے ذریعہ آپ کے نزدیک اعلیٰ درجے نصیب ہوں اور اس صلاۃ کی بدولت ہماری زندگی اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں پہنچا دیں اے ارحم الراحمین جس رحمت کا کنارہ نہیں۔

## فضائل

شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح الدلائل" سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود مبارک کو کسی مشکل و مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مشکل اور مصیبت کو دفع و رفع کر دے گا اور حصول مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جہاز پر بحر بیکراں کا

مسافر تھا کہ اچانک ہم کو طوفانی ہوا نے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی اُمید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور چلّانے لگے۔ میری آنکھ لگ گئی اور مَیں سو گیا نیند میں رسول دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بول دے کہ مجھ پر یہ درود شریف "صلاۃ منجیۃ" ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ میں جاگ پڑا اور اہل سفینہ کو اس بات کی خبر کر دی۔ پس ہم سبھوں نے اس درود منجیہ کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار بھی پورا ہونے نہ پایا کہ ہوا بند ہو گئی اور آسمان کھل گیا۔

حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں کہ یہ درود عرشِ الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصّہ میں، جو بھی حاجت. چاہے دُنیوی ہو یا اُخروی، اللہ پاک سے مانگے اللہ پورا فرماتے ہیں۔ یہ درود کوندتی ہوئی بجلی سے زیادہ اجابت وقبولیت میں تیز رفتار ہے۔ یہ درود اکسیرِ اعظم و تریاق مجرّب ہے۔ لہٰذا اس درود کو ناسمجھداروں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

# الصَّلٰوۃُ الحَادِیْ العَشَرَۃ

## (صلاۃ نور القیامۃ)

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيدِكَ إِنْسَانِ فَخْرِ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ لِكُلِّ مَوْجُودٍ صَلَاةً تَدُومُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

## صلاۃ نمبر ۱۱

ترجمہ:— اے اللہ پاک! اپنی رحمتِ کاملہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برسا جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے بھیدوں کا خزینہ ہیں اور تیرے وجود کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری خدائی کا دولہا ہیں، اور تیرے روبرو ہر وقت حاضر رہنے والے ہیں اور تیری بادشاہی کی زینت ہے اور تیری رحمتوں کے خزینے ہیں اور تیری شریعت کا راستہ ہیں جو تیری وحدانیت کی لذت سب سے زیادہ پائے ہوئے ہیں۔ اور جو آپ کی خدائی میں قابلِ فخر ہیں۔ اور تمام موجودات کا باعث ہیں، ان پر رحمتِ کاملہ برسا جو تیرے دوام و بے انتہائی کے ساتھ جاری رہے۔ اور ہماری بقا کے ساتھ باقی رہے جس کی انتہا کو تیرے علم کے سوا کوئی نہ جانے ایسی صلاۃ بھیج جس سے تو راضی رہے، وہ خوش ہوں اور ہمارے بھی کام بن جائیں۔

## فضائل

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو

قدرتی خط کے ساتھ میں نے ایک پتھّر پر لکھا ہوا پایا ہے۔ یہ صلاۃ نور القیامت ہے کیونکہ اس درود کے ورد سے روزِ محشر ایک عظیم نور حاصل ہوگا اور بعض اکابر اولیاء کا قول ہے کہ یہ درود شریف چودہ ۱۴ ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے۔

# الصّلاۃ الثّانیۃ عشرۃ

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

(القول البدیع صفہ ۱۲۹)

## صلاۃ نمبر ۱۲

ترجمہ:— اے اللہ جلّ شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتِ کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

## فضائل

یہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خاص درود ہے۔

حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے؟" تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ "مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔ دُولہا کے لیے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا

ہے اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا ہے جس طرح دولہا و دلہن پر نثار کیا جاتا ہے"۔ میں نے پھر پوچھا کہ "اس عالی مرتبت پر آپ کیسے پہنچے؟" تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ "اس کی "کتاب الرسالۃ" میں درود مذکور رقم کرنے کی وجہ سے ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "احیاء علوم الدین" میں مسطور ہے کہ ابی الحسن الشافعیؒ نے حضرت امام سیدنا ادریس الشافعیؒ کو دیکھا۔ ان کے مقام عالی کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو بولنے لگے کہ یا رسول اللہ! امام شافعیؒ نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب و کتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا"۔

# الصّلاۃ الثالثہ عشرہ

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَّا غَايَةَ لَهَا وَلَآ اِنْتِهَآءَ وَلَا انْقِضَآءَ صَلَاةً دَآئِمَةً

بَدَ وَامِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(القول البديع صـ ۳۸)

## صلاۃ نمبر ۱۳

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیری مخلوق کے لیے نورِ سابق ہیں۔ یعنی پہلا نور ہیں، اور جن کا ظہور دونوں جہاں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے آپ کی طرف سے اتنی تعداد میں صلاۃ ہو جتنی آپ کی مخلوق دنیا سے گزر چکی ہے اور جتنے باحیات اور حیات میں آنے کے لیے باقی ہے اتنی تعداد کی درود ہوں جتنی مخلوق آپ کی نیک ہیں اور جتنی بد ہیں اتنی صلاۃ ان پر ہو۔ جو شمار کو غائب کر دے اور جو حد کو گھیر لے ایسی صلاۃ جس کی انتہا و غایت نہ ہو بلکہ صلاۃ دائمہ ہوں تیری دوامیت کی اسی طرح ان کے آل و اصحاب پر ہو۔ خوب سلامتی کے ساتھ۔

## فضائل

"شرح الدلائل" میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے جس کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنے اوراد اور حزب کو ختم کرتے تھے۔ یہ درود شریف ثواب میں دس ہزار درودوں کے برابر ہے۔

حضرت امام محی الدینؒ جو جنید الیمن سے معروف ہیں فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو صبح و شام دس دس بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حقدار ہوگا۔ اور اس پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوگی اور حفظِ الٰہی کے سایہ تلے رہے گا۔

# الصّلاۃ الرّابعۃ عشرۃ

(۱۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ

## صلاۃ نمبر ۱۴

ترجمہ :۔ اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر، بھیدوں کے بھید پر، غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر، آسانی اور جنّت کے دروازے کی کنجی پر، جو کہ ہمارے آقا محمد ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی پاک اولاد پر، اور برگزیدہ صحابیوں پر، اتنی تعداد میں جو آپ کی نعمتوں اور بخششوں کی ہیں۔

## فضائل

یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیّدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے. وہ اس درود شریف کا اکثار فرماتے تھے۔ حضرت شیخ احمد دحلانؒ فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے اس درود شریف کو قضائے حاجات، کشف کرامات، دفع معضلات اور حصولِ انوار واسرار میں مجرّب پایا ہے۔ بلکہ ہر جائز مقصد کے لیے تریاق اکبر ہے. اس کے ورد کی عدد ہر روز ایک سَو دفعہ ہے

# الصلاۃ الخامسۃ عشرۃ

(۱۵) اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدِن النّبیّ الامّیّ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وسلّم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت

## صلاۃ نمبر ۱۵

ترجمہ:— اے مولائے کل! درود بھیجیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بنیٔ اصل موجودات ہیں اور ان کے آل واصحاب پر صلاۃ کے علاوہ سلامتی بھی عطا کیجیے اتنی صلاۃ جتنی عدد آپ کے علم میں ہے اور اِس قدر وزنی و بھاری صلاۃ جو آپ کے علم میں ہے اور اس قدر زیادتی کے ساتھ ہو جیسا کہ آپ کا علم بیکراں ہے۔

## فضائل

یہ صلاۃ سیدی شمس الدین محمّد الحنفی رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے ہے جو اسرار وعجائب سے اِس قدر معمور ہے کہ حدِّ شمار سے باہر ہے۔ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس درود کی تعریف میں بات کو طول دینا ہمیں پسند نہیں لہٰذا عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

حضرت تسید شریف نعمانی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو ایک بڑے خیمہ کے اندر اولیاء کے جمگھٹ میں خلقِ کثیر کے ساتھ خواب میں دیکھا۔

اچانک آواز آئی کہ یہاں محمد حنفیؒ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر پاس بٹھایا پھر ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص میرا پیارا ہے مگر اس کی سخت اور بے تکی پگڑی پسند نہیں۔ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت حاصل کر لی کہ اس کو عمامہ لپیٹ دے۔ ابو بکر صدیقؓ نے اپنی پگڑی اتار کر سید محمد حنفیؒ کے سر پر لپیٹ دی۔ اور بایاں طرف شملہ چھوڑ دیا۔ حضرت سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس مرتبت کی نشانی وہ درود ہے جو وہ مجھ پر بھیجا کرتا ہے۔ وہ درود مندرجہ بالا درود شریف ہے۔

# الصلاة السادسة عشرة

## (صلاة مصباح الظلام)

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ هُوَ اَبْهٰى مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ؕ

صلاۃ نمبر ۱۶

ترجمہ:— اے اللہ صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

جو سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں۔ اور صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقائے کونین پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کی تعداد میں۔ اور صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقائے نبئِ مکرمؐ پر، زمین کی نباتات اور درختوں کے پتّوں کی تعداد میں۔

## فضائل

حضرت شیخ علی نورُالدین الشونی رحمۃ اللہ علیہ کا مُرتّب کردہ دُرود شریف ہے جس کو اسّی برس تک جامع ازہر میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دُرودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ اُن کی حیات میں اور اُن کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت المقدس، شام، مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ میں اس دُرود شریف کی شہرت پھیل گئی، اور صلاۃ "مِصباح الظلام" کے نام سے مشہور و معرُوف ہوگیا۔

حضرت شیخ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مصر کے ایک شارع عام پر کسی کو صدا دیتے ہوئے میں نے سُنا جبکہ میں سو رہا تھا کہ محمّد عربی علیہ الصلوٰۃ والسّلام، شیخ نورالدین شونیؒ کے پاس تشریف فرما ہیں جو رسُولؐ کو دیکھنا چاہے وہ شیخ نورُالدین شونیؒ کے مدرسہ سیوفیہ میں جائے۔ میں خواب میں دوڑتے ہوئے مدرسہ پہنچا۔ دروازے پر حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے اُن کو سلام کیا اور اندر چلا گیا دوسرے دروازہ پر حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ ان کو بھی سلام کرتے ہوئے اندر کی طرف میں بڑھ گیا پھر تیسرے دروازے پر ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچان نہ سکا۔ جب حضرت شیخ نورُالدین الشونی رحؒ کے حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچا تو میں نے شیخ شونیؒ کو تشریف فرما دیکھا۔ لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں دیکھا تو بندہ شیخ شونی رحؒ کے سامنے مبہوت کھڑا رہ گیا اور اُن کے چہرہ کو غور سے دیکھتا رہا اتنے میں حضرت سرکار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام کے رُخسارِ مُبارک اور پورے جسمِ اقدس کو، صاف وشفّاف پانی کی سطح میں جس طرح صورت چمکتی ہے، مَیں نے دیکھ لیا۔ میں نے رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو سلام کیا۔ رسول پاک ﷺ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنے طریقے کی کچھ باتیں بطور وصیّت ونصیحت مجھ سے کیں۔ اِتنے میں میری آنکھ کھل گئیں۔ جھٹ حاضر ہو کر حضرت شیخ نورالدین شونی رحؒ کی خدمت میں، یہ واقعہ جو مجھ پر گزرا شروع سے لیکر آخر تک مَیں نے سُنا دیا پس حضرت شیخ شونی رحؒ نے فرمایا "قسم خدا کی آج جیسی خوشی ومسرّت مجھے زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی بعدہٗ زار زار رونے لگے اور اِس قدر آنسو بہائے کہ اُن کی داڑھی مُبارک سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔

مزید فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت شونی رحؒ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ "حضرت آپ کا کیا حال ہے؟" فرمانے لگے کہ "میرے پیارے! مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے عالمِ برزخ کا دربان بنا رکھا ہے۔ اِس عالمِ برزخ میں کوئی عمل "یعنی ثواب وثمرہ عمل" داخل نہیں ہوتا مگر سب سے پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

علاّمہ شیخ عبد المعطی السملاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سردارِ کائنات محمّد علیہ الصلاۃ والسّلام نے جبرئیل علیہ السّلام سے پوچھا کہ "اے جبرئیل! عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کرلیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے

جو سورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقائے کونین پر ابو بکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کی تعداد میں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقائے نبیِ مکرمﷺ پر، زمین کی نباتات اور درختوں کے پتّوں کی تعداد میں۔

## فضائل

حضرت شیخ علی نور الدین الشونی رحمۃ اللہ علیہ کا مُرتّب کردہ دُرود شریف ہے جس کو اَسّی برس تک جامع ازہر میں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دُرودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ اُن کی حیات میں اور اُن کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت المقدس، شام، مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ میں اس دُرود شریف کی شہرت پھیل گئی، اور صلاۃ "مِصباح الظلام" کے نام سے مشہور و معرُوف ہو گیا۔

حضرت شیخ امام عبد الوہاب الشِعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مصر کے ایک شارع عام پر کسی کو صدا دیتے ہوئے میں نے سُنا جبکہ میں سو رہا تھا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسّلام، شیخ نور الدین شونیؒ کے پاس تشریف فرما ہیں جو رسُولﷺ کو دیکھنا چاہے وہ شیخ نور الدین شونیؒ کے مدرسہ سیوفیہ میں جائے۔ مَیں خواب میں دوڑتے ہوئے مدرسہ پُہنچا۔ دروازے پر حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہٗ کو پایا۔ میں نے اُن کو سَلام کیا اور اندر چلا گیا دوسرے دروازہ پر حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ ان کو بھی سَلام کرتے ہوئے اندر کی طرف مَیں بڑھ گیا پھر تیسرے دروازے پر ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچان نہ سکا۔ جب حضرت شیخ نور الدین الشونیؒ کے حجرہ شریف کے دروازہ پر پُہنچا تو میں نے شیخ شونیؒ کو تشریف فرما دیکھا۔ لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تو بندہ شیخ شونی رح کے سامنے مبہوت کھڑا رہ گیا اور اُن کے چہرہ کو غور سے دیکھتا رہا اتنے میں حضرت سرکار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام کے رُخسارِ مُبارک اور پورے جسمِ اقدس کو، صاف وشفاف پانی کی سطح میں جس طرح صورت چمکتی ہے، مَیں نے دیکھ لیا۔ میں نے رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو سَلام کیا۔ رسول پاک ﷺ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنے طریقے کی کچھ باتیں بطور وصیّت ونصیحت مُجھ سے کیں۔ اِتنے میں میری آنکھ کھُل گئیں۔ جھٹ حاضر ہو کر حضرت شیخ نورالدین شونی رح کی خدمت میں، یہ واقعہ جو مجھ پر گزرا شرُوع سے لیکر آخر تک مَیں نے سُنا دیا پس حضرت شیخ شونی رح نے فرمایا "قسم خُدا کی آج جیسی خوشی ومسرّت مجھے زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی بعدہٗ زار زار رونے لگے اور اِس قدر آنسو بہائے کہ اُن کی داڑھی مُبارک سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔

مزید فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت شونی رح کو بعد وفات خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ "حضرت آپ کا کیا حال ہے؟" فرمانے لگے کہ "میرے پیارے! مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے عالمِ برزخ کا دربان بنا رکھا ہے۔ اِس عالمِ برزخ میں کوئی عمل "یعنی ثواب وثمرۂ عمل" داخل نہیں ہوتا مگر سب سے پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

علاّمہ شیخ عبدالمعطی السملاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سردارِ کائنات محمّد علیہ الصلاۃ والسّلام نے جبرئیل علیہ السّلام سے پُوچھا کہ "اے جبرئیل! عُمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کرلیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عُمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے

وصفِ عمر رضی اللہ عنہ کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرت باعثِ موجودات سیّد السادات علیہ الصلوات والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابوبکرؓ کے حسنات کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی عمرؓ کے کُل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت میں دکھایا ہے کہ اُن کے سامنے خرمے کا طبق، جوہروں کے مانند چمکدار، حاضر ہیں اور دونوں مزے سے کھارہے ہیں۔ میں نے اِن دونوں سے پوچھا کہ تم نے افضلُ الاعمال واقوال کونسی شئے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ "لآ اِلٰہ اِلّا اللہ" کو افضل پایا۔ آنحضرت علیہ الصّلاۃ والسّلام نے پھر دریافت فرمایا کہ اس کے بعد کونسی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا کہ "آپ پر صلاۃ کو یا رسول اللہ"۔ حضرت خاتم النبوّت نے پھر پوچھا کہ "اس کے بعد کونسی چیز کا درجہ ہے؟" تو دونوں نے جواب دیا کہ "ابوبکر اور عُمر رضی اللہ عنہم کی محبّت ہے یا رسول اللہ ﷺ"۔

چونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے زبانِ وحی سے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دُنیا میں میرے وزیر ہیں، اور روزِ قیامت میرے دائیں ابوبکرؓ اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے دربار کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے محمد مصطفٰے علیہ الصلوات والتسلیمات ہیں اسی طرح بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابوبکر اور عُمر رضی اللہ عنہم کی ذات ہیں۔ چونکہ اس درود شریف میں مدحِ نبی ﷺ کے ہمراہ ذکرِ وزیرانِ فخرُالمرسلین ﷺ بھی ہے لہٰذا یہ درود شریف مقامِ حدِّ ادب

حاصل کر کے، درِ قبولیت تک پہنچنے کا زیادہ حقدار کہا گیا ہے۔

# الصلاۃ السابعۃ عشرۃ

## صلاۃ النور الذاتی

۱۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

## صلاۃ نمبر ۱۷

ترجمہ:۔ اے باری تعالیٰ صلاۃ وسلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ذاتی نور ہیں اور تمام ناموں اور صفتوں میں سرایت کرنے والا بھید ہیں۔

## فضائل

حضرت احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود "نورِ ذاتی" حضرت ابی الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دادہ ہے اور ایک لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے۔ یہ درود شریف مشکل کشائی میں مجرب ہے۔ دافع رنج وبلا ہے سامان

تسکینِ قلب و غذائے رُوحانی ہے

# الصَّلاۃُ الثَّامِنَۃَ عشرۃ

## صلاۃ الفاتح

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹶالْفَاتِحِ لِمَآ اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ

### صلاۃ نمبر ۱۸

ترجمہ:— یاالٰہی صلاۃ وسلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ پر آپ ہی ہر مشکل کو حل کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گزرے ہُوئے تمام انبیاء کے آخر میں آنے والے ہیں یعنی خاتم النبیین ہیں اور جو حق کی حق کے ساتھ مدد فرمانے والے ہیں اور جو تمہارے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ درود نازل ہو اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر اُس کی قدر و منزلت کے مُطابق اور اُن کی بزرگی و قدر تو بہت ہی عظیم ہے۔

یہ صلاۃ فاتح، شیخ محمد شمس الدّین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے جو مصر کے ولیٔ کبیر اور عالمِ شہیر تھے۔ جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسلِ پاک سے میراثِ مقامِ صدّیقیت پر فائز المرام تھے۔ اِس دُرود کا نام "صلاۃِ فاتح" ہے۔

اس صلاۃ کی مداومت کرنے والا، مہالک دُنیا و اَہوال روزِ حشر سے امن میں رہے گا۔ یہ دُرود شریف کُل گناہوں کا کفارہ اور تمام آفات و بَلیّات کا محفوظ قلعہ ہے۔ اور یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان پاک سے املا فرمایا ہوا دُرود ہے۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا پیر کی رات، چار رکعات نفل نماز، پہلی رکعت میں سورۂ قدر، دوسری میں سورۂ زلزال، تیسری میں سورۂ کافروں اور چوتھی رکعت میں معوذتین یعنی سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد درود فاتح کا ہزار بار ورد کرے گا، وہ نبی رحمت لقب، تسکینِ جان و قلب علیہ الصّلوات والتسلیمات کا دیدار پائے گا۔ وِرد کے وقت چاہو تو خوشبودار عُود سے کمرہ کو مُعطر کرلو، اور تجربہ کرکے آزمالو۔

"کوکب الدرّی" میں صاحب "عمدۃ التحقیق" نے رقم فرمایا ہے کہ حضرت شمس الدّین محمد البکری رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حج کو تشریف لے گئے۔ روضۂ پاک کی زیارت کے بعد جب قبر شریف اور منبر مُقدّس کے درمیان بیٹھے تو حضرت جناب مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام نے اُن کے ہونٹوں کی طرف اِشارہ کرکے خطاب فرمایا کہ

"تمہارے اور تمہاری اولاد میں اللہ پاک برکت عطا فرمائے"۔

# الصلاۃ التاسعۃ عشرۃ

## صلاۃ اُولی العزم

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

### صلاۃ نمبر ۱۹

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ وسلام وبرکتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت آدمؑ ونوحؑ وابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰ علیہم السلام اور انکے درمیان جتنے انبیاء ومرسلین گزرے ہیں اُن سب پر صلاۃ ہو اور سلامتی جاری رہے سب کے سب پر۔

### فضائل

اس صلاۃ کی تعریف مالایطیق ہے۔ اس کا نام "صلاۃ اُولی العزم" ہے حضرت ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو اس کا وِرد صرف تین بار کرتا ہے وہ "دلائل الخیرات" اوّل سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

ھزار بار بشویم دہن زمشکِ گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی است

اے مہربانِ انس وجاں، اے محبوبِ ربّ دو جہاں! اگر میں اس غلاظت آمیز مُنہ کو ہزار بار مشک اور گلاب سے دھو بھی ڈالوں پھر بھی آپ کا نام لینا حد درجہ بے ادبی کی بات ہوگی۔

# اَلصَّلٰوۃُ الْعِشْرُوْن

## (صلاۃ السعادۃ)

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

## صلاۃ نمبر ۲۰

ترجمہ: — اے خالقِ دو جہاں! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی تعداد میں جو آپ کے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسی درود جو آپ کی حکومتِ دائمی کے ساتھ ہمیشہ جاری و قائم رہے۔

## فضائل

سیّدی احمد الصّاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کا ہم پلّہ ہے چونکہ یہ صلاۃ دین و دنیا کی سعادتوں کی کنجی ہے اس لیے "صلاۃ السعادۃ" نام رکھدیا گیا ہے۔

جو اس صلاۃ مبارکہ کو ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہوگا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ ہستیوں کی فہرست میں مرقوم ہوگا۔

# الصّلاۃ الحادیۃ والعشرون

## (صلاۃ الرّؤف الرّحیم)

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ ذِى الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ فِىْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِيْمٍ

صلاۃ نمبر ۲۱

**ترجمہ:** — اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں آپ کی طرف سے جاری رہیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو آپ نے رؤف ورحیم اور عظیم اخلاق کے خوش لقبوں کے ساتھ نوازا ہے۔ ان کی وساطت سے آپ کی صلاۃ ان کے آل و اصحاب اور ازواج پر ہر ہر لمحہ نازل ہوں، تمام حادث وقدیم مخلوق کی تعداد کے برابر۔

## فضائل

اس صلاۃ شریفہ کا نام "صلاۃ الرؤف الرحیم" ہے۔ سید شیخ احمد الصّاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی فضیلتوں کا شمار وانحصار طاقت بشری سے باہر

ہے۔ افضل واشرف ہی کہدینے پر اکتفا کرتے ہیں اور کثرتِ ورد کی رغبت دلاتے ہیں۔

# الصّلاۃُ الثّانیۃ والعشرُون

## (صلاۃ الکمالیۃ)

(۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ مِثْلَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ

صلاۃ نمبر

ترجمہ:— اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل پر اس قدر جس قدر جیسا کہ آپ کا کمال ہے اور اس قدر جس قدر کہ آپ کے بے پناہ کمال کے لائق ہو۔

## فضائل

اس درود شریف کو "صلاۃ کمالیہ" کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے اور جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور جس کا ثواب بے نہایت ہے۔

شیخ محمد ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ ابوالمواہب ابن الشیخ عبدالباقی حنبلی بن علامہ احمد المقری مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ کمالیہ چودہ ہزار

درودوں کے ثواب کا ہم وزن وہم پلہ ہے۔

# الصلاۃ الثالثۃ والعشرون

## (صلاۃ عالی القدر)

(۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَلِيِّ الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## صلاۃ نمبر ۲۳

اے اللہ! صلاۃ وسلام وبرکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی اُمی ہیں۔ جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبت والے تیرے محبوب ہیں اور جن کی برگزیدگی عظیم وبیمثال ہے اور اُن کے آل واصحاب پر صلاۃ وسلامتی مرحمت فرما۔

## فضائل

شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوات الدردیر" کی شرح میں، اور علامہ محمد الامیر التصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات "صلاۃ عالی القدر" کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود شرکت فرمائیں گے اور بوقتِ وفات اس کی رُوح پر رُوحِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فگن ہوگی۔ اور یہ

دعا و استغفار کے لیے جامع و مانع صلاۃ ہے۔

روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ بذاتِ خود اس درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر صلاۃ مومنین کے لیے نفع بخش ہے اور صلوات الرسول تنویر قلوب کے لیے زیادہ موثر عمل ہے مگر خصوصًا آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے جب کہ مرشدینِ کاملین کی قلّت ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں پر شکوک و شبہات اور وسوسے کے حملے ہوں گے۔ اس وقت صلاۃ الرّسول مرشدِ کامل کا کام دے گا۔

# الصّلاۃُ الرّابعۃ والعشرون

## (صلاۃ مقبول الرّسول)

(۲۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ ؕ

### صلاۃ نمبر ۲۴

ترجمہ:— اے اللہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر صلاۃ بھیجئے ایسی بے نظیر صلاۃ جو آپ کے شایانِ شان ہو اور ایسے بے نظیر درود کے لائق ان ہی کی ذات ہے۔

### فضائل

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں

لکھا ہے کہ ان کے شیخ حضرت ابی الطاہر احمد خجندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کی کثرت کرنے کی بدولت بارگاہِ نبوّت ﷺ سے "مقبول الرسول" کا خطاب پایا ہے۔

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی کثرت نے وہ فائدۂ عظیم بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گنگ ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اور سب کو اس درود شریف کی کثرت کرنے کی اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

# اَلصَّلٰوۃُ الْخَامِسَۃُ وَالْعِشْرُوْن

(۲۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا اللّٰہُ بِحَقِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

## صلاۃ نمبر ۲۵

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے تمام حیلے اور کوششیں تنگ آچکی ہیں میں مایوس ہو رہا ہوں اے اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں میری مدد فرمائیے۔ مجھے سہارا دیجئے۔

## فضائل

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ، اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مشہور خداترس، مفتی دمشق شیخ علامہ حامد آفندی العمادیؒ کو شاہِ وقت کے بعض وزیروں نے سختی کرنے کا اور قید میں رکھنے کا ارادہ کیا بیچارے مفتی صاحب اس خطرناک خبر سے مطلع ہو کر، رات پریشانی میں گزار رہے تھے کہ آنکھ لگ گئی اور زیارتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو تسلی دی اور یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ مزید ارشاد ہوا کہ جب اس درود کا تُو ورد کرے گا اللہ عزّ اسمہٗ تمہارے کرب وغم کو دُور فرما دے گا۔ مفتیٔ مذکور بیدار ہو کر اس درود کا ورد کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے وزیروں کے خیالات کو بدل ڈالا۔ مقلّبُ القلوب نے وزیروں کی بیدردی کو ہمدردی میں تبدیل فرما دیا اور مفتی صاحب نے سکون کا سانس لیا۔

شیخ مذکور نے مزید فرمایا کہ ان کو ایک بڑی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے چلتے چلتے اس درود کا ورد شروع کر دیا، ابھی ۱۰۰ سو قدم سے زیادہ نہ طے کرنے پائے تھے کہ مسبّب الاسباب نے ان کی مصیبت کو رفع دفع فرما دیا۔

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک بار زبردست فتنہ وبلوہ ہونے لگا میں نے اس صلاۃ مبارکہ کا ورد شروع کر دیا، ابھی ۲۰۰ دو سو بار ختم کرنے نہ پایا تھا کہ ایک آدمی نے آکر مجھے خبر کر دی کہ فتنہ وفساد نے دم توڑ دیا ہے۔ میرے اس بیان کا اللہ گواہ ہے۔"

# اَلصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالعِشْرُوْن

(صلاة تفريجية ، صلاة نارية وصلاة قرطبية)

(٢٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ؕ

## صلاۃ نمبر ٢٦

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃِ کاملہ اور سلام تمام بھیجیے ہمارے آقا محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جس صلاۃ کی بدولت مشکلات حل ہو جائیں، مصیبتیں ختم اور گھٹن دفع ہو جائے، حاجات پوری ہوں، جائز مقاصد کا حصول ہو، ہر کام کا انجام من پسند طریقہ پر ہو۔ اور رحمت کا بادل" ان کے نورانی چہرے کے صدقے میں"، ہم پر برس برس کر ہمیں آسودگی و سیرابی بخشے اور صلاۃ نازل ہو آپؐ ان کے آل و اصحاب پر ہر لمحہ ہر سانس میں اتنی تعداد میں جو آپ کے علم میں ہو۔

شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ اس صلاۃ تفریجیہ کو امام قرطبی سے "خزینۃ الاسرار" میں نقل کرتے ہوئے ترغیبی طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس بار، یا سوبار، یا اس سے زیادہ اس صلاۃ کی مداومت کرے گا اللہ جل شانہٗ وعم نوالہ اس کی مشکلوں کا حل فرمادے گا۔ تکلیفیں اور نقصانات دفع ہو جائیں گے۔ حصول مقاصد میں سہولت ہوگی۔ قدر و منزلت بڑھے گی۔ رزق میں وسعت ہوگی۔ حالتیں دن بدن اچھی ہوتی جائیں گی۔ خیرات وحسنات کے دروازے کھل جائیں گے۔ خلق خدا کے دلوں میں اس کی محبت جائے گیر ہوگی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو کچھ درخواست کریں گے۔ عطا کیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ مداومت کریں۔

یہ درود شریف اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک عظیم خزانہ ہے۔ بلکہ خزائن الٰہی کی کنجی ہے۔ اس درود شریف کا نام "صلاۃ تفریجیۃ"، "صلاۃ قرطبیہ" ہے۔ اہل مغرب اس کو "صلاۃ ناریہ" کے نام سے پکارتے ہیں۔

چونکہ اہل مغرب کی عادت ہے کہ جب وہ لوگ کسی مقصد کے حصول، یا کسی خوف وخطر کے دفع کا ارادہ کرتے ہیں تو بہت سارے لوگ جمع ہوکر، ایک ہی مجلس میں اس "صلاۃ ناریہ" کو چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھتے ہیں اور ہمیشہ یہ نتیجہ نکلا کہ سرعت سے مطلوب کی حصولی ہوتی ہے۔

شیخ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے اس "صلاۃ ناریہ، تفریجیہ" کی اجازت میرے شیخ کامل حضرت محمد سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جبل ابو قبیس پر عطا فرمائی ہے۔

مزید فرماتے ہیں اگر اس کو کم سے کم روزانہ گیارہ[11] بار پڑھنے کی عادت و مداومت کرے گا تو وعدۂ الٰہی کے مطابق "وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔

اگر اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ[313] بار کی مداومت کرے گا تو اس پر اسرارِ الٰہی کے انکشاف کا آغاز ہوگا۔ اور جس شئے کو ملاحظہ کرنا چاہے دیکھ پائے گا۔

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار چار سو چوالیس کے عدد کو سببِ تاثیر میں اکسیر قرار دیا ہے۔

امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جس شخص کو روزانہ ہزار بار "صلاۃ تفریجیہ" کے ورد کی مداومت کی توفیق ہوگی وہ ضرور اس حدیثِ رسول پاک کا مصداق بنے گا۔ "ما لا يصفه الواصفون مما لا عين رأت، ولا اذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر" یعنی وہ کچھ عطا و عنایت ہوگی جس کی صفت بیان کرنے سے لوگ قاصر ہوں گے اور وہ عطا و بخشش ایسی ہوگی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کا دل تصور کر سکا۔

# الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(صلاۃ الکبریٰ لسیّدنا عبد القادر جیلانی)

(۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ

الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ صَاحِبِ الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُومِ اللَّدُنِّيَّةِ ؂

## صلاة نمبر ٢٧

ترجمہ:— اے ذاتِ باری تعالیٰ! صلاۃ وسلام اور برکتیں ورحمتیں نازل فرما ہمارے آقا سرتاجِ دوعالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جس کی ہستی جود وکرم کا معدن ہے اور تیری ذاتِ قدیم کی زبان کا ترجمان ہے، علم وحلم وحکمت کا منبع ہے تو ہی آسمانی رفتار و واقعات کا جاننے والا ہے اور آپؐ کو علومِ لَدُنّیہ کا بخشنے والا ہے۔ اور علومِ دُنیا کا مالک ہے۔

# الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُون

(٢٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَرُوحِ أَرْوَاحِ عِبَادِكَ الدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ وَالْعَبِقَةِ النَّافِحَةِ لُؤْلُؤِ الْمَوْجُودَاتِ وَحَاءِ الرَّحَمَاتِ وَجِيمِ الدَّرَجَاتِ وَسِينِ السَّعَادَاتِ وَنُونِ الْعِنَايَاتِ وَكَافِ الْكَمَالَاتِ وَمَنْشَاءِ الْأَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْأَبَدِيَّاتِ الْمَشْغُولِ بِكَ

عَنِ الْاَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ الْمُسْقِيِّ مِنْ اَسْرَارِ الْقُدُسِيَّاتِ الْعَالِمِ بِالْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ

## صلاۃ نمبر ٢٨

**ترجمہ:** — اے اللہ پاک! صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں۔ اور تیرے بھیدوں کا گھر ہیں جو تیرے نیک بندوں کی روحوں کی خوشبو ہیں، انمول موتی ہیں، سراپا نافہ مشک سے بڑھ کر معطر ہیں۔ موجودات کا ہیرا ہیں، رحمتوں کا حا ہیں، درجات کی جیم ہیں، سعادت و نیک بختیوں کا سین ہیں، عنایتوں کا عین ہیں، کمالات کا کاف ہیں، دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر جو تیرے ذکر میں مشغول ہیں، مشاہدات کے ثمرات سے آسودہ ہونے والے اور قدسی بھیدوں سے سیراب کیے جانے والے ہیں، ہمارے سردار، ہمارے والی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو، اور ان کے برگزیدہ آل پر اور پرہیزگار اصحاب پر صلاۃ وسلام جاری رہے۔

# اَلصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(٢٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

وَرَسُوْلِكَ صَلٰوةً مُّبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ؁

## صلاۃ نمبر ۲۹

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے خاص بندے، خاص نبی اور خاص رسول ہیں۔ ایسی صلاۃ جو برکت اور پاکیزگی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ جس طرح آپ نے ہمیں ان پر صلاۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے۔

## فضائل

حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی "صلاۃ کبریٰ" میں سے یہ تین صلوات منتخب کرکے، جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہو، عاشقانِ سرورِ کائنات اور فریفتگانِ صلوات سیّد السادات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ ان کے مناقب اشتہار سے بے نیاز ہیں۔ لہٰذا ان درودوں کے فضائل بیان کرنے سے بندہ اپنے آپ کو معذور ومجبور یقین کرتا ہے۔

# الصَّلٰوةُ الثَّلَاثُوْن

(۳۰) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ؞

## صلاۃ نمبر ۳۰

ترجمہ:— اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حق دار ہے اور صلاۃ بے غایت وسلام بے نہایت ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو اس حیثیت کی صلاۃ جس کی فرستادگی کا اہل صرف تو ہی ہے، اور ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیری شایانِ شان ہو کیونکہ بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا مالک ہے

# اَلصَّلَاةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلَاثُوْن

(۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِلْءَ اَرْضِكَ وَسَمٰوَاتِكَ ؞

## صلاۃ نمبر ۳۱

ترجمہ:— اے خالقِ کائنات! حضرت محمد محبوبِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجئے ایسی صلاۃ جو افضل ترین ہو تمہارے علم کی مانند بے حد وحساب ہو بلکہ طبقاتِ زمین اور طبقاتِ آسمان معمور ہو جانے تک ان پر درود وصلاۃ مرحمت

فرمائی جائے۔

## فضائل

حضرت ابی عبداللہ الموصلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کی حمد اس افضل طریقہ سے کرے کہ اوّلین و آخرین اور ملائکہ مقرّبین میں سے کسی نے ادا نہ کی ہو اور رسولِ اقدس پر ایسا افضل دُرود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو مندرجہ بالا اصلوات کا ورد فرمائیں۔

# الصّلاۃ الثّانیۃ والثّلاثون

(۳۲) جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ؕ

## صلاۃ نمبر ۳۲

ترجمہ:۔۔۔ رحمتوں کے تودے (ڈھیر، انبار) ہماری طرف سے ہمارے آقا کو، اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر کے وہ مستحق اور اہل ہیں۔

## فضائل

حضرت حافظ ابن الصّلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشرف الموجودات سیّد السّادات علیہ الصلوات والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو مندرجہ بالا درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے۔ ثواب لکھنے والے ستّر فرشتے سَو دن تک اس درود کے ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

اس صلاۃ مبارکہ کو حضرت شیخ عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "عہود کبریٰ" میں رقم کیا ہے۔ پھر مزید فرمایا ہے کہ یہ درود شریف میرے اوراد میں سے ہے اور میں صبح و شام روزانہ ہزار ہزار بار پڑھتا ہوں۔

# الصّلاۃُ الثّالثۃ والثلاثون

## صلاۃ الاکبریہ

(۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَتَقَبَّلُ بِھَا دُعَآئِیْ وَتُحَقِّقُ بِھَا رَجَآئِیْ وَعَلٰی اٰلِہٖ اٰلِ الشُّھُوْدِ وَالْعِرْفَانِ، وَاَصْحَابِہٖ اَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ، مَا انْتَشَرَتْ طُرَّۃُ الْاَذْھَانِ وَاَسْفَرَتْ غُرَّۃُ جَبِیْنِ الْعِیَانِ، اٰمِیْن ۳ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

صلاۃ نمبر ۳۳

ترجمہ:۔۔۔ اے منعمِ حقیقی! صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی صلاۃ جن کی بدولت ہماری نالائق دعائیں قبولیت کا درجہ پا سکیں، ہماری

تمنّائیں پوری ہوں اور درود ہو اُن کی آل پر جو صاحبِ مشاہدہ و عرفان ہیں، اور درود ہو اُن کے اصحابِ کرام پر جو صاحبِ ذوق و وجدان ہیں اور جن سے دانشمندی میں رونق آگئی ہے، اور عقلمندوں کی پیشانی چمکی ہے۔ اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما۔ اے اللہ قبول فرما۔ اور تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفوں کا مستحق پروردگارِ عالم اللہ جلّ شانہ و عمّ نوالہ ہی ہے۔

## الصّلاة الرابعة والثلاثون

(٣٤) اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْنِيْ بِهٖ وَعَلَيْهِ وَفِيْهِ

### صلاة نمبر ٣٤

ترجمہ:— اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس دن میں جس دن میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے یعنی "قیامت کا دن" مجھے ملاقات نصیب فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان کے دل میں۔

## الصّلاة الخامسة والثلاثون

(٣٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ مِنَ الْاَعْظَمِ

صَاحِبِ الْكَنْزِ الْمُطَلْسَمِ وَالْغَيْثِ الْمُطَمْطَمِ وَالْكَمَالِ
الْمُكَتَّمِ لِهَيْئَةِ الْجَمَالِ وَنَاسُوتِ الْوِصَالِ وَطَلْعَةِ
الْحَقِّ هُوِيَّةِ إِنْسَانٍ فِي صِفَاتِ نَشْرِ مَنْ لَّمْ يَزَلْ مَنْ
أُخْضِعَتْ نَوَاسِيتُ الْفِرَقِ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ فَصَلِّ
اللّٰهُمَّ بِهِ مِنْهُ فِيهِ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ؕ

## صلاۃ نمبر ۳۵

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہدایت کے نورِ اعظم ہیں، خزینۂ اسرار اطاعت ہیں، باعثِ بارانِ رحمت و برکت ہیں اور کبھی کمالِ مخفی کے مالک ہیں۔ جمالِ لاہوتی کے مظہر اور وصالِ ناسوتی کے درجے پر فائز ہیں۔ انسانی شکل میں حقانیت کے مظہر ہیں، ازل سے خدائے لم یزل کی صدائے حق پھیلانے والے ہیں، جنہوں نے لوگوں کی پیشانیوں کو حق کی سمت جھکا دیا۔ پس صلاۃ بھیجے اے میرے اللہ پاک، اس کی طرف، ان پر اور ان میں اور سلامتی پر سلامتی ان پر ہو۔

## فضائل

یہ تینوں صلوات امام العارفین، خاتمۃ اولیاء المحققین شیخ اکبر حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب "الفتوحات المکیۃ" کے ہیں۔ اور ان درودوں کا

نام "صلاۃ الاکبریۃ" ہے۔

حضرت شیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبرؒ کے الفاظ اس درود شریف میں "نور الاعظم وکنز مطلسم" سے مراد وہ حدیثِ قدسی ہے۔ جو بغیر واسطۂ جبرئیل علیہ السّلام خود باری تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوب آقائے ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرگوشی میں فرمایا ہے کہ "كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا لَّمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا وَتَعَرَّفْتُ اِلَيْهِمْ فَبِىْ عَرَفُوْنِىْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میری ذات ایک کنزِ مخفی تھی جسے کسی نے نہ پہچانا، پس مجھے اپنا ظہور پسند آیا تو میں نے ایک خاص مخلوق "ذاتِ محمدی" کو پیدا کیا۔ اور اس کی بدولت اپنی پہچان اور شناخت کا نشان بتایا۔ "فَبِىْ" کے اندر ایک راز پوشیدہ ہے۔ عربی حروف کے عدد جمل یعنی ابجد کے حساب سے "محمّد" کے عدد ۹۲ ہے اور فَبِىْ کا عدد جمل بھی ۹۲ ہے تو قولِ الٰہی "فبی عرفونی" کا یہ مطلب ہوا کہ "فَبِمُحَمَّدٍ عَرَفُوْنِىْ" یعنی واسطۂ محمّد وسیلۂ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدولت لوگوں نے میری شناخت اور نشان پایا۔ اگر محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور نہ ہوتا تو میری ذاتِ لاشریک کا علم انسانوں کو نہ ہوتا، تو نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے اپنے ظہور کے لیے نورانی آئینۂ محمدیؐ کو بنایا تاکہ میری قدرت کا عکس آئینۂ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں میرے بندے دیکھ لیں لہٰذا اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضرت سرورِ موجودات کا فرمان ہے "من

رأنی فقد رأی الحق" جس نے مجھے دیکھا اس نے خالق کا پتہ پایا۔ جس نے میری مانی اُس نے رب کی مان لی۔ اب عددجمل پر غور کیجئے :۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| **محمدؐ** | م | = | ۴۰ | **فبی** | ف | = | ۸۰ |
| | ح | = | ۸ | | ب | = | ۲ |
| | م | = | ۴۰ | | ی | = | ۱۰ |
| | د | = | ۴ | | | | |
| | | | ۹۲ | ← | | | ۹۲ |

اَبجَد ہَوَّز حُطِّی کَلِمَن سَعفَص قَرَشَت

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰

ثَخَّذ ضَظّغ

۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

لیکن حقیقت محمدیؐ سے کما حقہ، آشنا ہونا ناممکن ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو چاند جیسا دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سورج کے مانند پایا اور علی کرم اللہ وجہہ نے شیر جیسا دیکھا اپنی اپنی طرز وحیثیت اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق پایا۔

پھر ازلی حرمان نصیبی سے ابوجہل، ابولہب وغیرہ نے دیکھا ہی نہیں۔ اسے کس طرح دیکھ پائے جس پر قادر مطلق نے مُزمّل اور مُدثّر کی چادروں سے لپیٹ رکھا ہے

ؔ برائے دیدنِ تو چشم دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت رانمی یابد

---

ؔ عاشق حسنِ خود است آں بنظیر ٭ حسن خود را خود تماشہ می کند

ؔ حُسن ہے میرے سامنے، حُسن کے ماسوا نہیں
عشق میں مُبتلا ہوں مَیں، کُفر میں مُبتلا نہیں

حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرض موت میں فرماتے تھے کہ "اَنَا مِنْ وَرَآءِ عُقُولِکُمْ فَلَا تَقِیْسُوْنِی عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا تَقِیْسُوا اَحَدًا عَلَیَّ" میں تم لوگوں کی عقل و فہم سے بعید ہوں، مجھے کسی دوسرے پر قیاس نہ کرو اور کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اگر یہ حال حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ کا ہے تو سرور کائنات، سید السادات کا بیان کوئی کرے بھی تو کیسے کرے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تطہیر سے قبل کعبہ تو بُت خانہ تھا۔ کعبہ کو قبلۂ دنیا اور بیت اللہ کا لقب ملا تو محمد علیہ الصلاۃ والسّلام کے طفیل سے، آسمان ملا، زمین ملی، سورج، چاند اور ستارے ملے تو محمدؐ کی وجود سے پانی ملا، ہوا اور آگ ملی تو محمدؐ کی برکت سے، یثرب کو مدینۃ النبی، طابہ اور طیبہ کا لقب ملا تو حضورؐ کے صدقے ہیں، بیت المقدس مقدس بنا تو رسول اللہؐ کے دم قدم سے۔ حج، طواف، عمرہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات ملے تو رسولِ خداؐ کی رحمت سے، مسجد، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو فیضِ محبوبِ الٰہیؐ سے، اذان، تکبیر، نماز، رکوع، سجدے اور قعدے ملے تو آمنہ کے لالؐ کے وجود باجود سے، جنّت، دوزخ، صراط، حوض اور میزان کی خبر ملی تو سرورِ عالمؐ کی زبان سے۔ جمعہ، عیدین، خطبے، برات اور قدر کی راتیں، تسبیح و احرام ملا تو فخرِ موجوداتؐ کی وجہ سے۔ سدرہ، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ملائکہ کی داستانیں سُنیں تو فخر کائناتؐ کے فہم مُبارک سے۔ تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو رُوح ملی تو محمد عربیؐ کی خاطر۔ غرض تم کو مولائے کل و ربِّ دوجہاں کا نشان بتایا تو یتیم ابی طالب نے اور بالآخر تم کو خدا ملا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و برکت سے تو جس پر خدا تعالیٰ نے اپنی خدائی کو نثار کر دیا اور "لولاک" کا لقب عطا کیا۔ اس کو بقدر حیثیت و قابلیت

تھوڑی سی شناختگی کے لیے صلوات بھیجنے سے دریغ کروگے تو دنیا وآخرت میں ناکام رہوگے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ کا فرمان قدیم ہے کہ جو میرے محبوب ﷺ کے جمال وجلال کو اس دنیا میں تھوڑا بھی نہ دیکھ پایا تو وہ آخرت میں بھی اندھارہ جائے گا۔

"مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی"

جو حق کی شناخت سے یہاں بیگانہ رہے گا وہ کل کی ابدی زندگی میں بھی نابینا کے مانند بھٹکتا پھرے گا۔

ناتوانو! کچھ تو ہمّت کیجیے ⁂ ان کے ہر ہر حکم پر مٹ جائیے
ایسے پیارے سے محبّت کیجیے ⁂ جس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجیے ⁂ من رأنی قد رأ الحق جو کہے
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجیے ⁂ آپ سُلطانِ جہاں، ہم بے نوا

درودِ ثانی "اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعُ النَّاس الخ" حضرت خضر علیہ السّلام نے شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ کو ورد کرنے کے لیے عطا کیا تھا جس کی بدولت دولتِ دیدار سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوا۔ حضرت شیخ محی الدین ابنُ العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس درود کی تلقین فرمائی اس صلاۃ کے ورد سے اُن کی تمنائیں پوری ہوئیں۔ اور ذاتِ محمدّی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی دولت خواب میں ملی۔

# اَلصَّلاۃُ السَّادِسَۃُ وَالثَّلاثُوْن

(۳۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اِطَاعَتِھَا

طِبُّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِيَةُ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا
وَنُوْرُ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

## صلاۃ نمبر ۳۶

ترجمہ:— اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی اطاعت دلوں کے لیے سکون و علاج ہے اور جسموں کے لیے عافیت و شفا ہے اور آنکھوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب پر سلام ہو۔

## فضائل

اگر اس درود شریف کی مداومت کرے تو قلب و جگر شبہات، متردّدات اور شیطانی وسوسے اور بُرے خیالات سے دُور اور امن میں رہے گا۔ انسانی اجساد آلودگیٔ جرم و خطا سے محفوظ رہیں گے اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت بصیرت پیدا ہوگی کہ اسرار قدرت الٰہی و جلوۂ رفعتِ محمدیؐ دیکھنے اور تحمّل کر سکنے کی نوبت آئیگی۔ تنگ نظری مفقود ہو جاتی ہے۔

یہ صلاۃ "طب نبویؐ" ہے اس کے ورد سے دلوں کی بیماریاں آرام کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جسموں سے آفات و بلیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی و تنومندی آجاتی ہے۔ آنکھوں کی جلن و سوزش کو فنا کر کے ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

# الصلاۃ السابعۃ والثلاثون

(۳۷) اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ؕ

## صلاۃ نمبر ۳۷

ترجمہ :— اے خالق دوجہاں! اے مالک حِل وحرام، اے مالک مشعر حرام، اے مالک شہر حرام، اے رکن و مقامِ ابراہیم کے مالک، اے بیت الحرام کے مالک، براہِ کرم ہماری طرف سے ہمارے آقا و والی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہمارا سلام پہنچا دیجئے۔

## فضائل

زیارتِ خانہ کعبہ سے مشرّف ہونے کے لئے یہ صلاۃ کی کثرت اکثر ممد ومعاون ثابت ہوتی ہے۔ سفر بیت اللہ کا دل میں ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر مسبب الاسباب کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ سفر حج و زیارتِ رسول ﷺ کی یافتگی سہل ہو جاتی ہے۔ کم از کم دیدار کعبۃ اللہ اور نظارۂ روضۂ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں ہو ہی جاتا ہے۔

# الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلَاثُوْن

(۳۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَلٰی قَدْرِ حُبِّکَ فِیْہِ

صلاۃ نمبر ۳۸

ترجمہ:— اے اللہ! ہمارے آقا محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی محبت جس قدر اُن سے ہے۔ اسی اندازہ کے موافق صلاۃ بھیجیے۔

# الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلَاثُوْن

(۳۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَدَدَ مَا جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ

صلاۃ نمبر ۳۹

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ بھیجیے ہمارے آقا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اُس قدر کہ جس قدر لوح محفوظ میں قلم چلتا رہا ہو۔

# الصلاۃ الاربعون

(۴۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَابًّا زَکِیًّا
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَھْلًا مَّرْضِیًّا
وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّنْذُ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا

## صلاۃ نمبر ۴۰

**ترجمہ:** — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رات میں جب اندھیرے کا پردہ گر جائے۔ اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دن میں جب روشنی پھیل جائے۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج۔ عرصۂ دنیا اور عرصۂ آخرت بھر۔ اور درود بھیج آقا پر پاکیزہ جوانی کی مدت میں اور درود بھیج آقائے دو عالم پر ادھیڑ پن کی عمر کے عرصہ میں اور صلاۃ ہوں آقائے دو جہاں پر اس وقت سے جبکہ وہ جھولے میں بچے کی صورت میں تھے۔

# اَلصَّلَاةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

صلاۃ نمبر ۴۱

ترجمہ:— اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسقدر کہ تمام طبقاتِ آسمان بھر جائیں اور تمام طبقاتِ زمین تحت الثریٰ تک معمور ہو جائیں اس کے بعد آپ جتنا بھرنا چاہیں۔

# اَلصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ مِنْ تِهَامَةِ وَالْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَالشَّفِيْعِ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ فِىْ عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ ؕ

صلاۃ نمبر ۴۲

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مکۃ المکرمۃ

سے مبعوث ہوئے ہیں۔ جو ہر بھلائی اور نیکی اور استقامت کا حکم فرمانے والے ہیں۔ اور جو قیامت کے میدانوں میں خطا کاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

## اَلصَّلٰوۃُ الثَّالِثَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مُّتَّصِلَۃً تَتَوَالٰی وَتَدُوْمُ ؕ

صلاۃ نمبر ۴۳

ترجمہ: — اے اللہ جل شانہٗ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی صلاۃ بھیجئے جو ہمیشہ لگاتار اور متصل رہے اور ہمیشہ پے درپے جاری رہے۔

## اَلصَّلٰوۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(۴۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ ھُوَ قُطْبُ الْجَلَالَۃِ وَشَمْسُ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَالْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَالْمُنْقِذُ مِنَ الْجَھَالَۃِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

## صلاۃ نمبر ۴۴

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بزرگی وجلالت کا قطب ہیں اور نبوت و رسالت کا آفتاب ہیں اور جو گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت دکھانے والے ہیں اور جہالت سے بچانے والے ہیں۔

# الصَّلَاۃُ الخَامِسَۃُ وَالأَرْبَعُوْنَ

(۴۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِہِ الظُّلَمُ وَالْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَۃِ وَالرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِکَمِ وَانْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ وَکَلَّمَہُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِہٖ وَصَمَّمَ —————— (الحزب الاعظم صفحہ ۳۱۴)

## صلاۃ نمبر ۴۵

ترجمہ:— اے الٰہ العالمین ہم سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی بے حد وحساب رحمتیں نازل فرما جن کے نور سے تمام اندھیرے روشن و منور ہو گئے جنہیں لوح و قلم پیدا کرنے سے بھی پہلے آپ نے سرداری اور رسالت

کے لیے پسند فرمایا تھا۔ جو آپ کی تمام مخلوقات میں خاص ترین حکمتوں اور جامع ترین کلمات کے لیے مخصوص قرار دیئے گئے اور جن کے لیے چاند شق ہوگیا اور جن سے پتھروں نے بات کی اور انکی رسالت کا اقرار کر کے پتھر پھر خاموش ہو گئے۔

## الصلاۃ المفاتیح الخزائن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَاَنْعِمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاسِمِیْنَ وَمَحْبُوْبِ صَاحِبِ مَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۔

ترجمہ :— اے اللہ پاک ! صلاۃ وسلام ورحمتیں وبرکتیں نچھاور کیجئے، ہمارے آقا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نعمتِ دنیوی و اُخروی بانٹنے والوں کے سردار ہیں اور جو آسمانوں اور زمینوں کے خزانوں کی کنجیوں کے مالک کے محبوب ہیں۔ اور انؐ کے آل وازواج واصحاب پر صلاۃ وسلام ہو۔

### خصوصی سرفرازی

اللہ جلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ نے اس درود پاک کو میرے دل پر القاء فرما کر مجھ ناچیز کی زبان سے جاری فرمایا ہے۔ بندہ اس درود میں لذّت پاتا ہے امید ہے کہ ورد کرنے والے بھی انعامات ربّانی سے سرفراز ہوں گے۔

(حبیب البشر خیری)

# اَلاُمّیُّ

قولہٗ تعالیٰ "اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ"

پ ۹ سورۂ اعراف

اِس مُبارک لفظ "اُمّی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لیے لُغتِ عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

| | |
|---|---|
| اُمُّ الدماغ | چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان |
| اُمّ الرّأس | کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔ |
| اُمّ القُریٰ | بستیوں کی ماں یعنی مکّہ معظّمہ شریف |
| اُمّ القِریٰ | مہمانداری کی ماں یعنی آگ |

کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہوسکتی۔

| | |
|---|---|
| الاُمُّ | اصل الشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر۔ |
| الاُمِّیَّۃُ | ماں کی صفت ماں کی مامتا |

عربی میں "مامتا" کو اُمِّیَّۃ اور اُمُوْمَۃ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمّد مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلِ مَوجُودات وجوہرِ کائنات ہیں اِس لیے اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے محبوب کا تعارف بندوں سے جب کرانے کا ارادہ فرمایا تو اس لفظ "اُمّی" سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں کہ اگر "محمّد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو

ساری خدا کی خدائی عالمِ وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اسی طرح بغیر "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے یا اظہارِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہورِ الٰہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بار بار زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو تم جب مجھ پر درود بھیجو تو "نبی الامّی" کا دونوں لفظ ضرور استعمال کیا کرو۔ کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصلِ مخلوقات و جوہرِ موجودات نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ تمام انبیاء، ملائکہ، اولیاء، سُورج، چاند اور ستارے بلکہ ہر مومن کی رُوح میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قُدرت، طاقت اور لطافت بلکہ ہر شئی کا سرچشمہ ہوں۔

تفسیر سے اخذ کر کے "اُمّی" کی تشریحی عبارت عربی آپ کے ملاحظہ کے لیے لکھ دیتا ہوں۔ بعد میں اس کی تشریح اردو زبان میں حتی المقدور کر دوں گا۔

"وصف نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالاُمیۃ۔ کان علیہ الصلاۃ والسلام اُمیا بانہ کان قبل الکون فی بحر الوصلۃ وسہد القربۃ شرب البان النّبوۃ والرسالۃ والاصطفائیۃ من ثری مرضعۃ خاصۃ الازل کان اُمیا کالولد العزیز فی حجر اُمّتہ لایجری علیہ مایؤذیہ کان فی حجر الازل رباہ بلطفہ و نور مشاہدتہ واسرہ مقدسا فی وقایۃ کرمہ عن المکر والقہر الاتری کیف قال علیہ الصلاۃ والسلام "اللّٰہم واقیۃ لواقیۃ الولید" وصفہ تقدس رسالتہ و لطف نبوتیہ عن جمیع علۃ الاکتساب تلقف من فلق شرف العنایۃ بکلمات الازلیۃ بلا واسطۃ الحدث لایلتفت الی علم المکتسب من الحدثان استغراقہ فی بحار علوم الرحمان۔

قال ابن عطار رضی اللہ عنہٗ الاُمّی ہو الاعجمی قال اعجمیا عما دوننا عن الانباء وبما نزل علیہ من کلامنا وحقایقنا۔ وقال الاُمّی من لم یعلم من الدُنیا شیئا ولا من الآخرۃ الا ما علمہ ربہٗ حالتہ مع اللہ حالۃ واحدۃ وہی الطہارۃ بالافتقار الیہ والاستغنا عمّن سواہ"

**ترجمہ** :- اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف اُمّیّۃ یعنی ماں کی مامتا سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عام نبیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ ہے اگر ان کی مامتا نبیوں کے شاملِ حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی کی شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بننا۔ علاوہ بریں اگر ان کے طفیل سے مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن سکتا جب تک ان کی مامتا انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لیے رضامند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آغازِ تخلیق کے متعلق سماعت فرمائیے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ نے جب حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔

"سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور تھا اے جابر! اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور "نورِ محمّدی" سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا، اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقامِ قُربؔ میں بارہ۱۲ ہزار برس حاضر رکھا پھر اس نور کو چار۴ حصّے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصّہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصّے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصّے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنیوالے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصّہ کو مقامِ محبّت میں بارہ۱۲ برس حاضر رکھا۔ پھر اس کو چار حصّوں میں بانٹا۔ ایک حصّہ سے قلم، دوسرے حصّہ سے لوح، تیسرے حصّہ سے جنّت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصّہ کو مقامِ خوفؔ میں بارہ۱۲ ہزار برس قائم رکھا۔ بعدہٗ اس کا بھی چار۴ حصّہ فرمائے ایک حصّہ سے فرشتے، دوسرے سے سُورج اور چاند اور تیسرے حصّے سے

ستاروں کو پیدا فرمایا، پھر چوتھے حصہ کو مقامِ رجا (مقامِ اُمید) میں بارہ ۱۲ ہزار برس حاضر رکھا اس کے بعد اسی حصہ کو پھر چار حصوں میں بانٹا۔ پہلے حصہ سے عقل کو، دوسرے حصہ سے علم اور حلم کو، تیسرے حصہ سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصہ کو مقامِ حیا میں بارہ برس ترتیب دی۔ اس کے بعد اس حصہ، نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا وہ نور جلال و جمالِ الٰہی سے پسیجنے لگا۔ اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک لاکھ، چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسولوں کی رُوحوں کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی روحیں سانس لینے لگیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے ولیوں، خوش قسمتوں، شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار مؤمنوں کی روحوں کے نوروں کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر سمجھ لے! کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ کروبین اور روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں۔ جنت اور جو کچھ نعمتیں جنت میں ہیں سب میرے نور سے ہیں۔ عقل، علم، حلم، عصمت اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی روحیں میرے نور سے ہیں۔ شہدا، سعدا، اور صالحین کی روحیں میرے نور سے ہیں نہیں نہیں، بلکہ میرے نور کے نتیجہ اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ اُن کی روحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد، اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ ۱۲ نورانی پردے قائم فرمائے اور میرے نور کو ہر پردہ میں ایک ایک ہزار برس تادیب و تربیت کے لیے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں کو "مقاماتِ عبودیت" کہا جاتا ہے۔

اِن بارہ ۱۲ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

★ حجابِ کرامت ★ حجابِ سعادت ★ حجابِ ہیبت ★ حجابِ رحمت

★ حجابِ رافت ★ حجابِ علم ★ حجابِ حلم ★ حجابِ وقار ★ حجابِ سکینہ (اطمینان)
★ حجابِ صبر ★ حجابِ صدق ★ حجابِ یقین۔

میرا وہ نور ہر ہر پردے میں ہزار برس اللہ کی عبادت بجا لایا جب میرا وہ نوران تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم کی مٹی میں مجھے سوار کرایا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی اس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کرا دیا گیا پھر اسی طرح پیشانی بہ پیشانی نقل ہوتے ہوئے عبداللہ بن عبدالمطلب کی پیشانی سے میری ماں، میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا پھر مجھے دنیا میں سیّد المرسلین، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین بنا کر ظاہر فرمایا۔

اے جابر! اسی شکل و صورت میں تیرے نبی کی آغازِ تخلیق ہوئی ہے۔

حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت آمنہ کو "اُمّی" کے لفظ سے یاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "محمّد عربی" صلی اللہ علیہ وسلّم ہے۔ لفظ "اُمّی" کا معنی "ٹھکانا"، "پناہ کی جگہ" اور "جائے قرار" بھی ہو گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کی صفت اُمّی اس لیے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خُدا کی پُوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضرت رسولِ مقبول محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کی طرف سے لفظ "کُن" صادر ہونے سے پہلے ہی بحرِ وصال یعنی "ملن کے سمندر" میں تھا یعنی اللہ جل پاک سے جُدا نہ تھا۔ اور قربت و نزدیکی کے جھولے میں جھولتے رہے اور شراب نبوۃ اور رسالت کا دُودھ پیتے رہے۔ خاص ازل کے پستان سے برگزیدگی کا دودھ نوش فرمایا۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس طرح پیارا، لاڈلا بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف و اذیت محسوس نہیں

ہو سکتی، وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص لطف سے پرورش فرمائی۔ اور مشاہدۂ الٰہی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مُقدس بن کر ہر مکر و فریب، قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اِسی لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے "اللّٰھُمَّ واقیۃ لواقیہ الولد" اے اللہ مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچّہ کی حفاظت کرتی ہے۔" اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی۔ اور ان کی نبوت کو ہر قسم کی دھندلاپن اور کدورت سے پاک و لطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالاخانہ کی روشندان سے ازلی کلمات برسائے کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر۔ اور اپنے محبوب کو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جُھکایا، بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگواکر علم الاولین و آخرین کا حامل بنا دیا۔

حضرت ابن عطار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّی کے معنی اعجمی یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذاتِ الٰہی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔ غیرِ خدا سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اس لیے اُمّی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود خدا نے تعلیم دی ہے۔

اس لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے تھے کہ "ادّبنی ربّی فاحسن تادیبی" مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حالت اللہ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے یعنی وہ دوسرے کی طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ بے نیاز

ہی کے محتاج ہیں اور خدائے پاک کے سوا جملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح خدا تعالیٰ کُل سے بے نیاز ہے اسی طرح محبوبِ خدا، خدا کے سوا کُل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی کُل مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔ یاد رہے کہ خالقِ نور کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نورِ خالق ہیں۔ بے نیاز مولیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بے نیاز ہیں۔ بے مثال و بے نظیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بے مثال و بے نظیر ہیں۔ علیم و خبیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی صاحبِ علم الاوّلین والآخرین ہیں۔ بیتُ المعمور کے مالک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بیتُ اللہ کے رکھوالے ہیں۔ مالکِ کُل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی مالک میدانِ حشر ہیں۔ خالقِ عرش کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی عرش کی زینت ہیں۔ ربُّ العالمین کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رحمۃً للعالمین ہیں۔ رحیم کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رحیم ہیں۔ رؤف کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رؤف ہیں۔

یہاں پر حد ختم ہو جاتی ہے، حد بے حدی تک پہنچ کر بیحدی بن جاتی ہے۔ جیسے دریا سمندر سے جب مل جاتا ہے تو خود بخود سمندر بن جاتا ہے۔ وہاں پھر تمیز و فرق کرنے کی مجال باقی نہیں رہتی۔

خلاصہ اینکہ باعثِ کُل، اصلِ موجودات اور جوہرِ مخلوقات ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ لہٰذا اللہ پاک نے ایک نازک اور لطیف لقب "اُمّی" کا عنایت فرما کر دو جہاں پر ثابت کر دیا کہ "وجود" صرف اللہ پاک اور اس کے محبوب کیلئے ہے باقی سب "عدم اور فنا" کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزانِ گرامی! بڑا مُشکل اور نازک مقام ہے، مجھ میں اتنی اِستطاعت کہاں؟ کہ نبی الاُمّی کی کماحقہٗ تشریح کر سکوں؟ پھر بھی حتی المقدور جذبۂ حُبِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دامن تھامے چند سطریں پیش کر دی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قطعہ ہی میرے عجز و انکساری کا بیان ہے۔

**حبیب البشر خیری۔ رنگون**

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

# یا صاحب الجمال و یا سید البشر

# من وجہک المنیر لقد نوّر القمر

# لا یمکن الثناء کما کان حقہ

# "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" ۱۳۶۹

اے پیکرِ حُسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نُور افشاں چہرے سے درخشاں (ہُوا) ہے (پُوری انسانیت بھی ایک زبان ہوکر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کرپائے؟ یہ ممکن ہی نہیں! اِس (بے پناہ) داستان کو یُوں مُختصر کرتا ہوں کہ خُدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جسارتِ لایعنی یا تعارفِ خیری

حضرتِ خالقِ باری نے بہرِ اظہارِ قدرتِ جبروتی و ماتحتِ مصلحتِ پنہانی، مُلک برہما خطۂ ارکان کے شہر "اکیاب" سے کچھ دور ایک گاؤں میں ۶ رجون ۱۹۳۳ء کو بوقتِ صبح صادق اِس دنیائے دُوں کا چہرۂ زبوں دکھلایا۔

والد ماجد حضرت علامہ حفیظ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ رام پور کے فارغ التحصیل جیّد عالم اور خوش الحان قاری تھے کہ اُنہیں "طاؤس القرا" کا خطاب مِلا تھا۔ فقر و زہد اور صِدق و توکّل کا ایک جیتا جاگتا اعلیٰ نمونہ تھے۔

زندگی کے چوتھے سال اپنے زمیندار نانائے مُحترم ضلع کے رئیس اعظم، الحاج ابُوالخیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گورنمنٹ اُردو اسکول "زینتُ الاسلام" میں داخل کرادیا۔ چوتھی جماعت تک شانِ امتیازی سے کامیابی حاصل کی۔ بعدہٗ دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہونے لگا، اور تعلیم رُک گئی۔

چونکہ نوعمری تھی اِس لیے جاپانیوں کی بولی جلد زبان پر چڑھ گئی، اِس افراتفری کے دور میں جاپانی بھی نظرِ کرم فرماتے رہے اور قسم قسم کی اِمداد بھی ملتی رہی۔ جاپانی زبان بولنا، لکھنا، پڑھنا، اپنے چند رشتہ دار اور ہمسایوں کے ساتھ سیکھتا رہا اور ایک حد تک ترقی بھی کرلی۔

پھر جب جنگ کا پانسہ پلٹ گیا جاپان پسپا ہُوا اور علاقہ پر سلطنتِ برطانیہ کا دوبارہ تسلّط ہوگیا اور امن وامان کا دور دورہ ہُوا تو مقامی "دارالعلوم" میں درسِ نظامی کے درجات میں داخِل کر دیا گیا۔ چونکہ بفضلِ ایزدی ذہانت و ذکاوت میسّر ہوئی تھی۔ لہٰذا جلد ہی مقامی

مدرسے امتیازی شان سے فارغ ہوکر مشرقی پاکستان میں "جامعہ عالیہ ڈھاکہ" کے درسِ نظامی کے درجہ "عالم" میں داخلہ نصیب ہوا۔ اسی ادارہ سے عالم، فاضل اور کامل (ممتاز المحدثین) کی سندیں امتیازی حیثیت سے حاصل کیں۔

بعدہٗ "گورنمنٹ مسلم ہائی اسکول چاٹگام" سے نویں اور دسویں جماعت یعنی "میٹرک" پاس کرکے "گورنمنٹ کالج چاٹگام" سے انٹر میڈیٹ کی سند حاصل کی۔

مادرِ محترمہ کے اصرار پر وطن واپس آیا اور رنگون یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں بی۔اے (انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر) کی ڈگری حاصل کی۔

قادرِ مطلق نے یونیورسٹی سے سیدھا محراب و منبر پر لا کھڑا کیا۔ بقیہ تیس ۳۰ سالہ زندگی خدمتِ محراب و منبر اور درس و تدریس اور پند و موعظت پر قریب گزر چکی ہے۔ اور گزر رہی ہے۔

بقول حضرتِ رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎

خاموش شو، خاموش شو، در عشقِ اُو مدہوش شو
از حالِ خود بیخویش شو، باز آز فکرِ ما مضیٰ

ترجمہ: خاموش ہی خاموش رہ، محبت میں اُس کی مدہوش رہ، اپنی حالت سے بے گانہ بن، جو کچھ گزر گیا اس کے فکر سے پلٹ آ۔

اور حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ؎

آں مریمؑ دردمند باید ❊ تازہ رطب تر جنے را
زایماں اگرت مرادامن ست ❊ در عزلت جوئے ایمنے را
عزلتگہ چیست؟ خانۂ دل ❊ در دلِ خود گیر ساکنے را
خامش کن و فن خامشی گیر ❊ بگزار تو لافِ پُر فنے را

ترجمہ: ✪ — اگر تم حضرت مریم علیہا السلام کی مانند دردمند اور پریشان رہ سکو تو غیب سے

تازی کھجور کا رزق ملے گا۔

✪ — ایمان سے اگر تمہارا مقصد اَمن ہے تو تنہائی اور گمنامی کے دروازے کو ڈھونڈھ لو، اور آفتہائے اَرضی و سَماوی سے محفوظ ہو جاؤ۔

✪ — دِل کے گھر کو ماسوائے اللہ کے خالی کر دینے کا نام ہی یکسوئی و گمنامی ہے۔ اپنے دِل میں صِرف ایک (باقی رہنے والے) اللہ ہی کو بَسالو۔

✪ — چُپ رہو اور چپ رہنے کا ڈھنگ سیکھو، فَن کاری کی ڈِینگیں مارنے کی عَادت کو نظر انداز کر دو۔

حبیبُ البشر خیریؔ، رنگون

## اِضافہ از ناشِر

یہ عَلامہ خیریؔ کا کمال ہے کہ اپنی پیدائش، نشو و نُما، تعلیم و تعلّم کا ذکر کس طرح چلتے چلاتے کیا ہے، حالانکہ دیدۂ بینا رکھنے والے خوب جانتے ہیں اِس اجمال کی تفصیل کو، اللہ اللہ کیا کسرِ نفسی ہے؟ جس واعظِ شیریں بیان اور خطیبِ دَوراں نے محراب و مَنبر کو برسوں رونق بخشی اور نورِ خداوندی اور حُبِّ نَبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی داستانوں کے دریا بہا دیے ہزارہا بندگانِ خُدا کو سچّے ایمان سے مُتعارَف کرایا، سینوں میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مُحبّت کی شمعیں مُنوّر کر دیں، زبان میں اللہ نے وُہ تاثیر بخشی اور دل میں وہ سوزِ نہاں دیا کہ اتّفاقاً ایک دفعہ ہی خُطبۂ جمعہ سُن کر ماہئ بے آب ہو گیا۔ اِتّفاقی ملاقات نے وہ نقوش بکھیرے کہ مَدامی تعلق پیدا ہو گیا —— یہ مُحبّت مادی نہ تھی بلکہ سچّی اور رُوحانی تھی اِس میں دُنیا کے سُود و زیاں کو قطعی دخل نہ تھا، اس کی بُنیاد اِخلاص، تعلّق معَ اللہ اور حُبِّ رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم پر تھی چنانچہ مجموعۂ "دُرُود و سَلام" مُرتّب فرمانے کی درخواست کی جس کا اظہار میں "اَحوالِ واقعی" میں کر چکا ہوں۔ آپ مُطالعہ فرمائیں گے۔

وعظ و نصیحت اور تشنگانِ علومِ دینی کی رات دن کی خدمات بھلا اتنی فرصت و

مہلت کہاں دیتی ہیں، تاہم ازراہِ کرم آپ آمادہ ہوئے اور یہ مجموعہ "درود و سلام" مرتب ہو گیا۔ یہ سب کرشمہ تھا فضلِ خداوندی کا اور فیض تھا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اللّٰھم صلِّ وسلّم علیٰ حبیبک خیر البشر۔ پھر دنیائے روحانیت کا یہ کرشمہ دیکھا کہ جس طرح یہ مجموعہ بے مثال تھا اس کی ترتیب و تدوین بھی خدا نے ایسے احسن طریقے پر انجام دلائی۔ فالحمد للہ

## دعائے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسے آنکھوں میں بسا لیں، دل کی گہرائیوں میں اُتار لیں، اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کہ درود شریف کی برکت سے اللہ تبارک تعالیٰ سو نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ ۳۰ دنیاوی حاجات پوری ہوتی ہیں اور ۷۰ آخرت میں عطا فرمائے جانے کے لیے محفوظ ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ

میرے دل کی عاجزانہ دلی کیفیت کو ابوالمجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اخبار الاخیار" کے آخری مضمون "مناجات بہ درگاہِ قاضی الحاجات" باب کے صفحہ ۶۲۴ میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فسادِ نیت موجود رہتی ہے، البتہ مجھ حقیر و فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذاتِ پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت "شاندار" ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر "میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں" اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر "درود و سلام" بھیجتا رہا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلادِ مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی "درود و سلام" پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔"

خدا کرے ہم سب بھی شب و روز "درود و سلام" کا ورد کر کے کونین کی کامیابیوں اور دنیا کی سرفرازیوں سے ہم کنار ہو جائیں۔ ربنا تقبّل منا انک انت السمیع العلیم

آمین

کیپٹن عبدالستار احمد باگر کر

# رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ پاک ایک نظر میں!

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ربیع الاول ۲ دوشنبہ (پیر) مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء صبح صادق کے بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

یکم جیٹھ ۶۲۸ سنہ بکرمی شمسی) (۸ ماہ وے ۴۰ سنہ نوشیروانی) (۱۰ ماہِ ایار ۱۳۳۱ سنہ عبرانی)

- اکتالیس سال کی عمر میں ۱۷ رمضان المبارک مطابق یکم فروری ۶۱۰ء کو حضور کی بعثت ہوئی۔ اور نبوت ملی۔
- آپ نے تیرہ ۱۳ سال مکہ معظمہ میں تبلیغ فرمائی اور تمام دنیا کو توحید اور نیکی کا پیغام دیا۔
- ظلم و ستم کی شدت پر ۵ سنہ نبوی میں انفرادی ہجرت کا حکم ہوا، اور حضور کے پندرہ رفقاء حبشہ میں مقیم ہوئے
- ۷ سنہ نبوی میں مع خاندان کے مکہ معظمہ کی ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں اسیر کئے گئے۔
- ۱۰ سنہ نبوی میں طائف کا تبلیغی سفر فرمایا اور اسی سال ماہ رجب ۲ دوشنبہ ۲۷ ویں شب کو معراج ہوئی۔
- ۱۳ سنہ نبوی ۲۷ صفر جمعہ کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔
- ۱۴ دِن قبا میں قیام فرما کر دوشنبہ ۲۲ ربیع الاول کو نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے۔
- ۱ سنہ ہجری میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی، پانچ نمازیں معراج میں فرض ہو چکی تھیں۔
- ۲ سنہ میں اذان کا حکم ہوا، روزے فرض ہوئے غزوہ بدر پیش آیا۔ جس میں حق کو فیصلہ کن کامیابی نصیب ہوئی
- ۳ سنہ میں زکوٰۃ فرض ہوئی، شراب حرام ہوئی غزوہ احد ہوا۔
- ۵ سنہ میں پردہ کا حکم ہوا، حج فرض ہوا خندق کی لڑائی ہوئی ۶ سنہ میں قریش کے ساتھ حدیبیہ کا معاہدہ ہوا۔
- ۷ سنہ میں سلاطین عالم کو خطوط کے ذریعہ دعوت اسلام دی، ۸ سنہ میں مکہ فتح ہوا، غزوہ حنین و طائف پیش آئے
- ۹ سنہ میں تبوک کے لئے روانہ ہوئے، مگر رومی شہنشاہیت کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔
- ۱۰ سنہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار فرزندانِ اسلام کے ساتھ حجۃ الوداع ادا فرمایا۔
- ۱۱ سنہ ۲۸ صفر بدھ کے دِن راستہ میں دردِ سر سے مرضِ وفات کا آغاز ہوا۔
- ۶۳ سال ۴ دِن کی عمر میں ۱۲ ربیع الاول پیر کو چاشت کے وقت حیات النبی صلعم رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔
- ۱۳ ربیع الاول کو رات کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے حجرہ میں تدفین عمل میں آئی اور حضور آسودۂ رحمت ہوئے
- اس طرح آپ نے اس عالم میں ولادت سے لے کر وصال تک (۲۲۳۳۰) دِن ۶ گھنٹے قیام فرمایا۔

---

## ضروری نوٹ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی متعدد روایتیں ہیں۔ ایک روایت ۱۲ ربیع الاول کی بھی ہے

# انا النبی لا کذب
# انا ابن عبد المطلب

حدیث

ہاں میں (خدا کا) نبی ہوں اس میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں
ہاں میں ہی عبداللہ بن عبدالمطلب کا فرزندِ دلبند ہوں

## نوازشِ دلِ ما کُن کہ دل نواز توئی

میرے دل پر بھی کرم ہو کہ دلوں کو نوازنا آپ کی فطرت ہے

## بساز کارِ غریباں کہ کارساز توئی

ہم غریبوں کا کام بھی بنا دیں کہ کارسازی آپ ہی فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مجموعہ

# درود وسلام

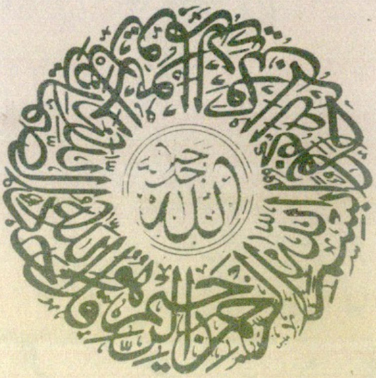
# اور

# گلدستۂ نعت شریف


مُرتب

خادم خواجہ نورالدین آزاد

(خادم ترتیب و تحقیق القرآن الحکیم الفی و ورقی)





# سلام علیک ای نبیؐ مکرم
# مکرم تر از آدم و نسلِ آدم

بادِ رحمت سنک سنک جائے
وادیٔ جاں مہک مہک جائے
جب چھڑے بات نطقِ حضرت کی
غنچۂ فن چٹک چٹک جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# وارداتِ دل

یُوں تو اُمّتِ مُسلمہ کا ہر فرد ہی عشقِ نبوی کا دعویدار ہوتا ہے لیکن اِس بحرِ ناپید اکنار کے شناور خال خال ہی ہوتے ہیں یہ بھی دراصل ایک نعمتِ خداوندی اور فضلِ ایزدی ہے کہ حُبِّ نبوی سے انسان ایسا سرشار ہوجائے کہ اُسے دُنیا و مافیہا کی خبر ہی نہ رہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ـــــ ترجمہ: یہ فضلِ الٰہی ہے، وہ جسے چاہیں بخشدیں، واقعی وُہ بڑے فضل وکرم والے ہیں۔

جس وقت ہادیٔ اعظم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم نے جنابِ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے سامنے اپنا یہ ارشاد بیان فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَمِنْ نَّفْسِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ (اَوْكَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) (تم میں سے کوئی اُس وقت تک مُومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی اولاد، والدین، خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے مُحبّت نہ رکھتا ہو) تو فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی مثالی صاف گوئی کے ساتھ عرض کیا "یارسولُ اللہ! آپ یقیناً مجھے اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں لیکن اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں مُجھے اس کا یقین نہیں" تو کیا ایمانِ کامل کے لیے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، مُجھے اس کا یقین نہیں۔ تو کیا ایمانِ کامل کے لیے اپنی جان سے زیادہ آپؐ سے مُحبّت کرنا ضروری ہے؟ ارشاد فرمایا" ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دیر غور فرمایا، پھر عرض کیا: اَلْاٰنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (ترجمہ) ہاں اب یارسول اللہ! (میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبُوب ہیں) ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جواب میں ارشاد فرمایا: اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ (ترجمہ) ہاں اے عمر اب ہی (تمہارا ایمان کامل ہوا ہے)

اس ناچیز راقم الحروف نے اپنی ستّر سالہ زندگی میں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور مشائخِ کبار کی زیارت کی، اکابر علماء کی قدم بوسی کی اور چونکہ راقم الحروف خاندانِ سادات کا بدنام کنندہ ہونے کی وجہ سے حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم تک اپنے نسبی سلسلہ کا تعلّق بزرگانِ خاندان سے سُنتا چلا آیا ہے۔ پھر روایت حدیث کے سلسلے میں بھی تیرہ ۱۳ سلسلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم تک جا ملتے ہیں۔ اور چونکہ یہ

ارذل ترین انسان مشائخ حقہ، کے صدقے میں بیک وقت سلوک و تصوف کے چھ سلسلوں میں بیعت بھی ہے۔ تمام سلسلے بالآخر تاج الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہوتے ہیں اس لیے یہ ان سلاسین عشرین کا فیض ہے کہ باوجود دنیادار ہونے کے عشاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ ہی مجھ پر نظرِ کرم رہی ہے۔ اس تیرہ بخت نے وہ نورانی صورتیں بھی دیکھی ہیں جن کا اوڑھنا، بچھونا ہی ہمیشہ سنتِ نبوی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رہا۔ جنہیں دیکھ کر خدا یاد آئے اور عشقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ بھڑک اٹھے، اُن میں علماء بھی تھے، اساتذہ بھی تھے، مزاراتِ اولیاء کے سجادہ نشین بھی تھے، شعراء باکمال بھی تھے اور وہ پوشیدہ حال فقراء بھی تھے جن کی باطنی قوتوں کا اندازہ ہر کس و ناکس نہیں کر سکتا۔ اور اسی نسبت نے مجھے مزاراتِ اکابر اولیاء کی زیارت کا شرف بھی بخشا، اور بار ہا روضۂ اطہر کی جالیوں کی ضیا پاشیوں سے بھی فیضیابی کا موقع ملا۔ ان مستور الحال لوگوں میں محبّی نور الدین آزاد کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ان کے ساتھ مجھے نہ صرف مزاراتِ مقدسہ کی زیارت نصیب ہوئی بلکہ کیپٹن عبدالستار صاحب پاگر کر اور جناب حبیب البشر خیری جیسے جاں نثارانِ مصطفوی سے غائبانہ تعارف کا شرف بھی میسر ہوا۔ حبیب البشر خیری صاحب نے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جس دل سوزی اور جاں فشانی سے مقبول و ماثور صیغہائے درود کا یہ گلدستہ مرتب کیا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے اور میں بلا خوفِ تردید کہہ سکتا ہوں کہ "دلائل الخیرات" کے بعد درود و سلام کا ایسا جامع و نادر ذخیرہ ابھی تک میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں حبیب البشر صاحب کے لیے کیا دعا کروں وہ تو ان شاء اللہ اپنی اس بے مثال کاوش کے صدقے میں یقیناً مقبولیت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے ہی، میں تو ربُّ العزۃ سے یہ درخواست کرتا ہوں وہ حُبِ نبوی کی شرابِ طہور کے کچھ جرعات سے مجھے بھی اسی طرح سرشار کر دیں جیسا کہ انہوں نے حبیب البشر صاحب، عبدالستار صاحب اور نور الدین آزاد صاحب کو کیا ہے۔

میری عمر بھر کی علمی تحقیق و تلاش، جستجو و مطالعہ کا ماحصل یہ ہے:

★ اذکار اشغال، اوراد و اعمال میں صرف ایک عمل ایسا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتا، ہمیشہ ہی مقبول ہوتا ہے، وہ درود شریف ہے۔

★ ابوالانسان حضرت آدم علیہ السلام کی اللہ پاک نے ایسی تعظیم کرائی کہ ملائک نے سجدہ کیا۔ لیکن آپ پر درود نہ صرف مومنین و ملائکہ بلکہ خود حق جل مجدہٗ بھی فرماتے ہیں۔

★ اوّل و آخر درود شریف پڑھا جاوے تو دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

★ درود شریف میں مشغول ہونے کی وجہ سے جو دعا نہ مانگ سکے، اُس کے دل کی دُعا اللہ پاک بغیر مانگے قبول فرماتے ہیں۔

★ درود شریف کو اللہ پاک نے افضل ترین عبادت نماز کا جزو بنا دیا ہے کہ التحیات کے بعد دُرود شریف نہ پڑھے تو نماز مکمل نہیں ہوتی۔

خاکِ پائے بزرگاں بدنام کنندۂ سادات

اختر ہاشمی

مقیم حال دہلی (الہند)

# فضلِ درود شریف

(بہ صنعت ذو قافیتین)

اللہ! کیا مقامِ حبیبِ ودود ہے
خود ذاتِ ذوالجلال بھی محوِ درود ہے

آدمؑ کو ایک بار ہی سجدہ کریں ملک
لیکن رسولِ پاک پہ ہر دم درود ہے

ہے حکم ہر نماز میں پڑھئے درود بھی
مت بھولیے! کہ جزوِ عبادت درود ہے

ہر وہ دُعا کہ اوّل و آخر درود ہو
مقبولِ کبریا ہے یہ فضلِ درود ہے

اختر کو کوئی فکر نہیں زادِ راہ کی
اُس کی زباں پہ ہر گھڑی وِردِ درود ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اِظہارِ تشکّر

دُنیا کے تقریباً تمام مذاہب اِس بات کے دعویدار ہیں کہ اُن کا مذہب خُدا کا بنایا ہُوا ہے۔ لیکن ہر مذہب نے ہی خُدا کو چھوڑ کر اپنے مذہب کے بانی کو ہی سب کچھ قرار دے دیا، کسی نے اپنے مذہب کے بانی کو خُدا کا بیٹا بتایا تو کسی نے اُسے ہی خُدا بنا دیا اور کسی نے اپنے مذہب کے بانی کو خُدا کی خُدائی کا شریک اور اَصل کرتا دھرتا قرار دیا۔ صرف مذہبِ اسلام نے خُدائے تعالیٰ کو اُس کی جگہ پر برقرار رکھا ہے اور اسلام کے بانی محمّدِ عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانی بار بار ببانگِ دُہل یہ اعلان کرایا کہ مَیں بھی "بشر" ہوں۔ عام انسانوں میں اور مُجھ میں یہ فرق ہے کہ مُجھ پر خُدا کی وحی اور پیغام آتا ہے، یعنی اپنی شخصیت کی نفی کی ـــــ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہر ہر فعل کو سُنّت قرار دیا کہ نبیٔ محترم کے طریقے پر رہنا، کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، اُٹھنا، بیٹھنا سُنّت قرار دیا کہ اسلام میں عمل ہی سب سے اہم بات ہے۔ نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی پسندیدہ اِنکساری کے باوجود یہ حقیقتیں بھی پُوری طرح سے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَلَا فَخْرَ سب سے پہلے باری تعالیٰ نے میرے ہی نور کو پیدا فرمایا اور میں اِس کے باوجود کوئی فخر نہیں کرتا ـــــ پھر فرمایا کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَلَا فَخْرَ میں تب بھی نبی تھا جب کہ آدم علیہ السّلام کے خمیر کی مٹّی اور پانی کو مِلایا بھی نہ گیا تھا اور پھر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ رسالت کا کمال اِس میں نہیں کہ رسُول کو خُدا بنا دیا جائے بلکہ اُس میں ہے کہ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جامۂ عبدیّت میں رکھتے ہوئے عبدیّت اور نبوّت کا ایسا کامل ترین

پیکر بنا کر پیش کیا جائے کہ اس کے آگے کمال کا کوئی درجہ تصور میں بھی نہ آسکے۔

نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے رُتبۂ محبوبیت کی بلندی کی ایک ہلکی سی جھلک قرآن کریم کے بائیسویں سیپارے میں سُورۂ احزاب کی ۵۶ ویں آیت سے نمایاں ہوتی ہے، فرمایا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

یقیناً خود ذاتِ باری تعالیٰ اور اُن کے فرشتے اس نبیِ محترم پر دُرود بھیجتے ہیں، تو اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود و سلام بھیجا کرو اور پھر یہ حکم صرف زیبِ داستاں کے لیے ہی نہیں، بلکہ ہر ہر مُسلمان پر دُرود شریف پڑھنا لازم قرار دیتے ہُوئے اِسے نماز میں، جو اللہ تعالیٰ کی سب سے پسندیدہ اور اسلام کی اوّلین عبادت ہے، پڑھنا ضروری قرار دیا گیا۔ دُرود شریف وُہ نعمتِ عُظمیٰ ہے کہ اس کی نظیر ممکن ہی نہیں۔

شاعرِ بے بدل نے کیا خوب فرمایا ہے:

| | |
|---|---|
| اَدِمِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ | لِاَنَّ لَھَا الْقُبُوْلُ بِدُوْنِ تَرَدُّدٍ |
| اَعْمَالُنَا بَیْنَ الْقُبُوْلِ وَرَدِّھَا | اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ |

ترجمہ:۔ حضورِ پُرنور پر ہمیشہ دُرود بھیجتے رہو، اِس لیے کہ اُس کی قبولیت شک سے بالاتر ہے۔ ہمارے تمام (وظیفے عبادتیں اور دینی) کام یا تو قبول ہوں گے، یا بارگاہِ ایزدی سے (نافرمانیوں، بے احترامیوں یا ریاکاری کی وجہ سے) مَردُود ہوں گے۔ صرف دُرود پڑھنا ہی اس سے مُستثنیٰ ہے کہ وہ رَد نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

اَب آپ پڑھ لیجئے، نمازیں، رکھ لیجئے روزے، زکوٰۃ و خیرات، صدقات خوب خوب تقسیم کیجئے، حج کیجئے، لیکن کیا کوئی یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اُس کی یہ تمام عبادتیں قبول ہوگئیں؟۔ ہر وقت دھڑکا لگا ہی رہتا ہے کہ کہیں بداعمالی کی یا نمائش کی وجہ سے اُلٹی مُنہ پر نہ ماردی جائے۔ لیکن دُرود شریف؟ وہ تو ہفتہ میں دو۲ بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی بارگاہ میں ایک مخصوص فرشتہ کے ذریعہ پیش کیا ہی جاتا ہے اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ ہر دُرود شریف فرشتے کے ذریعہ آپ تک بلا تاخیر پہنچایا جاتا ہے اور دُرود کی یہ پیشی ہی قبولیت کی سند ہے کہ پیش کر دیا گیا اور لوٹا یا نہیں گیا۔ اِس کی تمام تفاصیل آپ علامہ حَبِیبُ البَشَر خَیرِی مدظلہ العالی کی کتاب "صَلِّ عَلیٰ مُحمّد" صلی اللہ علیہ وسلم کے اول حصے میں مُطالعہ کر ہی چکے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت اللہ کی اطاعت کے تابع ہے ایسی آیات جن میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ہی آپ کی بھی اِطاعت کی تاکید ہے یا خُدا کی ناراضی کے ساتھ آپ کی ناراضی کی نحوستوں کا ذِکر ہے ان آیات کا تو شُمار بھی مُشکل ہے، مگر ایسی آیتیں بھی کثیر تعداد میں ہیں جن میں اللہ جلّ شانہٗ نے براہِ راست اپنی ذات کے حوالے کے بغیر آپ کی نعت بیان فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کا اَدب سِکھایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بَرتری اور بزُرگی کو بیان فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ میدانِ حشر میں جب اللہ پاک کا قہر و جلال اپنی اِنتہا پر ہوگا اُس وقت کسی کو ربُّ العلمین کی بارگاہ میں لب کُشائی کی جُرأت نہ ہوگی، چنانچہ فرمایا ہے: يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ○ (سُورۂ نبا)

"جس دن جبریل علیہ السلام جیسے مُقرب فرشتے اور باقی تمام ملائکہ خُدا کی بارگاہ میں صف بستہ چُپ چاپ کھڑے ہوں گے، کوئی بول بھی نہ سکے گا، ہاں وہ ذات جسے اللہ پاک اِجازت بخش دیں (یعنی نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

قرآن پاک کا اعجاز دیکھیے، فرمایا ہے اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ یہاں لفظ اللہ کی جگہ 'الرحمٰن' اِستعمال کیا، یعنی یہ اجازت دینا بھی اللہ کی مہربانی و رحم کا مظہر ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ "میں اللہ پاک کے قہر و جلال کم کرانے کے لیے سجدہ میں

گڑگڑا کر ایسی تعریفیں بیان کروں گا جو اُسی وقت اللہ پاک مجھے الہام فرمائیں گے۔ اور پھر اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ فرمائیں گے اِرْفَعْ یَا مُحَمَّدُ رَأْسَكَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اُٹھائیے آپ جو سفارش کریں گے، قبول کی جائے گی۔" یہ وہ وقت ہو گا کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نفسی نفسی پکارتے ہوں گے اور آپ کے پاس شفاعت کے لیے آئیں گے۔ گویا تمام انبیاء کی شفاعت بھی آپ ہی فرمائیں گے۔ اس سے آپ کا "سرتاجِ انبیاء" ہونا اور محبوبِ کبریا ہونا صاف ظاہر ہے۔ شاعر نے اِس مضمون کو کس خوبصورتی سے شعر کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

ترے کرم سے کرم بنے گا، عذاب، روزِ حساب تیرا
پڑھوں گا رحمت کا وہ قصیدہ کہ ہنس پڑے گا عتاب تیرا

"نعت" (تعریف) نثر و نظم دونوں ہی طرح سے کہی جاتی ہے۔ نبیٔ کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سب سے پہلے خالقِ کائنات نے فرمائی اور قرآن جیسا، اَبدی "گلدستہ نعت" ہماری رہ نمائی کے لیے ہمیں دیا۔ اس میں ہم کو نعت کے تمام اقسام ملیں گے۔ مثلاً کہیں اُن کی تعریف و توصیف ہے، کہیں اُن کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی، کبھی اُن کی قسم کھائی جا رہی ہے تو کبھی اُن کے پاک شہر کی، کہیں اُن کی اَدائیں یاد کی جا رہی ہیں تو کہیں اَندازِ لباس، اور پھر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق قبلہ تک کو بدلنے کے لیے کہا اور کہیں یقین دلایا جا رہا ہے کہ ہم عنقریب آپ کو (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسی ہی چیز عطا فرمائیں گے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) راضی ہو جائیں گے۔ غرضکہ کلامِ الٰہی میں نعت مُبارک کا عجیب ہی اندازِ بیان فرمایا گیا ہے۔ ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے خود، اپنے مُقرب فرشتوں کے ساتھ (نعت خوانی) اپنے محبوب پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا اعلان فرمایا ہے اور اس کا اِختتام، ہادیٔ اعظم کے ہر ہر اُمتی کو آپ پر (نعت خوانی) درود و سلام بھیجنے کا حُکم دیتے ہوئے اُسے عبادت کا جُز بنا کر کیا ہے۔

غور فرمائیے ! کہ نماز جیسی اہم عبادت کی ابتدا اللہ کی کبریائی کے اعلان سے "اَللہُ اَکبر" کی شکل میں ہوتی ہے تو اختتام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے، پھر اس کے بعد حکم دیا جاتا ہے بندوں کو، کہ اب اپنے لیے جو مانگنا ہو مانگ لو۔

سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم۔

میں نے اِس "گلدستۂ نعت" کے مجموعے کی ابتدا "گلدستۂ نعت" قرآن کریم کی سینکڑوں آیتوں میں سے صرف ایک مخصوص آیت شریفہ سے کی ہے۔ جس میں اپنے محبوب، رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی مخصوص خصوصیات کے ساتھ نعت فرمائی اور عام مخلوقات پر احسان عظیم فرماتے ہوئے یہ خوش خبری سُنائی ہے۔

**ترجمہ** "تمہارے پاس ہمارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (بظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے (ہمارا اپنے لیے چنیدہ اور منتخب کیا ہوا سب سے پسندیدہ اور سب سے معزز و محبوب) ہے۔ وہ (تم سے ایسی شدید محبت کرنے والا ہے کہ) تمہاری ہر پریشانی اُس پر بھاری ہے۔ (کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے سے بھٹک کر دوزخ کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کے لیے وہ بڑے حریص ہیں اور بڑے نرم دل اور مہربان ہیں (یعنی جس طرح ذات باری تعالیٰ اپنے بندوں پر بیحد شفیق و مہربان ہے میری یہی عادت میرے محبوبؐ نے بھی اپنالی ہے)۔"

اس کے بعد عربی ہی میں اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائی ہوئی نعتیں ہیں، پھر فارسی میں اولیائے عظام، صوفیائے کرام اور علمائے اسلام کے پیش کیے گئے خراجِ تحسین ہیں۔ پھر اردو میں شعرائے ذی احترام کی نعتوں، اور سلاموں کو جمع کیا ہے غرضکہ

جتنے فضائل جتنے محاسن امکانی ہو سکتے تھے
حق نے کیے سب اس میں فراہم صلی اللہ علیہ وسلم

★ حق تعالیٰ بہتر سے بہتر جزائے خیر دے، کیپٹن عبد الستار احمد بیاگر کر زاد لطفہ کو

کہ اُنھوں نے علامہ حبیبُ البشَر خیری صاحب کو اس خدمتِ عظیمہ کے لیے بصد اِصرار اُکسایا جنھوں نے بڑی ہی دِلسوزی، عَرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ دُرود شریف کے سلسلے میں ایک بے مثال ذخیرہ جمع کیا ہے، جو عاشقانِ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نشاطِ رُوح اور خود اُن کے لیے جنت کا توشہ ہے۔

★ ربِ کریم، کیپٹن عبد السّتار احمد پاگرکر صاحب، اُن کے اہل و عیال اور اُن کے رُفقاء کو دین و دنیا میں سُرخروئی عطا فرمائے کہ اُنھوں نے اس انمول اور لاثانی مُتبرک تحفہ کی حُسنِ کتابت و طباعت کے لیے زرِ کثیر صرف کر کے اِس کو پُوری اُمتِ مُسلمہ کے دل کی دھڑکن بنا دیا ہے۔

★ بڑی ناسپاسی ہو گی اگر میں اپنے مُخلصین و مُحبّین کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اس کارگزاری میں قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام حضراتِ کرام کو جنھوں نے اس خدمتِ عظیمہ کے سلسلے میں مجھے ہر طرح سے تعاوُن دیا اور اس کارِ خیر میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور اُن مُعاونین کو بھی ربُّ العزت دن دُونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اپنی بے پایاں نعمتوں سے نوازیں۔ آمین۔

فضلِ ربّی ہے، عطا ہے یہ اُنہی کی ورنہ!<br>
اِتنے اَسباب کا بَننا مری قسمت تو نہ تھی!

نیاز کیش دُعاگو:

**نورالدّین آزاد خواجہ کمالُ الدّین جودھپوری**

قال اللہ تعالیٰ فی شان حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

# لقد جاءکم رسول من

تمہارے پاس ہمارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (بظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے ایسی

# انفسکم عزیز علیہ ما عنتم

شدید محبت کرنے والا ہے کہ) تمہاری ہر پریشانی اس پر بھاری ہے (کہ میرے محبوب کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے

# حریص علیکم بالمؤمنین

سے بھٹک کر دوزخ کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کیلئے وہ بڑے حریص ہیں اور بڑے نرم دل اور مہربان ہیں

# رؤف رحیم

پ ١١ التوبہ ١٢٨

صدق اللہ العظیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

# لا یؤمن احدکم

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

# حتی اکون احب الیہ من

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

# ولدہ ووالدہ ومن نفسہ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

# والناس اجمعین

او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي ۔۔۔ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

آپ اس سے پہلے خوش عیش تھے سایوں میں اور ۔۔۔ اس منزلِ محفوظ میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ وَلَا بَشَرٌ ۔۔۔ أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقُ

پھر آپ بستی میں اُتر گئے، مگر نہ تو آپ ابھی بشر تھے ۔۔۔ نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ ۔۔۔ أَلْجَمَ نَسْرًا وَّأَهْلَهُ الْغَرَقُ

بلکہ وہ آبِ صافی، جو کشتیوں پر سوار تھا ۔۔۔ جب سیلاب کی موجیں چوٹی کو چھو رہی تھیں اور لوگ ڈوب رہے

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ ۔۔۔ إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

منتقل ہوتا رہا صُلب سے رَحم کی طرف ۔۔۔ پھر جب ایک عالم گزر چکا مرتبۂ حال کا ظہور ہوا

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِيلِ مُكْتَتِمًا ۔۔۔ فِي صُلْبِهِ أَنْتَ فَكَيْفَ يَحْتَرِقُ

آپ آتشِ خلیل میں اُترے، چھپے چھپے ۔۔۔ آپ اُن کی صُلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے

حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ ۔۔۔ خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

تاآنکہ آپ کا محافظ وہ صاحبِ شوکت گھرانہ ہوا جو ۔۔۔ خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے گویا جس کے نیچے ہے

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ ۔۔۔ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اُٹھی زمین ۔۔۔ اور روشن ہو گئے آفاقِ سماوی آپ کے نور سے

فَنَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ

تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں ہیں

وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

اور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

| | |
|---|---|
| انّ عبدًا اطاع ربًّا جلیلا | بلا شبہ بندے نے اطاعت کی ربِّ جلیل کی |
| وفق الداعی النبی الرّسولا | اور پیروی کی بُلانے والے کی جو نبی اور رسول ہیں |
| فصلوٰۃ الالٰہ تتری علیہ | پس رحمتِ کاملہ نازل ہو خداوند تعالیٰ کی اُن پر مسلسل |
| فی دجی اللیل بکرۃً واصیلا | رات کی تاریکیوں میں اور صبح و شام |
| انّ ضرب العداۃ بالسّیف یرضی | بے شک دشمنوں کا مارنا تلوار سے خوش کرتا ہے |
| سیّدًا قادرًا ویشفی علیلا | سردار کو جو قادر ہے اور شفا دیتا ہے مریض کو |
| لیس من کان قاصدًا مستقیمًا | نہیں ہے کوئی شخص جو اختیار کرنیوالا ہو سیدھا راستہ |
| مثل من کان هاویًا وذلیلا | مثل اس شخص کے جو گرا ہو ذلیل |
| حسبی اللہ عصمۃً لاموری | کافی ہے میرا اللہ میرے کاموں کی حفاظت کیلئے |
| وحبیبی محمّدٌ لی خلیلا | اور میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی مجھے کافی ہے |

نذرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَتَ اَحْمَدَا
کیا چاہیے اسکو جو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تُربت کو سُونگھے

اَنْ لَا يَشُمَّ مَدَّ الزَّمَانِ غَوَالِيَا
اُس کو یہ چاہیے کہ عُمر بھر کوئی خُوشبو نہ سُونگھے

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
مُجھ پر وُہ مُصیبتیں پڑیں کہ جو دِنوں پر

صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا
پڑیں تو دِنوں کی راتیں ہو جائیں۔

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

الم تر ان اللہ ارسل عبدہٗ
بآیاتہ واللہ اعلیٰ وامجدُ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بیشک اللہ نے بھیجا اپنے بندے کو رسول بنا کر
اپنی نشانیوں کے ساتھ۔ اللہ کی قسم وہ اعلیٰ اور افضل ہے

اغر علیہ للنبوۃ خاتم
من اللہ مشھود یلوح ویشھد

شریف سردار ہیں وہ ان پر مہرِ نبوت ہے
اللہ کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے شہادت اور شہادت دی گئی ہے

وضم الالٰہ اسم النبی مع اسمہ
اذا قال فی الخمس المؤذن اشھدُ

اور ملا دیا اللہ نے اپنے نبیؐ کے نام کو اپنے نام کیساتھ
جب کہا مؤذن نے پانچوں وقت کی اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ

وشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود وھذا محمدٌ

اور نکالا ان کا نام اپنے نام سے تاکہ روشن ہو جائے ان کا نام
پس عرش والا محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں

وانذرنا نارا وبشر جنۃ
وعلمنا الاسلام فاللہ نحمدُ

اور ڈرایا انھوں نے ہم کو دوزخ کی آگ سے اور خوشخبری دی جنت کی
اور سکھلایا ہم کو اسلام۔ پس اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت کعب بن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَقَالَ كُلُّ خَلِيلٍ كُنْتُ آمُلُهُ

اور کہا کہ ہر دوست کہ میں اُمید کرتا ہوں

لَا أُلْهِيَنَّكَ إِنِّي عَنْكَ مَشْغُولُ

کہ نہ بھولوں گا میں تم کو میں تمہارے ساتھ مشغول ہوں

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ أَوْعَدَنِي

خبر دیا گیا ہوں میں کہ بلاشبہ اللہ کے رسول نے وعدہ کیا ہے مجھ سے

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ مَأْمُولُ

اور معافی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اُمید کی ہوئی ہے

مَهْلًا هَدَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ

چھوڑ دے تو ہدایت دے تم کو اللہ تعالیٰ وہ اللہ کہ جس نے دیا تم کو انعام

نَافِلَةَ الْقُرْآنِ فِيهَا مَوَاعِيظُ وَالتَّفْصِيلُ

قرآن کہ اس میں وعظ اور تفصیلی احکام ہیں

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

رُوحی الفِداءُ لِمَن اخلاقہ شھدت
میری رُوح اُس ہستی پر فدا ہے جس کے اخلاق و اطوار اس بات پر شاہد ہیں

بِاَنَّہٗ خیرُ مولُودٍ مِّن البشرِ
کہ بنی نوعِ انسان میں وہ سب سے افضل ہیں

عَمَّت فضائِلُہٗ کُل العبادِ کما
اس کے فضائل و کمالات کا چشمۂ فیض تمام بندوں کو بلا امتیاز

عمّ البریّۃِ ضوءُ الشّمسِ و القمرِ
اس طرح سیراب کر رہا ہے جس طرح آفتاب و ماہتاب کی ضیا باریاں

لو لم یکن فیہِ اٰیاتٌ مُّبیّنۃٌ
اگر اُس کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کرنے والی واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں

کانت بدیھتہٗ تُغنی عن الخبرِ
تو خود اُس کی ذات اُس کے پیغام کی صداقت کیلئے کافی ہوتی

# نعت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

## الحمد للہ منشی الخلق من عدم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

## ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

## مولای صلّ وسلّم دائماً ابداً

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

## علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے عَدَم سے مخلُوق کو پیدا فرمایا
پھر دُرُود اُس ذاتِ عالی پر جسے سب سے پہلے (اللہ نے) پسندیدہ بنایا
وہ میرے آقا ہیں اے اللہ اُن پر ہمیشہ ہمیشہ دُرُود و سلام ہو
جو تیری ساری مخلُوق میں سب سے بہتر ہیں اور تیرے چہیتے ہیں

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ محی الدین جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

غلامِ حلقہ بگوشِ رسول ساداتم
زہے نجات نمودن حبیب و آیاتم

دِلم زعشقِ محمدؐ پرست وآلِ مجید
گواہ حالِ من است ایں ہمہ حکایاتم

چو ذرّہ ذرّہ شود ایں تنم بہ خاکِ لحد
تو بشنودے صلوٰت از جمیعِ ذرّاتم

سلام گویم و صلوٰت بر تو ہر نفسے
قبول کُن بہ کرم ایں سلام و صلواتم

★ غلام ہوں اور رسولِ سادات کا حلقہ بگوش ہوں۔ میری قسمت کہ نجات (ابدی) پانے کے لیے آپؐ کی (بے مثل) نشانیوں کا (اور خود آپؐ کی) مُحبّت کا دعویدار ہوں ★ میرا دل عشق نبویؐ اور آلِ محترم میں تپ رہا ہے۔ یہ ساری داستانیں میرے اِس حال کی گواہ ہیں ★ جب میرا یہ جسم قبر کی خاک میں ذرہ ذرہ ہو جائے گا۔ تو اِن تمام ذرّوں سے دُرُود ہی کی آواز سُنائی دے گی۔ ★ میں آپ پر ہر لمحہ سلام کہتا ہوں اور دُرود پڑھتا ہوں۔ بارِ الٰہ میرا یہ صلوٰۃ و سلام اپنے کرم سے قبول فرمالیں۔ آمین ★

خاک نشین آستانۂ عالیہ حضرت غوث الاعظم محی الدین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف
بصد عقیدت و احترام پیش کردہ: السیّد محمد عمر شاہ جری مری کرلا، بمبئی

# نعت شریف

محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاءؒ نظام دہلوی

صبا بہ سوئے مدینہ رُو کُن، ازیں دُعا گو سلام بر خواں
بہ گرد شاہِ رسُل بگرداں ، بہ صد تضرّع پیام بر خواں

بشوزِ من صورتِ مثالی ، نماز بگزار اندراں جاں
بہ لحنِ سورہ "محمدؐ" تمام اندر قیام ، بر خواں

بہ بابِ رحمت گہے گزر کُن ، بہ بابِ جبریلؑ گہہ جبیں سا
سلامِ ربّی علیٰ نبیِّ گہے بہ بابُ السّلام بر خواں

بہ لحنِ داؤد ہم نوا شو ، بہ نغمۂ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبرؐ ایں غزل را ، ز عبدِ عاجز نظام بر خواں

★ اے نسیم ذرا اپنا رُخ مدینہ پاک کی طرف کرلے ، مُجھ دُعا گو کا سلام رُو برو عرض کردے ۔ شہنشاہِ انبیاء کے (روضۂ اقدس کے) غبار میں لوٹ لوٹ کر ، بے حد خشوع کے ساتھ (میرا یہ پیام عرض کردے ۔ ★ مجھ جیسی (عاشق زار کی) صورت بنالے ، اس (لرزاں و ترساں) جان میں نمازِ حق ادا کر ۔ لہجہ میں سورۂ محمدؐ پوری کی پوری قیام کی حالت میں وہاں پڑھ لے (رکوع سے قبل) ۔ ★ کبھی بابِ رحمت سے گزر اور کبھی بابِ جبریلؑ (پر ادب سے) سر جھکا ۔ کبھی "سلامِ ربّی علیٰ نبیِّ" (کا ترانہ ، باب السلام پر عرض کردے ★ لحنِ داؤدی میں فریادی بن ، دردِ عشق کے ترانے سے آگاہ ہو ، پیغمبرِ (محترمؐ) کی بزم میں اس غزل کو بندۂ عاجز نظام کی طرف سے عرض کردے ۔

# نعت شریف

طوطئ ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلوی

نمی دانم چہ منزل بود، شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود، شب جائے کہ من بودم

پری پیکر، نگارے سرو قدے، لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود، شب جائے کہ من بودم

رقیباں گوش بر آوازِ اُو در نازِ من ترساں
سخن گفتم چہ مشکل بود، شب جائے کہ من بودم

خدا خود میرِ مجلس بود، اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمعِ محفل بود، شب جائے کہ من بودم

★ مجھے کچھ خبر نہیں رات کونسی منزل تھی جہاں میں تھا۔ ہر طرف آپ کے عشق کے متوالے بسمل کی طرح اس منزل میں تڑپ رہے تھے۔ ★ حُور کا سا چہرہ اور سرو جیسے قد کا محبوب (جس کے) رُخسار لالہ کی طرح دہک رہے تھے۔ میرے دِل کے لیے سراسر آزمائش بنے ہوئے تھے، اس منزل میں جہاں میں رات کو تھا۔ ★ میرے حریف اِس کی آواز پر کان لگائے ہُوئے تھے، اور وہ مجھ پر ناز فرماتے ہوئے اُنہیں محروم کر رہے تھے۔ کیا بات بتاؤں، رات میں جس منزل میں تھا اُسکی داستان بیان کرنا بیحد مشکل ہے ★ خسرو! خُداوند قدوس خود اس مجلس کے سربراہ تھے، جو لامکاں کی محفل تھی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس محفل کی روشنی کا منبع تھے جس محفل میں رات میں تھا۔

# نعت شریف

حضرت عبدالرحمن جامیؒ

زِ رحمت کُن نظر، بر حالِ زارم یا رسُولَ اللہ
غریبم، بے نوایم، خاکسارم یا رسُولَ اللہ

زِ داغِ ہجرِ تو کے دِل فگارم یا رسُولَ اللہ
بہارِ صد چمن در سینہ دارم یا رسُول اللہ

تُوئی تسکینِ دل، آرامِ جاں، صبر و قرارِ من
رُخِ پُر نُور! جانِ بے قرارم یا رسُول اللہ

تُوئی مولائے من، آقائے من، والیٔ جانِ مَن
تُوئی دانی کہ جز تو کس نہ دارم یا رسُول اللہ

دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را
زِ لُطفِ تو ہمیں اُمید دارم یا رسُول اللہ

★ اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ میری تباہ حالی پر، کرم کی نظر فرمائیں، کہ میں غریب ہوں، بے آسرا ہوں، اور خاک نشیں ہوں۔ ★ اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فُرقت کے داغ سے میرا دل کیسا ریزہ ریزہ ہوا ہے، کہ سینکڑوں گلشنوں کی بہاروں کا تصور دل میں لیئے ہوئے ہوں۔ ★ اے اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہی کی ذاتِ گرامی دِل کا سکون، رُوح کا چین، اور میرا صبر اور دل کی ڈھارس ہے، آپکا نور سے بھر پُور چہرہ میری بے قرار رُوح کا چین ہے۔ ★ آپ ہی میرے آقا، میرے سرپرست اور میری جان کے مالک ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپکے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔
★ آخر وقت جامی کو اپنے دیدار کا جلوہ دِکھا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی سے اے اللہ کے رسول میں یہی توقع رکھتا ہوں۔

# نعت شریف

حضرت حاجی جان محمد قدسی رحمۃ اللہ علیہ

مرحبا، سیدِ مکی، مدنی العربی | دل وجاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی
ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کردہ ظہور | زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبانِ عربی

بردرِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز | رومی و طوسی و ہندی، یمنی و حلبی
چشمِ رحمت بکشا سوئے مَن انداز نظر | اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

سیدی انت حبیبی وطبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

★ واہ واہ! آپ (ہی ہر جگہ) سردار ہیں، مکہ والوں کے بھی، مدینہ والوں کے بھی (بلکہ کُل عالم) عربی کے بھی سردار ہیں اور مدنی کے "دل بھی قربان جان بھی ہدیہ" آپ کے کتنے اچھے القاب ہیں۔ ★ آپ کی مقدس ذات (چونکہ) اِس ملک عرب میں جلوہ فرما ہوئی۔ اِسی لیے قرآنِ ربانی عربی زبان میں آیا ہے۔ ★ آپ ہی کے فیض بخش دروازہ پر نہایت عاجزی اور نیاز مندی سے کھڑے ہوئے ہیں (ہر ایک) رومی طوسی ہندی یمنی اور حلبی۔ ★ مہربانی کی نگاہ اٹھا کر مجھ پر بھی ایک نظر ڈال دیں، اے (ذاتِ عالی کہ) قریشی ہاشمی اور مطلبی (آپ کے القاب ہیں) ★ اے میرے سردار آپ میرے محبوب ہیں میرے دل کا علاج ہیں۔ قدسی اپنی بیماری کے علاج کی طلب میں آپ کے پاس آیا ہے۔

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

زباں تا بُوَد در دہاں جائے گیر
ثنائے محمدؐ بُوَد دِل پذیر

حبیبِ خُدا، اشرفِ انبیاءؐ
کہ عرشِ مجیدش بُوَد مُتکا

سوارِ جہاں گیرِ یکراں بُراق
کہ بگزشت از قصرِ نیلی رواق

★ جب تک زبان مُنہ میں جگہ پکڑی ہوئی ہے۔ سرورِ کائنات کی تعریف ہوتی رہے، دِل یہی چاہتا ہے۔ ★ ربُّ العالمین کے پیارے تمام انبیاء (علیہم السّلام) میں سب سے زیادہ شرَف والے ہیں۔ کہ خُدا کا عرشِ مُحترم اُن کا ٹھکانا بنا ★ (شبِ معراج) سارے جہاں کا سفر کرنے والا سوار اور ایک بُراق پر۔ (آن کی آن میں) نیلے پردوں (آسمانوں) والے محل (کائنات) سے گزر گیا!

# نعت شریف

## حافظ شمس الدین حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کُنند — آیا بُوَد کہ گوشۂ چشمے بما کُنند
دردم نہفتہ بہ ز طبیبانِ مُدّعی — باشد کہ از خزانۂ غیبم دوا کُنند
چُوں حُسنِ عاقبت نہ برندی و زاہدیست — آں بہ کہ کارِ خود بر عنایت رہا کُنند
بے معرفت مباش کہ در من یزید عشق — اہلِ نظر معاملہ با آشنا کُنند

حافظ مُدام وصل میسّر نمی شوَد
شاہاں کم التفات بحالِ گدا کُنند

★ (وہ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم) جو ایک نگاہِ توجہ سے خاک کو کیمیا بنا دیتے ہیں، کاش وہ ایک اُچٹتی ہی نظر ہم پر ڈال دیں۔ ★ دعوے کے ساتھ علاج کرنے والوں سے میرا مرض چُھپا ہی رہے (تو اچھا ہے)، ہو سکتا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کسی غیبی دوا سے میرا علاج فرما دیں ★ حُسنِ خاتمہ کا مدار گُناہگاری و پرہیزگاری پر نہیں، یہی بہتر ہے کہ ہم اپنا معاملہ اُن کی مہربانی پر چھوڑ دیں ★ اُن کے عُشاق کی فہرست میں اپنا نام لکھانا ہے تو پہلے اُن سے دلی تعلق جوڑ کہ اہلِ نظر معاملہ، اپنے متوالوں ہی سے کرتے ہیں ★ حافظ! اِس مُقدّس چوکھٹ پر حاضری مُشکل ہی سے ہوتی ہے، کیوں کہ بادشاہ اپنے فقیروں کی طرف کبھی کبھی ہی توجہ فرماتے ہیں۔

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

غریبم یا رسول اللہؐ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم
بریں نازم کہ ہستم امتِ تو!
گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

✿

اے اللہ کے رسولؐ! مَیں غریب ہوں، مَیں اجنبی ہوں
پوری کائنات میں آپؐ کے علاوہ میرا کوئی محبوب نہیں
مَیں اسی پر پھولتا ہوں کہ آپؐ کی امّت ہوں
بیحد گنہ گار ہوں، لیکن بڑا خوش نصیب ہوں

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّی لقبی کہ عرش یکپایۂ اوست

احمد نامی کہ نقد جاں مایۂ اوست صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گویند کہ آں مظہر جاں سایہ نداشت

ویں طرفہ کہ عالم ہمہ در سایۂ اوست

وہ اُمّی لقب، کہ تختِ الٰہی، اُن کا مقام ہے۔
وہ احمد نام والے کہ ہماری جان کی قیمت اُن ہی کی ملک ہے۔
کہا جاتا ہے کہ نورِ الٰہی کے پرتو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہ تھا،
یہ عجوبہ اس لیے کہ کُل عالم ہی اُن کے سایۂ عاطفت میں ہے۔

بحضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

# آں ختمِ رُسل امیرِ ایوانِ وُجود
# دارائے سریرِ حُسن و سلطانِ وُجود

# از بابِ کتابِ آفرینش پرسی
# آں نامِ محمدؐ است عُنوانِ وُجود

وہ جو تمام انبیاءؑ پر آخری مُہر ہیں وہی وجود کے محل (کائنات) کے دُولہا ہیں
وہی اِس کائنات کے مرکز اور خوبصورتی کے تخت پر جلوہ فرما ہیں
دُنیا کی ابتداء کی کتاب سے اگر تو پوچھے
تو (جواب ملیگا کہ) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اِسمِ گرامی ہے۔ جو عنوانِ ہستی ہے

## بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو زیم
خاکے شوم و زیرِ پائے تو زیم
مقصودِ منِ خستہ ز کونین توئی
از بہرِ تو میرم از برائے تو زیم

میری خواہش ہے کہ پوری زندگی ہمیشہ آپؐ سے وفا اور نام لیوائی میں گزرے
میں خاک بن کر آپؐ ہی کے قدموں میں زندگی بسر کروں
مجھ تباہ حال کا کونین میں آپؐ کی ذاتِ عالی کے علاوہ کوئی مقصود نہیں
میں آپؐ ہی کی یاد میں زندہ رہنا چاہتا ہوں، کاش، مجھے موت بھی آپؐ ہی کی یاد میں آئے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بہادر شاہ ظفر رحمۃ اللہ علیہ

اے سرورِ دو کون شہنشاہِ ذوالکرم
سر خیلِ مرسلیں و شفاعت گرِ اُمم

تُو تھا سریرِ اوجِ رسالت پہ جلوہ گر
آدم جہاں ہنوز پسِ پردۂ عدم

واللیل تیرے گیسوئے مشکیں کی ہے ثنا
والشمس ہے ترے رخِ پُر نور کی قسم

تیری جناب پاک میں یہ ہے ظفر کی عرض
صدقے سے اپنی آل کے اے شاہِ محتشم

صیقل سے اپنے لطف و عنایت کے دور کر
آئینۂ ضمیر سے میرے، غبارِ غم

پہونچا نہ آستانِ مقدس کو تیرے میں
اِس غم سے مثلِ چشمہ ہوئی میری چشم نم

پر خاکِ آستاں کو تری اپنے چشم میں
کرتا ہوں سُرمہ میلِ تصور سے دم بدم

★ اے دو جہان کے سردار، بخششوں والے شاہا! تمام انبیاء علیہم السلام کے سرپرست اور اُمتوں کی سفارش کرنے والے۔ ★ پیغمبری کی بلند مسند پر آپؐ ہی جلوہ فرما تھے، جب کہ آدم علیہ السلام کا وجود بھی نہ ہوا تھا ★ واللیل آپ کے مشک کی رنگت و خوشبو والے بالوں کی تعریف ہے، اور والشمس آپ کے چمکدار چہرے کی ہی قسم ہے۔ ★ آپ کی خدمت عالی میں ظفر کی یہ درخواست ہے اپنی آل کے صدقہ میں اے حشمت والے شہنشاہ۔ ★ اپنی مہربانی اور کرم کی رگڑ سے دور فرما دیں، میرے دل کے آئینہ سے غم کی سب کدورتیں۔ ★ آپ کے پاک آستانہ پر میں نہ پہنچ سکا، اس غم سے میری آنکھ کے آنسو چشمہ جاری کی طرح بہہ نکلے ہیں۔ ★ لیکن آپ کے روضۂ اقدس کے غبار کو میں اپنی آنکھ میں چشمِ تصور سے ہر گھڑی سُرمہ کی طرح سموئے ہوئے ہوں۔

# نعت شریف

اسد اللہ خاں غالب دہلویؒ

حق جلوہ گر زِ طرزِ بیان محمدؐ است  آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است
آئینہ دار پرتوِ مہر است ماہتاب  شانِ حق آشکار زشانِ محمدؐ است
تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است  اما کشاد آں زِمانِ محمدؐ است
دانی اگر بہ معنیٔ لولاک وارسی  خود ہر چہ از حق است ازانِ محمدؐ است
ہر کس قسم بداں چہ عزیز است می خورد  سوگند کردگار بہ جانِ محمدؐ است

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

★ آپ کے طرزِ بیان میں حق تعالیٰ کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔ اِسی وجہ سے اللہ کا کلام آپ کی زبانی آیا ہے ★ (جس طرح) چاند، سُورج کی جھلک سے ہی چمک دار ہے۔ (اسی طرح) آپ کی شان میں خدا کی شان جھلکتی ہے ★ یقیناً ہمیشہ ہر فیصلہ کا تیر رَبُّ العالمین کے ترکش میں ہی ہوتا ہے لیکن وہ تیر کھنچتا آپ ہی کے دور میں ہے ★ اگر لولاک[1] کے معنی کی گہرائی میں کوئی غوطہ زن ہو (تو باآسانی جان لے گا) کہ پروردگار کے ہاں سے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ آپؐ ہی کے صدقہ میں ہوتا ہے۔ ★ ہر ایک جسے سب سے زیادہ چاہتا ہے اُسی کی قسم کھاتا ہے، پروردگار نے بھی آپؐ ہی کی جان کی قسم کھائی ★ غالب ہم اپنے آقاؐ کی تعریف پروردگار پر ہی چھوڑتے ہیں کیوں کہ وُہ ذاتِ عالی ہی آپ کے رتبہ کو صحیح طور پر جانتی ہے۔

---

[1] حدیثِ قدسی ہے۔ رَبُّ العزۃ نے فرمایا کہ آپؐ نہ ہوتے تو میں اِن آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا (لولاک لما خلقتُ الافلاک)

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کوثر القادری

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

تو بھی وہیں پر آ جس در پہ سب کی بگڑی بنتی ہے
اک تیری تقدیر بنانا ان کیلئے کچھ بات نہیں

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

عشق شہ بطحا سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں
نام محمد کے میں قرباں اب وہ مرے حالات نہیں

ذکر نبی میں جو دن گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے
ذکر نبی میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

غور تو کر سرکار کی تجھ پہ کتنی خاص عنایت ہے
کوثر تو ہے ان کا ثنا خواں یہ معمولی بات نہیں

# عرضِ حال

بحضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از: خواجہ الطاف حسین حاؔلی رحمۃ اللہ علیہ

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نِکلا تھا وطن سے
پردیس میں وُہ آج غریب الغربا ہے

وُہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اَب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دِیا ہے

وُہ دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہبان
اَب اُس کا نگہبان اگر ہے تو خُدا ہے

فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نِسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

دولت ہے نہ عزّت نہ فضیلت نہ ہُنر ہے
اِک دین ہے باقی سو وُہ بے برگ و نوا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مِٹ جائے نہ آخر
مُدّت سے اِسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

بِگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اِس سے یہ ظاہر کہ یہی حُکمِ خدا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ اِک ایک فدا ہے

گر دین کو جوکھوں نہیں ذِلّت سے ہماری
اُمّت تیری ہر حال میں راضی برضا ہے

کرم تاج زریں رقم

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(شبِ معراج)

نواب حضرت میر عثمان علی خان عثمانؔ
(نظامِ دکن)

عرش پر خلق کا سرتاج ہے آج
واہ کیا خوب یہ معراج ہے آج

دیکھو شاہِ مدنی کا جلوہ
سر پہ رحمت کا عجب تاج ہے آج

لیلۃ القدر جسے کہتے ہیں
مرحبا صلِّ علیٰ آج ہے آج

کس پیمبر کو ملا یہ رتبہ
دونوں عالم میں ترا راج ہے آج

عرض کر یہ شہِ دیں سے عثمانؔ
آپؐ کے ہاتھ مری لاج ہے آج

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نواب مرزا خان داغ دہلوی

تُو جو اللہ کا محبوب ہُوا، خُوب ہُوا
یا نبیؐ خُوب ہُوا، خُوب ہُوا، خُوب ہُوا

حشر میں اُمّتِ عاصی کا ٹھکانا ہی نہ تھا
بخشوانا تجھے مرغُوب ہُوا، خُوب ہوا

حُسنِ یُوسفؑ میں ترا نور تھا، اے نورِ خُدا!
چارۂ دیدۂ یعقوبؑ ہوا، خُوب ہُوا

فخر آدمؑ کو نہ ہوتا، جو فرشتہ ہوتا
نبی آدمؑ سے جو منسوب ہوا، خُوب ہوا

داغؔ ہے روزِ قیامت، مری شرم اُسکے ہاتھ
میں گناہوں سے جو محجُوب ہوا، خُوب ہوا

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

نگاہ، عاشق کی دیکھ لیتی ہے، پردۂ میم کو اُٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آ کے بیٹھیں، ہزار مُنھ کو چھپا چھُپا کر

جو تیرے کوچے کے ساکنوں کا فضائے جنّت میں دل نہ بہلا
تسلّیاں دے رہی ہیں، حُوریں خوشامدوں سے منا منا کر

ترے ثنا گو، عرُوسِ رحمت سے چھیڑ کرتے ہیں روزِ محشر
کہ اس کو پیچھے لگا لیا ہے گُناہ اپنے دِکھا دِکھا کر

اُڑا کے لائی ہے اے صبا تو، جو بُوئے زُلفِ مُعنبریں کو
ہِمیں سے اچھی نہیں یہ باتیں، خُدا کی رہ میں بھی کچھ دِیا کر!

خیالِ راہِ عدم سے اِقبالؔ تیرے در پر ہوا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے، صلہ مری نعت کا عطا کر!

# نعت شریف

مولانا محمد علی جوہرؔ

تنہائی کے سب دِن ہیں، تنہائی کی سب راتیں
اَب ہونے لگیں اُن سے، خَلوت میں مُلاقاتیں

ہر لحظہ تشفّی ہے، ہر آن تسلّی ہے
ہر وقت ہے دِل جُوئی، ہر دم ہیں مَداراتیں

کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں

معراج کی سی حاصِل، سجدوں میں ہے کیفیّت
اِک فاسق وفاجر میں، اور ایسی کراماتیں؟

بے مایہ سہی لیکن، شاید وُہ بُلا بھیجیں
بھیجی ہیں دُرودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حفیظ تائب

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصاف حمیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے یہی میرا عقیدہ

اے ہادی برحق تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمت عالم تیری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے میرا قلب تپیدہ

سیرت ہے تیری جوہر آئینہ تہذیب
روشن تیرے جلووں سے جہان دل و دیدہ

یوں دور ہوں تائبؔ میں حریم نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخ بریدہ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا حسرت موہانیؒ

پھر یاد جو آئی ہے، مدینے کی بُلانے
کیا یاد کیا پھر مجھے شاہِ دوسراؐ نے

ایسا ہے تو پھر فکر ہے کیوں زادِ سفر کی
کیا غیب کے کھُل جائیں گے مجھ پر نہ خزانے

میں غلبۂ اعدا سے ڈرا ہوں، نہ ڈروں گا
یہ حوصلہ بخشا ہے مجھے شیرِ خداؓ نے

تھا شب کو جو میں حاضرِ دربارِ محمدؐ
چھوڑا ہے اثر دل پہ عجب اُس کی فضا نے

حسرت مجھے اس جانِ جہاں سے ہے تعلّق
سمجھے کہ نہ سمجھے کوئی، جانے کہ نہ جانے

## نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ ریاض خیرآبادی

نام کے نقش سے روشن یہ نگینہ ہو جائے
کعبۂ دل مرے اللہ! مدینہ ہو جائے

تو جو چاہے ارے او مجھ کو بچانے والے
موجِ طوفانِ بلا اُٹھ کے سفینہ ہو جائے

ظلمتِ کفر سے بڑھ کر ہے سیاہی دِل کی
دُور کیوں کر دلِ اغیار سے کینہ ہو جائے

اُس کی تقدیر، جو پامال ہو تیرے در پر
اُس کی تقدیر کہ جو خاکِ مدینہ ہو جائے

جان کی طرح تمنا ہے یہی دل میں ریاضؔ
مَروں کعبے میں تو مُنھ سوئے مدینہ ہو جائے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: امیر مینائی

خلق کے سرور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مجسم نیّرِ اعظم سرورِ عالم مونسِ آدمؑ
نوحؑ کے ہمدم خضرؑ کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

دولتِ دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالکِ کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبرِ موسیٰؑ ہادیٔ عیسیٰؑ تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
وردِ ہمیشہ دن بھر شب بھر صلی اللہ علیہ وسلم

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا مناظر احسن گیلانی

صلی اللہ علیک نبیّنا

پیارے محمدؐ جگ ساجن * تم پر واروں تن من دھن
تم ری صورتیا من موہن * کبھو کراتیو تو درشن

جیا کنھڑے دلوا ترسے
کرپا کر کے بدر اکھیا برسے
صلی اللہ علیک نبیّنا

تم ری دوریا کیسے چھوڑوں * تم سے توڑوں؟ کس سے جوڑوں؟
تم ری گلی کی دھول بٹوروں * تم رے نگر میں دم بھی توڑوں

جی کا اب ارمان یہی ہے
آٹھوں پہر اب دھیان یہی ہے

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم ، ظفر علی خاں

وہ شمعِ اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اِک روز جھلکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں

گر اَرض و سَما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گُلزاروں میں یہ نُور نہ ہو سیّاروں میں

جو فلسفیوں سے کھُل نہ سکا، جو نکتہ وَروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اِک کملی والے نے بتلا دیا چند اِشاروں میں

بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم رُتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں اِن چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈھے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

# نعت شریف

از قلم: ماہر القادری

کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے، کچھ کفر نے فتنے پھیلائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انساں ٹکرائے

پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گزرے، تشریف محمد لے آئے

تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والوں نے
کانٹوں کو گلوں کی قسمت دی، ذرّوں کے مقدر چمکائے

تلوار بھی دی قرآں بھی دیا، دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا، جینے کے طریقے سمجھائے

اے نام محمد صلِّ علیٰ ماہر کے لیے تو سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا، اور آنکھ میں آنسو بھر آئے

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم : محدثِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں یاد فرما کے دن رات رونا، یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ہمارے لیے اپنا گھر بھر لٹانا، محبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

دعا بہرِ امت کہ یا ربِّ ہب لی، سرِ حشر ربِّ امتی امتی کی
رحیمی نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے، شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

نمازوں میں ہے السلام علیک نبیؐ کے لیے لفظ ہے ایّہا کا
سلام و ندائے نبیؐ گر خدا کی عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

کتابِ الٰہی کا محفوظ رہنا، شریعت کا تا حشر موجود رہنا
جہاں میں نبی کی ضرورت نہ رہنا نبوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

غلامِ غلامانِ آلِ نبیؐ کا یہاں بول بالا، وہاں بول بالا
یہ سیّد ادائے غلامی تمہاری سیادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

# نعت شریف

از مضطرؔ نظامی۔ لکھنوی

عقیدت نے کیا کیا بلندی عطا کی، یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
نگاہوں میں رہتی ہے روضہ کی جالی، یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

گنہگار بے حد ہوں ہر چند لیکن، مگر دنیا والو خبر بھی ہے تم کو
جو آنکھوں سے جاری ہے اشکوں کا دریا، ندامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

تصوّر مدینہ کا اللہ اکبر، ہزاروں گلستاں نچھاور ہیں جس پر
تمناؤں کے پھول دل میں کھلے ہیں، یہ جنّت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

اندھیرے میں بھی آگئی ہے تجلّی، نظر معتبر ہے نہیں ہے تعلّی
ہے آنکھوں میں نور اور دل میں ہے ایماں، یہ دولت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہر اک سانس بھی ہے عمل کا نمونہ، مثالِ نبیؐ اب جہاں میں نہ ہوگی
ہے پتھّر شکم پر چٹائی کا بستر، یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہ رحمت کا فیضِ مسلسل تو دیکھو کہ دل جھک گیا ساتھ سجدے کے مضطرؔ
جبیں پر چمکتا ہے اِک چاند پیہم یہ عزّت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: مجید لاہوری

روکشِ قرآں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبۂ ایماں کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سمٹے تو محرابِ حرم ہے پھیلے تو وہ بابِ حرم ہے
حسن و خطِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آگ کے شیطاں کانپ رہے ہیں خون کے سائے ہانپ رہے ہیں
سب کا رُخ ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہونے لگا اسلام کا چرچا فطرت کے پیغام کا چرچا
دنیا پلٹی سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امن کی راہوں سے جو راہی بھٹکے ہوئے تھے جان گئے ہیں
امن کی خو ہے خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

### اختر شیرانی ٹونکی

مسند نشینِ عالمِ امکاں تمہیں تو ہو!
اس انجمن کی شمع فروزاں تمہیں تو ہو!

دُنیائے ہست و بود کی زینت تمہیں سے ہے
اس باغ کی بہار کے ساماں تمہیں تو ہو!

دُنیا کی آرزو میں فنا آشنا ہیں سب
جو روحِ زندگی ہے وہ ارماں تمہیں تو ہو!

تم کیا ملے کہ دولتِ ایماں ملی ہمیں
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایماں تمہیں تو ہو!

صُبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہے جس کا نور
وہ جلوہ زارِ حُسنِ درخشاں تمہیں تو ہو!

دُنیا و آخرت کا سہارا تمہاری ذات
دونوں جہاں کے والی و سلطاں تمہیں تو ہو!

اختر کو بے نوائی دُنیا کی فکر کیا؟
ساماں طرازِ بے سر و ساماں تمہیں تو ہو!

# نعت شریف

از قلم: بیدم وارثی

آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دِل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لیکے مُرادیں آئیں گے ہم مرجائیں گے مٹ جائینگے
پہنچیں گے ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا بابِ کرم ہے دیکھو یہی محرابِ حرم ہے
دیکھو خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سب کا رُخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ
کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو لہکی بیدم دِل کی دُنیا مہکی
کھُل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ناصر زیدی

پھلتا نہیں خرد کا شجر، آپؐ کے بغیر
ملتی نہیں متاعِ ہنر، آپؐ کے بغیر

ہمراہ آپؐ لائے صداقت کی روشنی
ممکن نہ تھا وجودِ سحر، آپؐ کے بغیر

دنیا و دیں کی آخری منزل ہیں آپؐ ہی
کیسے ہو طے یہ راہِ گزر، آپؐ کے بغیر

حق سے نہ ملتے آپؐ تو اے پیکرِ رموز
آتی کہاں سے کوئی خبر، آپؐ کے بغیر

جز آپؐ کے جہان میں ممکن نہیں گزر
دشوار آخرت کا سفر، آپؐ کے بغیر

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خمارؔ بارہ بنکوی

فراقِ نبیؐ میں جب آنسو بہائے
ستارے بہت دیر تک مُسکرائے

محمدؐ کا اعزاز، اللہ اکبر
خدا اور بندے کے خود ناز اُٹھائے

نظر میں بسی ہے بہارِ مدینہ
خزاں آکے اب مجھ سے نظریں ملائے

خوشا حُسنِ اخلاق شاہِ مدینہؐ
جو کافر تھے شرما کے ایمان لائے

خمارؔ اُس کا بختِ رسا، اللہ اللہ!
مدینے پہنچ کر جو واپس نہ آئے

# نعت شریف

علامہ خواجہ عبد الباری معنیؔ اجمیریؒ

ہوئے یوں تو ہزاروں ہی پیمبر بارہا پیدا
ہُوا مقصودِ کُن روشن، ہوئے جب مصطفیٰؐ پیدا

حدیثِ قدسیٔ لولاک سے یہ صاف ظاہر ہے
خدا نے ایک بندے کیلئے سب کچھ کیا پیدا

خضرؑ بھی جس کے ہر نقشِ قدم پر جان دیتے ہیں
ہُوا وہ راہبر پیدا، ہُوا وہ رہنما پیدا

تصدّق دونوں عالم، اللہ اللہ شانِ یکتائی
کوئی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا دوسرا پیدا

وہ روحِ آفرینش، جانِ ہستی نورِ سرتاپا
تجلّی کی طرح بافیض و بے سایا ہُوا پیدا

سلام اُس پر کہ جس پر انبیاءؑ نے فخر فرمایا
ہوئے دُنیا میں جس کی خاکِ پا سے اولیاء پیدا

نظر آنے لگے اجمیر میں جلوے مدینے کے
مرے خواجہؒ نے اے معنیؔ تعلق وہ کیا پیدا

عطیہ : خواجہ عبد المتین متین اجمیری برادر زادہ خواجہ عبد الباری معنیٰ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: بیخود دہلوی

ہر درد کی دوا ہے رسولِ خدا کے پاس
آجائیں کاش وہ دلِ درد آشنا کے پاس

دارا کی شان بختِ سکندر فروغِ جسم
سب کچھ ترے کرم سے ہے تیرے گدا کے پاس

سرمایہ عمر بھر کا جو تھا سب لُٹا دیا
اِک عشقِ مُصطفےٰ ہے دلِ مُبتلا کے پاس

جس نے رسُولِ پاک کو دیکھا یہی کہا
اِک شان ہے خدا کی تری اِک ادا کے پاس

در در کی کھا رہا ہوں جدائی میں ٹھوکریں
اب اس غُلامِ خاص کو رکھیے بُلا کے پاس

والی ہے تُو غریب کا مُفلس کا تو کفیل
ملتا ہے تُو شکستہ دِلوں سے بُلا کے پاس

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت احسان دانش

کعبۂ جاں، قبلۂ قلب و نظر پیدا ہوئے
خواجۂ کونین، شاہِ بحر و بر پیدا ہوئے

جس زمیں کو پائے بوسی کا شرف حاصل ہوا
اس زمیں میں لعل و یاقوت و گہر پیدا ہوئے

عارفِ ارض و سما میرِ بساطِ کائنات
خیر سے خیر الامم، خیر البشر پیدا ہوئے

جس نے دیکھا، پھر نہ دیکھا، اور کچھ اُن کے سِوا
اِک نظر میں سینکڑوں حُسنِ نظر پیدا ہوئے

اَب نہ اُتریں گے صحیفے، اَب نہ آئیں گے رسولؐ
لے کے قرآں آخری پیغامبر پیدا ہوئے

حُسن کو جس رنگ میں دیکھا تڑپ کر رہ گئے
اور یہ حالات دانشؔ عمر بھر پیدا ہوئے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جگر مرادآبادی

اِک رند ہے اور مدحتِ سُلطانِ مدینہؐ
ہاں، کوئی نظر، رحمتِ سُلطانِ مدینہؐ

تو صُبحِ ازل، آئینۂ حُسنِ ازل بھی
اے صلِّ علیٰ، صُورتِ سُلطانِ مدینہؐ

اے خاکِ مدینہ، تری گلیوں کے تصدُّق
تو خُلد ہے، تو جنّتِ سُلطانِ مدینہؐ

ظاہر میں غریبُ الغُربا، پھر بھی یہ عالَم!
شاہوں سے سِوا سطوتِ سُلطانِ مدینہؐ

اِس طرح کہ ہر سانس ہو، مصرُوفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولتِ سُلطانِ مدینہؐ

اِس اُمّتِ عاصی سے نہ مُنھ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرتِ سُلطانِ مدینہؐ

کچھ اور نہیں کام جگرؔ مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اِک نسبتِ سُلطانِ مدینہؐ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم جوش ملیح آبادی

اے کہ ترے جلال سے ہل گئی بزمِ کافری
رعشۂ خوف بن گیا رقصِ بتانِ آذری

اے کہ ترے بیان میں نغمۂ صلح و آشتی
اے کہ ترے سکوت میں خندۂ بندہ پروری

تیرے قدم پہ جبہ سا، روم و عجم کی نخوتیں
تیرے حضور سجدہ ریز، چین و عرب کی خودسری

تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
بخشا گدائے راہ کو تو نے شکوہِ قیصری

تیرے فقیر اور دیں، کوچۂ کفر میں صدا؟
تیرے غلام اور کریں اہلِ جفا کی چاکری؟

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سعید وارثی

سبز گنبد کے جلوے ہوں پیشِ نظر، اس طرح دردِ دل کی دوا چاہیئے
حاصلِ بندگی ہے یہی اک دعا، ہم کو خاکِ درِ مصطفیٰ چاہیئے

آنسوؤں سے کریں گی نگاہیں وضو، روضۂ پاک جب آئیگا روبرو
ہے یہی گفتگو ہے یہی جستجو، دل کو اس کے سوا اور کیا چاہیئے

جالیوں سے لپٹ کر دعائیں کریں، بھیگی آنکھوں سے روضہ کو دیکھا کریں
اُن کی گلیوں کے ذرّوں کو چوما کریں، ہم ہیں بیمار خاکِ شفا چاہیئے

جب کبھی یاد اُن کی مجھے آئے گی، اُن کی رحمت مجھے آکے لے جائیگی
یہ سفر بے خودی کا سفر ہے یہاں، کوئی ساتھی نہ قبلہ نما چاہیئے

عشق میں کیوں سلامت گریباں رہے، خِرد ترے دِل میں کیوں کوئی ارماں رہے
تیری چشمِ کرم بس نگہباں رہے، تیرے الطاف کی انتہا چاہیئے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: حامد بریلوی

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰؐ سے دِل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و اَلم لایا نہیں کرتے
نبیؐ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

یہ ہے دربار آقاؐ کا یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

ارے او ناسمجھ قربان ہو جا اُنؐ کے روضہ پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

جو اُنؐ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم - بہزاد لکھنوی

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے، قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دِل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، خَم اُسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذّت ملے جس جگہ ہر قدم اُن کی رحمت ملے
جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر۔ وہ فلک رہ گیا، وہ زمیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر۔ وہ سکونِ دل و جان و رُوحِ نظر
یہ اُنھیں کا کرم ہے اُنھیں کی عطا، ایک کیفیّتِ دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا دُرود و سلام۔ اللہ اللہ وہاں کا سُجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیفِ دوام۔ وہ صلوٰۃِ سکوں آفریں رہ گئی

پڑھ کے نَصرٌ مّنَ اللہ وَفتحٌ قریب، ہم رواں جب ہوئے سُوئے کُوئے حبیب
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں، بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پُوری ہوئی ہر تمنّا مگر یہ تمنائے قلبِ حزیں رہ گئی

---

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ نوحؔ ناروی

سامنے جس کی نگاہوں کے مدینہ آیا
لُطف کے ساتھ اُسے مرنا اُسے جینا آیا

تابشِ حُسنِ محمدؐ تھی یہ معراج کی رات
ہر چمکتے ہوئے تارے کو پسینا آیا

زندگی، وادیٔ یثرب میں بسر کرنا تھی
حضرتِ خضرؑ کو جی کر بھی نہ جینا آیا

بیٹھے اِس شان و حشم سے وہ سرِ زینِ بُراق
سمجھے جبریلؑ کہ خاتم میں نگینا آیا

حوضِ کوثر کے قریں مالکِ کوثر کی قسم
وہ ہے کافر جو کہے مجھ کو نہ پینا آیا

ناخدا جب ہو محمدؐ سا تو ہم کیوں یہ کہیں؟
نوحؔ طوفانِ حوادث میں سفینا آیا

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ انور صابری

روضۂ مصطفیٰ کو دیکھیں گے
قبۂ پُرضیاء کو دیکھیں گے

صبح کی شبنمی فضاؤں میں
رقصِ موجِ صبا کو دیکھیں گے

طائرانِ حرم کے ہونٹوں پر
وردِ صلِّ علیٰ کو دیکھیں گے

بابِ رحمت کے گِرد آخرِ شب
وجد کرتے دُعا کو دیکھیں گے

عمر بھر کی وفا کا پا کے صِلا
عشق کی انتہا کو دیکھیں گے

اعترافِ خطا کے بعد انورؔ
اُن کی شانِ عطا کو دیکھیں گے

---

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ابرؔ احسنی گنوری

نبیؐ جتنے قریبِ عرشِ اعظم ہوتے جاتے ہیں
ذریعے بخششِ اُمت کے محکم ہوتے جاتے ہیں

مسرت بڑھتی جاتی ہے، اَلم کم ہوتے جاتے ہیں
قریبِ خلدِ طیبہ غالباً ہم ہوتے جاتے ہیں

یہ کس نے ساز چھیڑا دیر میں وحدت پرستی کا
ترانے شرک کی تانوں کے مدّھم ہوتے جاتے ہیں

جو ٹھکرائے ہوئے تھے دہر کے، وہ تیری محفل میں
مکرّم بنتے جاتے ہیں، معظّم ہوتے جاتے ہیں

اندھیرا ہے کہ چھٹتا جا رہا ہے خود شبِ اسریٰ
دو عالم ہیں کہ انوارِ مجسّم ہوتے جاتے ہیں

حراء میں ابرؔ فاقہ ہے ورم ہے پائے اقدس پر
مگر آقاؐ کے سجدے ہیں کہ پیہم ہوتے جاتے ہیں

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: اختر موہانی

ازل سے ہے دلِ مضطر میں آرزوئے رسولؐ
رہے گی تا بہ اَبد مجھ کو جستجوئے رسولؐ

بیاں ہوں اِس کے مقدر کی عظمتیں کیونکر
ہو جس کے دل میں ہمہ وقت آرزوئے رسولؐ

خدا کرے اُسی طبقہ میں ہو شمار مرا
بروزِ حشر جسے ہوگی جستجوئے رسولؐ

کلیمؑ طور سے لوٹ آئے گفتگو کر کے
ہوئی ہے عرش پہ خالق سے گفتگوئے رسولؐ

گناہ گار ہوں لیکن یقین ہے **اختر**
ملے گا خلد کا پروانہ رُوبرُوئے رسولؐ

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ فضل المتین متینؔ اجمیر شریف

روشنی کے سفر کی بات کریں / جلوۂ بام و در کی بات کریں
ظُلمتِ دہر کو دکھائیں راہ / رشکِ شمس و قمر کی بات کریں

عِشق کی زندگی سے واقف ہوں / حُسنِ خیرُ البشر کی بات کریں
آؤ اِن شام کے دُھندلکوں میں / جگمگاتی سحر کی بات کریں

اَب دیارِ نبیؐ کا ذِکر چلے / ہم وطن کی نہ گھر کی بات کریں
نام لیں رحمتِ دو عالمؐ کا / اَب نہ خوف و خطر کی بات کریں

نُور ہی نُور جِس کا پیکر ہے / اُس کے فکر و نظر کی بات کریں
آؤ حمد و ثنا کے بعد متینؔ / خُوب سے خُوب تر کی بات کریں

## نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم، شکیلؔ بدایونی

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے
عاشقِ نبیؐ ہو کر دُور ہوں مدینے سے

فُرقتِ محمدؐ میں خوں فشاں ہیں یوں آنکھیں
جیسے مے چھلکتی ہو سُرخ آب گینے سے

زندگی کے طوفاں میں جب کہ ناخدا تُم ہو
کیوں نہ ہوں خدا والے مطمئن سفینے سے

کون سی دُعا ہے وہ جو اثر نہیں رکھتی
ہاں مگر یہ لازم ہے مانگیئے قرینے سے

آنکھ بند کرتے ہی ہم تو اے شکیلؔ اکثر
چل دیے مدینے کو آ گئے مدینے سے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم : اقبال عظیم

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

غلامانِ محمدؐ دور سے پہچانے جاتے ہیں
سرِ شوریدہ شوریدہ، دلِ گرویدہ گرویدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تصدّق کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ، فضا سنجیدہ سنجیدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امین سلونوی

طلوعِ مہرِ نبوّت کا وقت آپہونچا
ظہورِ نورِ حقیقت کا وقت آپہونچا

اُٹھا ہے پھر سرِ فاراں سے جھومتا بادل
نزولِ بارشِ رحمت کا وقت آپہونچا

منافقت کے اندھیرے سمٹ رہے ہیں تمام
فروغِ شمعِ صداقت کا وقت آپہونچا

یقینِ علم و عمل کی ہے محفل آرائی
وداعِ دورِ جہالت کا وقت آپہونچا

جبینِ لوح و قلم سے تجلّیاں پھوٹیں
اُٹھو کہ صبحِ سعادت کا وقت آپہونچا

وہ زلفِ شب کی سیاہی پہ نور کی افشاں
نمودِ صبحِ مسرّت کا وقت آپہونچا

## نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سعید وارثی

مدحتِ شاہِ دوعالمؐ کا سلیقہ دے دے
میرے مالک مجھے جبریلؑ کا لہجہ دے دے

خاکِ راہِ شہِ کونینؐ عطا کر مجھ کو
اپنے الطاف و عنایت کا خزینہ دے دے

بوسۂ نقشِ کفِ پائے نبیؐ چاہتا ہوں
مجھ کو پستی سے اُٹھا اور یہ رُتبہ دے دے

دونوں عالم میں سرافراز بنا دے مجھ کو
اُن کے نعلین کی تقدیس کا صدقہ دے دے

سطوتِ جاہ و حشم ہیچ ہے نظروں میں مری
تو مرے دل کو محبت کا سلیقہ دے دے

اَب تو لگتا نہیں جی اور کہیں بھی مولا!
مجھ کو اَب اِذنِ سفر منزلِ طیبہ دے دے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جوہر

آپؐ ہی دل ہو جگر جان رسولِ عربیؐ
ہو مرا دین اور ایمان رسولِ عربیؐ

میں ہوں کیا اور مری جان کی کیا ہے اوقات
میرے ماں باپ بھی قربان رسولِ عربیؐ

یوں تو دُنیا میں نبی آئے بہت ہیں لیکن
آپ نبیوں کے ہیں سُلطان رسولِ عربیؐ

عاصیوں پر بھی ہے رحمت کی نظر کیا کہیے!
بیشک احسان ہے، احسان رسولِ عربیؐ

بات اَب اِس سے بڑی اور بھلا کیا ہوگی
مہرباں ہم پہ ہیں ہر آن رسولِ عربیؐ

آپ کے روضے پہ جا کر ہی مِرا دَم نکلے
میرا تو ہے یہی ارمان رسولِ عربیؐ

آپ کا اُمّتی ہونے کا ہے دعویٰ جوہر
مُعتبر ہے مری پہچان رسولِ عربیؐ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحاج محمد یونس اویسی نوشاہی کی قیادت میں کاروانِ عشق و محبت کی ادائیگی عمرہ اور دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے روانگی کے موقع پر......

از: قاضی غلام مرتضیٰ قادری نوشاہی بریڈفورڈ انگلینڈ

تڑپنے لگے عاشقانِ مدینہ — رواں جب ہوا کاروانِ مدینہ
یہ معراجِ عشق و محبت کی گھڑیاں — مبارک ہوں، اے رہروانِ مدینہ
دماغِ دو عالم کو مہکا رہی ہے — مہک تیری اے گلستانِ مدینہ
یہی آرزو ہے کہ دن رات کوئی — سناتا رہے داستانِ مدینہ
بوقتِ حضوری ہمیں یاد رکھنا — خدا کے لیے زائرانِ مدینہ
جہاں عرش کی رفعتیں سرنگوں ہوں — وہ دربار ہے آستانِ مدینہ
اویسی پہ کتنی نوازش ہے اُن کی — کہ ہے خادمِ سالکانِ مدینہ
صدا آرہی ہے کہ یونس اویسی — ہے مِن جملۂ عاشقانِ مدینہ

ہو صابر پہ بھی اِک نگاہِ ترحم
خدا کے لیے دلستانِ مدینہ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حکیم مرزا حمید بیگ حیدرؔ دہلوی "بمبئی"

مُسلّم ہے قرآں شہادت نبیؐ کی
خُدا خود بتاتا ہے عظمت نبیؐ کی

یہ ہے اصل سرمایۂ دین و دُنیا
الٰہی عطا کر محبت نبیؐ کی

خُدا جس کو دے پار ہو اس کا بیڑا
ہے اللہ کی دین اُلفت نبیؐ کی

مدینے کی جانب چل اے جذبۂ دل
کہ بے چین کرتی ہے فرقت نبیؐ کی

سرِ حشر آخر کھلے گا یہ حیدرؔ
رسولوں سے افضل ہے اُمت نبیؐ کی

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سعید وارثی

چاند چھپ جائے گا، رات ڈھل جائیگی — ظلمتوں کی یہ ساعت گزر جائے گی
جب بھی رُوئے مبارک سے کملی ہٹی — ہر طرف اک تجلی بکھر جائے گی

---

ہے یقیں، در پہ اپنے بلائیں گے وہ — میرے جرم و خطا کو نبھائیں گے وہ
گردشِ وقت! جس وقت آئیں گے وہ — میری تقدیر بگڑی سنور جائے گی

---

یہ درِ شاہِ خیر الوریٰ ہے یہاں — مانگنے کی کسی کو ضرورت کہاں؟
طالبانِ کرم کا بھلا کیا بیاں — بے نواؤں کی جھولی بھی بھر جائے گی

---

کوئے طیبہ کہاں اور کہاں یہ جبیں — یہ زمینِ مقدس ہے عرشِ بریں
سر مرا بارِ عصیاں سے اُٹھتا نہیں — سبز گنبد پہ کیسے نظر جائے گی

---

ہوں گرفتارِ سیلِ حوادث تو کیا؟ — اُن کی چشمِ کرم کا مجھے آسرا
جب سعید اُن کا ہونٹوں پہ نام آگیا — پار طوفاں سے کشتی اُتر جائے گی

*

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: واصفؔ صاحب

دلِ رُوکش طیبہ ہے تو زہے آنکھوں سے نظارہ ہو جائے
دیدار کی حسرت باقی ہے یہ بھی شہِ بطحاؐ ہو جائے

عصیاں کی بدولت محشر میں جب دِل پہ گھٹا سی چھائی ہو
اُمّت کی طرف اے شاہِ اُمم رحمت کا اِشارہ ہو جائے

احساسِ ندامت کافی ہے رحمت کا بھلا پھر کیا کہنا
اِک اشک سرِ مژگاں ہی مری بخشش کا سہارا ہو جائے

یہ اشک ہے اشکِ غمِ حسرت، حسرت بھی دیارِ اقدسؐ کی
ٹھہرے تو یہ گوہر بن جائے بہہ جائے تو دریا ہو جائے

واصفؔ کے لیے بس کافی ہے یہ نسبت عالی آقاؐ کی
کیا خوفِ حسابِ محشر ہو جب کوئی ہمارا ہو جائے

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ حسن بریلویؒ

نگاہِ لُطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں !
لیے ہوئے یہ دلِ بے قرار ہم بھی ہیں !

ہمارے دستِ تمنّا کی لاج بھی رکھنا !
ترے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں !

کِھلا دو غُنچۂ دل صدقہ بادِ دامن کا
اُمّیدوارِ نسیمِ بہار ، ہم بھی ہیں !

تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سب کچُھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہ گزُار ، ہم بھی ہیں !

جو سر پہ رکھنے کو مِل جائے نعلِ پاکِ حضورؐ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ، ہم بھی ہیں !

حسن ہے جس کی سخاوت کی دُھوم عالم میں
اُنھیں کے تم بھی ہو اِک ، ریزہ خوار ہم بھی ہیں !

---

بصد عجز و نیاز بارگاہِ رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وسلم
پیش کردہ : بشارت فیروز ، شہزاد ، بریڈ فورڈ، برطانیہ

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: انوار حسین

اُس چاند سی صورت والے کا، حاصل جو نظارہ ہو جائے
ہوں عرش کے جلوے پیشِ نظر، دِل طورِ تجلّی ہو جائے

اُس دردِ محبت کے صدقے جو ہجرِ نبیؐ سے پیدا ہو
اُس زخمِ جگر پر جاں قرباں جو دِل کا مداوا ہو جائے

انوارِ حسنینؓ و بدرؓ اگر، اعجاز نمائی پر مائل
ہر شمع چراغِ طور بنے، ہر ذرّہ ستارا ہو جائے

محبوب کی اپنے اُلفت دے، دیوانہ بنا اپنا مجھ کو
دُنیا کی محبت دل سے مِرے، زائل مِرے مولیٰ ہو جائے

مُدّت سے ہے دل مصروفِ دُعا پوری یہ تمنا ہو جائے
فردوسِ نظر اللہ کرے سرکار کا روضہ ہو جائے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم : رخسانہ نکہت لاری ۔ اُمِّ ہانی لکھنوی

نُورِ خُدا کا پَرتَوِ جلوہ تمہُیں سے ہے
کون و مکاں کا حُسنِ سراپا تمہُیں سے ہے

انسانیت کی تیرہ شبی بے پناہ تھی
اِنسانیت کے دن کا سویرا تمہُیں سے ہے

تمُ سے ملی بشر کے قرینوں کو روشنی
صدق و صفا و خُلق کا نقشہ تمہُیں سے ہے

تمُ نے دیا پیامِ اُخوّت نظامِ زیست
دُنیا کی ظلمتوں میں اُجالا تمہُیں سے ہے

محشر کے روز ہانیؔ تمہیں ڈھونڈتی پھرے
تم شافع الامم ہو سہارا تمہُیں سے ہے

## نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم: شاہ محمد عمر قادری وارثی

کسی شب خواب میں جلوہ دکھادو یا رسول اللہؐ
مِری سوئی ہوئی قسمت جگادو یا رسول اللہؐ

گُنہ میرے خدا سے بخشوادو یا رسول اللہؐ
مِری بگڑی ہوئی قسمت بنادو یا رسول اللہؐ

کرم کردو شہیدِ کربلا کی پیاس کا صدقہ
مجھے دیدار کا شربت پلادو یا رسول اللہؐ

اگر آنکھیں مری دیدار کے قابل نہیں آقا
مجھے آواز ہی اپنی سُنادو یا رسول اللہؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کے عشق کے صدقہ
عمر کو دردِ فرقت کی دوا دو یا رسول اللہؐ

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جگر مرادآبادیؒ

وہ رسولِ عربی فخرِ رسولانِ سلف ذاتِ اقدس سے ملا جس کی زمانہ کو شرف
جس پہ نازل ہوا قرآن سا کاملِ مصحف جسکے تابع ہے جن و انس و ملائک کی بھی صف
اک وہی شمعِ نبوتؐ جو ضیا بار ہوئی
ساری دنیا کی فضا مطلعِ انوار ہوئی

ہر زمانہ میں پیمبر بھی نبی بھی آئے مصلحِ ملی و ملکی بھی رشی بھی آئے
حق کے جوئندہ بھی اور حق کے ولی بھی آئے واقفِ محرمِ اسرارِ خفی بھی آئے
آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالمؐ بن کر

کوئی صدیقؓ سا گزرا ہو تو للہ دکھاؤ تم نے فاروقؓ سا دیکھا ہو تو للہ دکھاؤ
کوئی عثمانؓ سا آیا ہو تو للہ دکھاؤ کوئی حیدرؓ کا سا پایا ہو تو للہ دکھاؤ
ثانی احمدؐ بے میم تو کیا لاؤ گے
اس کی امت کی مثالیں بھی نہیں پاؤ گے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ

سارا بدن حضورؐ کا جب نور ہو گیا
پھر دور کیا تھا، سایہ اگر دور ہو گیا

آیا جو سامنے وہی مسحور، ہو گیا
زنّارِ کفر توڑ کے، ذوالنور ہو گیا

سوئے مدینہ جانے کا مقدور ہو گیا
سامانِ راحتِ دلِ رنجور ہو گیا

ماہِ عرب کے مہرِ جہاں تاب تھے حضورؐ
عالم تمام نور سے معمور ہو گیا

کیا حد ہے فیضِ شافعِ محشر تو دیکھیے
مجھ سا گناہ گار بھی مغفور ہو گیا

ہر قول و فعلِ حضرتِ محبوبِ کبریا
تا حشر خلق کے لیے دستور ہو گیا

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: زائرِ حرم حمید صدیقی

دربارِ نبیؐ کے جلووں کی، وہ بارشِ پیہم کیا کہیے
وہ صبح کا منظر کیا کہیے، وہ شام کا عالم کیا کہیے

وہ جنتِ روح و خلدِ نظر، وہ سوز و گدازِ قلب و نظر
وہ روضۂ اطہر صلِّ علیٰ، وہ نورِ مجسّم کیا کہیے

جس وقت تصور کرتا ہوں اک نیند سی آنے لگتی ہے
اے صلِّ علیٰ آرام گہہِ سرکارِ دو عالم کیا کہیے

میدانِ اُحد کی صبحِ طرب، پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں
اس کیف و خوشی کے عالم میں، جیسے تھے ہمیں ہم کیا کہیے

قرباں حمیدِ خستہ جگر کیا چاہیے اور اس سے بڑھ کر
ہے دل پہ مرے کیا فیضِ نہاں سرکارِ دو عالم کیا کہیے

# نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسلم لکھنوی

رُخِ پُرنور پر احمدؐ کی یوں زُلفِ مُعنبر ہے
گھٹا رحمت کی جیسے سایہ افگن چاندنی پر ہے

پسند آئی ہے دل کو بادیہ گردی مدینے کی
یہاں کا، کانٹا کانٹا باغِ جنت کا گُلِ تر ہے

شبِ معراج کی بس مُختصر رُوداد ہے اتنی
ابھی تھا عرش پر سب کچھ، ابھی سب کچھ زمیں پر ہے

کوئی محشر میں دیکھے مرتبہ شاہِ دو عالمؐ کا
کہ رحمت عام ہے، تاجِ شفاعت زینتِ سر ہے

کوئی اُترے مدینے کو، کوئی پہونچے مدینے میں
کِسی کا کچھ مُقدّر ہے، کسی کا کچھ مُقدّر ہے

چلو اسلمؔ مدینے تم بھی محتاجِ کرم بن کر
کہ اُس در کی گدائی بادشاہی سے بھی بڑھ کر ہے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سید سلیمان ندوی

نامِ محمد صلِّ علیٰ　　نورِ محمد صلِّ علیٰ
حدِّ مودود صلِّ علیٰ　　قدِّ ممدّد صلِّ علیٰ

*

رحمتِ عالم صلِّ علیٰ　　فخرِ آدم صلِّ علیٰ
مرسلِ اکرم صلِّ علیٰ　　اِسمکَ احمد صلِّ علیٰ

*

چہرۂ انور شمسِ ضحیٰ　　زلفِ معنبر لیلِ سجیٰ
قلبِ مطہر عینِ ہدیٰ　　ذکرِ محمد صلِّ علیٰ

*

شاہدِ عالم شاہِ اُمم　　ہادیٔ اعظم شمعِ حرم
صاحبِ لطف وجود و کرم　　حق سے مؤید صلِّ علیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مِیلاد

بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

عیسیٰ بن سلیمان ترکی
از: عیسیٰ نشترترکی

اُے حبیبِ اَحد اے اوّلِ کُن، ختمِ رُسل
تُجھ سے پہلے تو سوا ذاتِ اَحد کچھ بھی نہ تھا
نہ تھے اَفلاک، نہ خورشید، نہ انجم، نہ قمر
نہ تھیں حوریں، نہ ملائک، نہ جہنم نہ جناں
تیری تخلیق سے پہلے، نہ زماں تھا، نہ مکاں
وہ زمانے میں مُقید، نہ مکاں میں محصُور
مگر اُس وقت تھا اِنساں، نہ شعورِ انساں
تھا نہاں یُوں کہ نہ تھا کوئی مُعرف اُس کا
نُور وہ نور جو خالق کا حبیب و محبُوب
کتنا اللہ کو پیارا ہے بہ اَوصاف و صِفات
دونوں عَالم کے لئے تجھ کو بنایا رحمت
تجھ پہ اور آل پہ تیری، نہ اگر بھیجیں دُرود
تُو تو نوری تھا، گیا نور کے عَالم میں شہا
راحتِ رُوح و دل و جاں ہے کہانی تیری
تیرا گنبد ہے مدینہ کے لئے وَجہِ شَرَف
نُور وہ تیرا، جسے کہتے ہیں دینِ اسلام
وہ ترا دین، اَبدتک جو رہے گا، دایم
دین نے بندے کو معبُود کی قُربت بخشی

تیری ہستی کا تصدّق ہیں جہاں کے جزو کُل
آسماں تھا، نہ زمیں تھی، نہ فضا تھی، نہ ہوا
نہ تھے صحرا، نہ سمندر، نہ شجر تھے، نہ حجر
نہ یہ عَالم، نہ وُہ عالَم، نہ جہانی، نہ جہاں
ہاں! وہی ایک تھا، کہتے ہیں، جسے سب یزداں
اُس کا عارف ہے اگر کوئی تو اِنساں کا شعور
وہ کسی جا نہ تھا، ہر جا تھا، نہاں اور عیاں
ہے عیاں یُوں، کہ کیا نُور کو تیرے پیدا
جس نے پہچان لیا اُس کو بہ اندازِ وجُوب
دو ہی باتوں میں ہُوا جاتا ہے اِسکا اِثبات
شکلِ انساں میں مُجسم ہے خدُا کی قُدرت
نہ ہو مقبُول کبھی بندگیِ رَبِ ودُود
پرتَوِ نورُ ہر اِک دَور میں، قایم ہی رہا
دہر میں گنبدِ خضرا ہے نشانی تیری
نورُ پھیلا ہوا تیرا ہے، مگر چار طرف
جس کے آئین سے مربُوط ہے فِطرت کا نظام
نظمِ کونین کو، تا حشر رکھے گا، قایم
ذرۂ خاک کو جس دَرجہ کی رفعت بخشی

دل تڑپتا ہے کہ روضہ پہ ہو، یہ ننگِ وجود
آستاں پر ترے نشترؔ ہو ترا محوِ درود

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں درود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم، حضرت امیر مینائی

وہ بزمِ خاص، جو دربارِ عام ہو جائے
اُمید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

یہ آرزو ہے کہ اک بار زندگانی میں
درِ حضور پہ حاضر غلام ہو جائے

بلالو جلد مدینہ میں، یا رسول اللہ
کہیں نہ عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

تری جنابِ مقدس میں سرورِ عالم
قبول سب کا درود و سلام ہو جائے

مدینہ جاؤں، پھر آؤں، دوبارہ پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: حفیظ جالندھری

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حالِ قسمت ہو گیا، پھر فضلِ ربانی

تری صورت، تری سیرت، تری عادت، ترا نقشہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

ترا در ہو، مِرا سر ہو، مرا دل ہو، ترا گھر ہو
تمنّا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

حفیظِ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ اُلفت
عقیدت کی جبیں تیری مروّت سے ہے نورانی

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

نبی اکرم، شفیعِ اعظم دُکھے دِلوں کا سلام لے لو
تمام دُنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں، سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے رُوپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن زمیں بھی دُشمن فلک بھی دُشمن
زمانہ ہم سے ہُوا ہے بدظن، تمہیں محبّت سے کام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تُم اپنے دامن میں آج آقا، تمام اپنے غُلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیّب مزارِ اقدس پہ جا کے ایکدن
سُناؤں اُن کو میں حالِ دل کا کہوں میں اُن سے سلام لے لو

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

**محترمہ خیر النساء بہترؔ**

(والدہ مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی)

رحمۃٌ للعالمین تم پر مرے لاکھوں سلام
وبِ ربّ العالمین تم پر مرے لاکھوں سلام

ہیں وہ شرف حاصل تمہیں زیبا ہے جو کچھ ہم کہیں
تم سا نہیں کونین میں، تم پر مرے لاکھوں سلام

ت سے تھی یہ آرزو، کہ باادب اور باوضو
و عرض تیرے روبرو تم پر مرے لاکھوں سلام

بندی نوازی تھی، یہ اِس کی بخت نے کی یاوری
دیکھی مدینے کی گلی، تم پر مرے لاکھوں سلام

ھل کھِل گئی دِل کی کلی، دیکھی جو طیبہ کی گلی
کی مدینی ہاشمی، تم پر مرے لاکھوں سلام

ہاں منزل مقصود کو پہونچا دے اے ربّ العلیٰ
بر آئے دل کا مدعا تم پر مرے لاکھوں سلام

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: خسرو صاحب

غُلام حاضر ہیں آستاں پر سلام خیرُ الانام لیجئے
رسُولِ اکرم سلام لیجئے، شفیعِ عالم سلام لیجئے

جو ہٹ گئی آپؐ کی عنایت تو ہم پہ نازل ہوئی قیامت
نظر سے دُنیا کی گر گئے ہیں اب اپنے گرتوں کو تھام لیجئے

بگڑ گئے ہیں سنوار دیجئے گِرے ہوئے ہیں سنبھال لیجئے
ہے آپ کا شیوہ کارسازی اِسی سے اس وقت کام لیجئے

دُرود تم پر سلام تم پر، ہے رحمتِ حق تمام تم پر
یہی ہے اِن عاجزوں کا تحفہ، دوام لیجئے مُدام لیجئے

غریب خسروؔ کے پاس کیا ہے ستم رسیدہ ہے غم زدہ ہے
دلِ شکستہ کی نذر لیکر ہوئے ہیں حاضر غلام لیجئے

# سلام

از قلم
ولانا ماہر القادری

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سکھلائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر پُرانا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دُکھ اُٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اَوروں کو کھلاتا تھا
سلام اُس پر کہ جس کی سادگی درسِ بصیرت ہے
سلام اُس پر کہ جس کی ذات فخرِ آدمیت ہے
سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اُس پر کہ جس کا نام لیکر اُس کے شیدائی
اُلٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت اوجِ دارائی
سلام اُس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مُسلماں کا یہی مقصد، یہی ایماں، یہی شیوا
سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سُنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: حمایت اقبال

صبا مدینہ میں مُصطفےٰؐ سے ہم بے کسوں کا سلام کہنا
نہیں ہے کوئی بجز تمہارے ہمارا اِتنا پیام کہنا

میں پا پیادہ ہوں یا محمدؐ سنبھال لیجے، سنبھال لیجے
سِوا تمہارے کسے پکارے تمہارا ادنیٰ غلام کہنا

نثار تیرے فِدا میں تجھ پر، تمہارے صدقے میں تیرے قرباں
گزر رہی ہے جو کچھ بھی حالت صبا نبیؐ سے تمام کہنا

جگہ مدینہ میں، وہ عطا ہو تمہارے روضہ کا سامنا ہو
وہیں کے رہنے کی آرزو ہے وہیں کا مجھ کو غلام کہنا

نہ جی رہے ہیں، نہ مر رہے ہیں، تڑپ رہے ہیں بلک رہے ہیں
نہیں ہے مردہ ہیں پھر بھی زندہ، تمہارا لے کر یہ نام کہنا

# سلام

بحضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از تلوک چند... جگن ناتھ آزاد

سلام اُس ذاتِ اقدس پر سلام اُس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دُنیائے اِمکاں پر

سلام اُس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بے کسوں کا آسرا مُشفِق غریبوں کا

بڑے چھوٹے میں جس نے اک اُخوّت کی بِنا ڈالی
زمانہ سے تمیزِ بندہ و آقا مِٹا ڈالی

سلام اُس پر کہ جس نے ظلم سہہ سہہ کر دُعائیں دیں
وہ جس نے کھائے پتھر گالیاں اُس پر دُعائیں دیں

سلام اُس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم، کیف صدیقی

سلام اُس پر کہ جس نے راہِ حق ہم کو دکھائی ہے
سلام اُس پر کہ جس کی عرشِ اعظم تک رسائی ہے

سلام اُس پر کہ جو ہر دم خدا کو یاد کرتا تھا
سلام اُس پر کہ جو دشمن کی بھی امداد کرتا تھا

سلام اُس پر کہ جس کے در پہ جبریلِ امیںؑ آئے
سلام اُس پر خدا بھی جن کی خود تحسین فرمائے

سلام اُس پر خدا کے دین کی جس نے بنا ڈالی
سلام اُس پر کہ جس نے کفر کی ظلمت مٹا ڈالی

سلام اُس پر کہ جس کے نور سے روشن ہُوا ہر دِل
سلام اُس پر لرز اُٹھتا ہے جس کے نام سے باطل

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از مولانا انتخاب فرید

فرشتو! جا کر درِ نبیؐ پر ہمارا اُن سے سلام کہنا
بُلا لو در پر شہِ مدینہ، ہمارا اُن سے سلام کہنا

دُرود کہنا سلام کہنا، نبیؐ سے جا کر مدام کہنا
فرشتو! دربارِ مُصطفٰے میں یہ صُبح کہنا یہ شام کہنا

اُنھیں نبیؐ کا حبیب کہنا، ہر اِک نبی کا امام کہنا
عجم کا خورشید اُن کو کہنا، عرب کا ماہِ تمام کہنا

وہ غم کا طوفاں اُمڈ رہا ہے، ہماری جانب کو بڑھ رہا ہے
بچا لو آ کر شہِ مدینہ، نہ ڈوب جائیں غلام کہنا

چمک اُٹھے گا ہمارا مدفن حضورؐ ہو جائیں جلوہ افگن
دکھا دیں آ کر جمالِ روشن حضورؐ سے یہ پیام کہنا

اُنھیں سے دُنیا ہماری سنوری، اُنھیں سے عقبیٰ ہماری نکھری
اُنھیں کا ہے آسرا ہمیں تو، ہے جن کا جگ میں نظام کہنا

یہ انتخابِ فرید ہے کیا تمام اُمّت کی ہے تمنّا
درِ نبی پر ہماری جانب سے دست بستہ سلام کہنا

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: انور فرخ آبادی

کملی والے کا نام لے لے کر بے سہارے سلام کرتے ہیں
حاجیو مصطفیٰؐ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کرتے ہیں

اللہ اللہ حضورؐ کی باتیں، مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند اُن کی بلائیں لیتا ہے اور ستارے سلام کرتے ہیں

جب محمدؐ کا نام آتا ہے رحمتوں کا پیام آتا ہے
لب ہمارے درود پڑھتے ہیں دل ہمارے سلام کرتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا چھڑ گیا تذکرہ مدینے کا
اُمتی جھوم جھوم کر تم کو رب کے پیارے سلام کرتے ہیں

جلوہ گاہِ شہِ انام ہے یہ اُن کے روضے کا احترام ہے یہ
سبز گنبد کو آج بھی انورؔ چاند تارے سلام کرتے ہیں

# سلام

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: مرزا آشکور بیگ نقشبندی قادری

سب سے پیارا ہے رب کو محمدؐ کا نام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

جن پہ صلواتِ رب اور ملائکؑ مدام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

وہ حبیبِ خُدا ہیں شفیع الانامؐ
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

نعمتیں جن کی، حق پر ہوئی ہیں تمام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

خلق میں سب سے اونچا ہے جن کا مقام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

جن کے ہونٹوں کو چومے نبیؐ کا کلام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

مُجھ کو بخشا جنہوں نے محبّت کا جام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

یاد جن کی مرے دِل میں ہے صُبح وشام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

جن کا مرزا بھی ہے سب سے ادنیٰ غلام
اُن پہ لاکھوں دُرود اُن پہ لاکھوں سلام

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: محمد علی ظہوری

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا انوار نظر آئے

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوریؔ میں دل و جان مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: احمد ندیم قاسمی

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اِس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایا تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا

شرق اور غرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کو
نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا

اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

اک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

## نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خالد محمود خالد نقشبندی

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت مرا تو اک آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھکو درد الفت کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

نبی کے در سے خدا ملا ہے انہیں سے اس کا پتہ چلا ہے
وہ آئینہ جو خدا نما ہے جمال حسن حضور ہی ہے

بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراج منیر کہیے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی بندگی ہے

یہی ہے خالد اساس رحمت یہی ہے خالد بنائے عظمت
نبی کا عرفان زندگی ہے نبی کا عرفان بندگی ہے

# نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صوفی جمیل الرحمٰن قادری

اے شہنشاہ مدینہ، الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلی، الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا، الصلوٰۃ والسلام

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ، الصلوٰۃ والسلام

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا، الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا، یہ سن کر سر کے بل بت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ، الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا، الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مُناجات

بہ بارگاہِ ربُ العٰلمین!

از: عیسیٰ نشتر ترکی

حقّا! کہ تو لطیف و حلیم و کریم ہے — عفوِ گناہ کر، کہ غفور و رحیم ہے
یا غافرَ الذُنوب! تصدق رسولؐ کا — فریاد کو ہماری شرف دے قبول کا
تُو ہے نظر سے دُور، مگر دل کے پاس ہے — تیرا ہی قُرب فکرِ بشر کی اَساس ہے
اِتنا قریب آ، کہ رگِ جاں کہیں جسے — وہ مَعرِفت عطا ہو کہ، ایماں کہیں جسے
یا صاحبَ الکَرَم! ہے یہی تجھ سے اِلتجا — ہر ہر قدم پہ شُکر کی توفیق کر عطا
ذوقِ عبُودیت سے سرافراز کر ہمیں — اے بے نیاز! لائقِ صد ناز کر ہمیں
جب سانس ٹُوٹنے لگے ہستی کے طُول کا — دِل میں ہو تُو، زبان پہ کلمہ رسُولؐ کا
کر بہرہ مند رِزق سے اے رَازِقُ العِباد — تیرے خزانے میں ہے طَلَب سے کہیں زیاد
اور ساتھ رِزق کے ہو عطا صحّتِ بدن — تُو ہے طَبیبِ رُوح و جَسد، رَبّ ذُوالمِنَن
پہنچا سکے نہ رنج، کوئی اہلِ شر ہمیں — اپنے سِوا کسی کا نہ مُحتاج کر ہمیں
جنگ و جدال، ظُلم و ستم، کُشت و خُوں ہو بند! — دِل جس سے مُضطرب ہیں، وہ کارِ زبُوں ہو بند!
اَمن و سکوں کا دَور ہو، دل مُطمئن رہیں — اندازِ اعتدال پہ یہ رات دن رہیں
ہاں! اے کریم، صدقے میں تیرے حبیبؐ کے — مِٹ جائیں تفرِقے یہ بعید و قریب کے
انسان کو شعورِ غمِ کائنات دے — بندوں کو اپنے، درد و الم سے نجات دے

نشتر کے ساتھ سب کی دُعائیں قبول ہوں
وہ نعمتیں جو مانگ رہے ہیں، حصُول ہوں
اٰمین